Email: khatmenubuwwat@ymail.com

شمارہ: ۷ جلد: ۱۵ | رجب المرجب ۱۴۳۲ھ جون 2011

مسلسل اشاعت کے ۴۹ سال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن پر قاتلانہ حملے

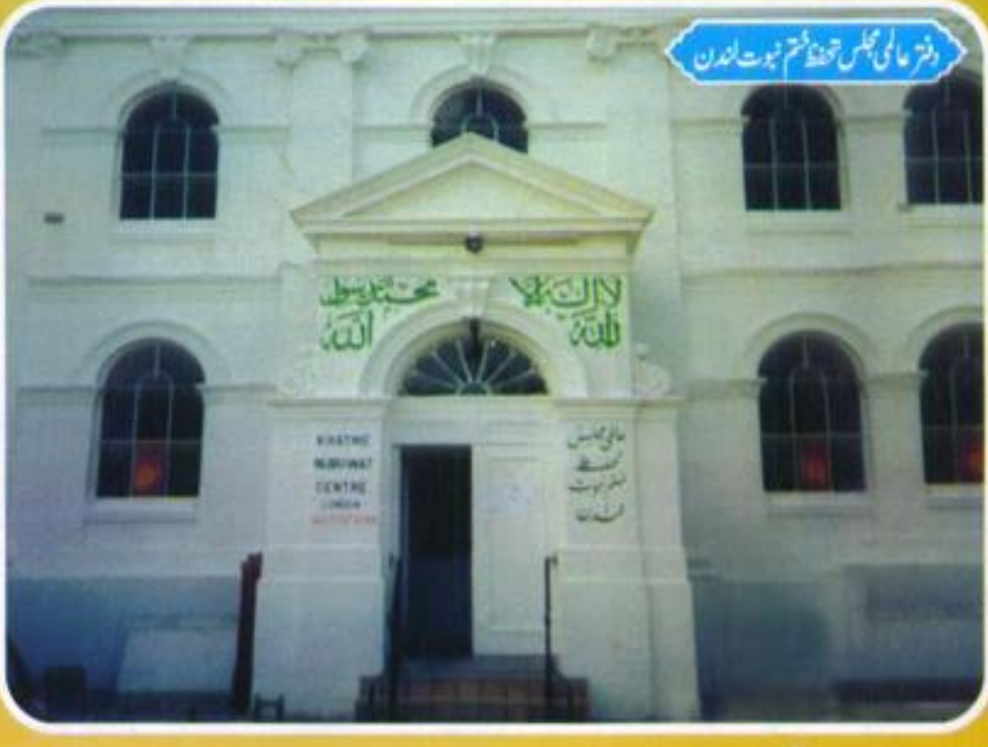

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی

ختم نبوت کانفرنس جہلم کا خطبہ استقبالیہ

قادیانیت سے اسلام تک میرا سفر ایک سچا اور حقیقی بیان

قادیانیوں کی نئی نسلوں کے نام ایک درد بھرا پیغام

قادیانیوں کے بارے میں چند قابلِ غور امور

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ: 7 ○ جلد: ۱۵

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید صاحب

زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمٰن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ

مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
پیر حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ

حضرت مولانا سید احمد صاحب جلالپوریؒ

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن
مولانا محمد نذر عثمانی	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا غلام حسین	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا غلام مصطفےٰ	مولانا محمد حسین ناصر
چوہدری محمد اقبال	غلام مصطفےٰ چوہدری ایڈووکیٹ
مولانا عبدالرزاق	مولانا محمد قاسم رحمانی

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486

ناشر: عزیز احمد مطبع: شکیل پرنٹرز ملتان مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمن پر قاتلانہ حملے	مولانا اللہ وسایا	3
عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس جہلم کی کامیابی	〃 〃	4
مولانا عبدالقیوم واصف کا انتقال	〃 〃	6
مولانا علی محمد حقانی کا وصال	〃 〃	6

مقالات ومضامین

تعرف، تصوف وشجرۂ طریقت	پروفیسر سید شجاعت علی شاہ	7
فکر اعتدال	مولانا عبدالقیوم حقانی	11
جنت کے راہی..... حضرت مولانا محمد احمد مدنی کی شہادت	مولانا محمد زین العابدین	15
قادیانیوں کی نئی نسلوں کے نام ایک درد بھرا پیغام	علامہ خالد محمود مانچسٹر	17
ختم نبوت کانفرنس جہلم کا خطبہ استقبالیہ	مولانا قاری محمد ابوبکر صدیق	19
قادیانیت سے اسلام تک میرا سفر، ایک سچا اور حقیقی بیان	محترمہ مہوش	22

رد قادیانیت

ایک قادیانی کے چند سوالات اور ان کے مفصل جوابات	مولانا غلام رسول دین پوری	24
قادیانی مسئلہ..... چند سوالات وشبہات کا ازالہ	مولانا زاہد الراشدی	34
قادیانیوں کے بارے میں چند قابل غور امور	مولانا قاری محمد حنیف جالندھری	37
مرزائیت کے ماخذ اور اصول مذہب	مولانا ابوالقاسم محمد رفیق دلاوریؒ	41

متفرقات

ختم نبوت کانفرنس جہلم کی مکمل رپورٹ	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	45
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	52

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن پر قاتلانہ حملے!

۳۰؍مارچ ۲۰۱۱ء کو صوابی اور ۳۱؍مارچ کو چارسدہ میں حضرت مولانا فضل الرحمٰن پر قاتلانہ خودکش حملے ہوئے۔ حکومتی سطح پر تحقیقات جاری ہیں۔ حکومتی رپورٹ کے بعد ہی صحیح صورت حال سامنے آنے پر کوئی رائے قائم کرنی ممکن ہوگی۔ اس وقت تک تو صرف اندازہ ہی کیا جاسکتا ہے۔

دنیا جانتی ہے اور زمینی حقائق اعلان کرتے ہیں کہ صوبہ خیبر پختونخواہ میں جب تک ایم ایم اے کی حکومت رہی اس وقت تک امریکہ کو ان پختون علاقوں میں ڈرون حملوں کی جرأت نہ ہوسکی۔ اب اے این پی کی وہاں حکومت ہے۔ وہ اپنے آپ کو پختون حقوق کے تحفظ کا چیئر مین گردانتے ہیں۔ لیکن ان کے عہد اقتدار میں پختون قوم کی سرزمین کو چھلنی کردیا گیا ہے۔ پختونوں کا جتنا قتل عام امریکہ کے ہاتھوں اے این پی کے دور اقتدار میں ہوا وہ قیامت سے کم نہیں۔

ان حالات میں صوبائی حکومت، مرکزی حکومت، امریکہ اور مغربی این جی اوز دم بخود ہیں کہ آنے والے انتخابات میں اقتدار کا ہما مولانا فضل الرحمٰن کی جماعت جمعیت علمائے اسلام کے سر پر بیٹھے گا۔ حالات نے ان قوتوں کے قدموں کو تپتے انگاروں کے صحراء میں لاکھڑا کیا ہے۔ ان حملوں میں کون استعمال ہوا۔ یہ تو زیر بحث لایا جاسکتا ہے۔ پلاننگ، منصوبہ بندی، وسائل کا مہیا کرنا، یہ سب کچھ ان لادین عناصر اور باہر کی قوتوں کا کھیل ہے۔ اتنے خطرناک حملوں میں قائد جمعیت کو ٹارگٹ بنایا گیا۔ کوئی اور ہوتا تو مارے خوف کے سہم جاتا۔ لیکن، اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی، کے مصداق مولانا فضل الرحمٰن جس قوت ارادی کے ساتھ حالات کے سامنے سینہ سپر ہوئے۔ دوست دشمن ان کی بہادری پر عش عش کراٹھے۔

خانقاہ سراجیہ کے چشم وچراغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، جمعیت علمائے اسلام ضلع میانوالی کے امیر اور خانقاہ سراجیہ کے نورنظر محترم صاحبزادہ سعید احمد صاحب یکم اپریل کو اسلام آباد جاکر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور خانقاہ سراجیہ کی طرف سے اظہار ہمدردی اور اپنا مکمل تعاون مولانا فضل الرحمٰن کو پیش کیا۔

۶؍اپریل کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا مفتی ظفر اقبال صاحب سہ رکنی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد نے اسلام آباد میں حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب سے ملاقات کی۔ اڑھائی گھنٹہ کے قریب ملاقات میں تمام صورت حال پر مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے بریفنگ دی۔ حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی

طرف سے اظہار ہمدردی اور مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ اس موقع پر بہت رقت آمیز مناظر بھی دیکھنے میں آئے۔ حق تعالیٰ شانہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن کی پردۂ غیب سے حفاظت کا اہتمام فرمائیں۔ اس وقت اس خطہ میں وہ اہل حق کے قافلہ کے قدر آور واحد رہنما ہیں جن کے نام سے کفر کانپتا ہے۔ ان کے وجود کی ہیبت سے کفر کے ایوانوں میں زلزلہ طاری ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے حامی وناصر ہوں۔ آمین!

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس جہلم کی کامیابی

جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کے جواں سال مہتمم، زیرک عالم دین مولانا قاری محمد ابوبکر صدیق، تحریک خدام اہل سنت کے سربراہ براہ قاضی ظہور الحسین اظہر، جہلم کی تمام دیوبندی قیادت جو ہمارے مخدوم حضرت مولانا عبداللطیف جہلمیؒ، مولانا قاری محمد عمر غبیبؒ کی تربیت یافتہ ہے۔ ان سب حضرات نے مل جل کر ایک کار خیر کا بیڑہ اٹھایا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے فاضل خطیب ومرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، اسلام آباد کے مبلغ مولانا محمد طیب فاروقی، جہلم وکشمیر کے مبلغ مولانا مفتی خالد میر، منڈی بہاؤالدین وگجرات کے مبلغ مولانا محمد قاسم، سیالکوٹ کے مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر، راولپنڈی کے مبلغ مولانا زاہد وسیم نے اس کانفرنس کی کامیابی کے لئے شب وروز محنت کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے سرپرست پیر طریقت حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی، راولپنڈی مجلس کے امیر مولانا قاضی مشتاق احمد، راولپنڈی مجلس کے رہنما مولانا قاضی ہارون الرشید، دارالعلوم فاروقیہ راولپنڈی کے مہتمم اور وفاق المدارس کے مرکزی ناظم مولانا قاضی عبدالرشید، جامعہ مدنیہ اٹک کے مہتمم مولانا قاضی راشد الحسینی ایسی بے دار مغز قیادت نے کانفرنس کی کامیابی کے لئے دن رات ایک کردیا۔ اللہ رب العزت بہت ہی جزائے خیر سے سرفراز فرمائیں خطیب اہل سنت حضرت مولانا عبدالحق خان بشیر، خطیب ومہتمم جامعہ مسجد حیات النبی گجرات وامیر پاکستان شریعت کونسل پنجاب کو، کہ انہوں نے اس کانفرنس کی کامیابی کے لئے گجرات سے جہلم کے کئی سفر کئے۔ تمام امور کی مکمل سرپرستی ونگرانی فرمائی۔ مغرب سے فجر تک کانفرنس کو ایک کامیاب کنٹرولر کی طرح خوبصورت وماہر سٹیج سیکرٹری کے طور پر چلایا۔

۶/اپریل ۲۰۱۱ء مغرب کے بعد سے کانفرنس کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ ساڑھے تین بجے رات جاکر کانفرنس بخیروخوبی اختتام پذیر ہوئی:

اٹک سے گوجرانوالہ، کشمیر سے منڈی بہاؤالدین، سیالکوٹ سے تلہ گنگ تک قافلے سڑکوں پر رواں دواں ہوئے تو وہ منظر ایسا دلکش تھا کہ جس نے دیکھا جھوم اٹھا۔ رب کریم کی رحمت کے فرشتوں نے بھی آسمانوں سے جھانک کر دیکھا ہوگا تو حضور سرور کائنات ﷺ کی امت کے لئے دعا گو ہوگئے ہوں گے۔ اٹک، راولپنڈی سے جو قافلہ حضرت مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی اور دیگر حضرات کی قیادت میں روانہ ہوا۔ گردونواح سے جو قافلے اس کارواں میں شریک ہوتے گئے۔ یہ کارواں جہلم پہنچتے پہنچتے کئی صد گاڑیوں پر مشتمل ہونے کے باعث قابل رشک ہوگیا۔ اسی طرح چکوال سے

حضرت مولانا قاضی ظہور الحسین اظہر کی قیادت میں جو قافلہ روانہ ہوا وہ خدام اہل سنت کی روایات کا بھرپور امین قافلہ تھا۔ ایسے دلفریب نظاروں سے عرصہ بعد آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس عظیم کانفرنس کے انعقاد پر اللہ رب العزت کا لاکھوں لاکھ شکر ادا کرتی ہے۔ جس نے محض اپنے فضل وکرم سے اس کانفرنس کو پرامن انداز میں کامیاب فرمایا۔ ذیل میں مقررین کے اسماء گرامی پیش خدمت ہیں۔

بعد از مغرب اجلاس اوّل

تلاوت: قاری حبیب احمد جہلمی۔

نعت: مطیع الرحمٰن ہاشمی۔

سٹیج سیکرٹری: خطیب اہل سنت مولانا عبدالحق خان بشیر۔

صدرارت: اللہ وسایا۔

خطاب: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی۔

〃 مولانا عزیز الرحمٰن ثانی۔

دوسرا اجلاس بعد از عشاء

صدارت: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی۔

〃 مولانا صاحبزادہ عزیز احمد۔

تلاوت: قاری عبیداللہ۔

نعت: مولانا محمد قاسم گجر۔

خطاب: مولانا عبداللہ انور، تلہ گنگ۔

〃 حکیم مختار احمد الحسینی، جہلم۔

〃 مولانا سعید یوسف، آزاد کشمیر۔

〃 مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر، لاہور۔

خطاب مولانا قاضی ارشد الحسینی اٹک

〃 اللہ وسایا ملتان

〃 مولانا ریاض خان سواتی گوجرانوالہ

〃 مولانا قاضی مشتاق احمد راولپنڈی

〃 امیر مرکزیہ حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی

خطبہ استقبالیہ مولانا قاری محمد ابوبکر صدیق جہلم

خطاب	مولانا زاہد الراشدی گوجرانوالہ
//	مولانا قاضی عبدالرشید راولپنڈی
//	مولانا قاری محمد حنیف جالندھری ملتان
قراردادیں	مولانا عبدالحق خان بشیر سٹیج سیکرٹری
خطاب	مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی
//	مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری ساہیوال
//	مولانا قاضی ظہور الحسین اظہر چکوال
//	مولانا محمد عالم طارق چیچہ وطنی
//	مولانا مفتی کفایت اللہ مانسہرہ
اختتامی خطاب	مولانا محمد الیاس گھمن سرگودھا
کلمات تشکر	مولانا قاری محمد ابوبکر صدیق جہلم
اختتامی کلمات	مولانا عبدالحق خان بشیر گجرات
اختتامی دعا	حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد خانقاہ سراجیہ

نعرہ تکبیر، تاج وتخت ختم نبوت زندہ باد، خلافت راشدہ حق چار یار، اسلام زندہ باد، پاکستان پائندہ باد کے نعروں کی گونج میں بخیر وخوبی ساڑھے تین، پونے چار بجے فارغ ہوئے۔ مہمانوں سے الوداع کے بعد جب جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام پہنچے تو مؤذن نے کہا اللہ اکبر! واقعی اللہ سب سے بڑا ہے۔

مولانا عبدالقیوم واصف کا انتقال

جامعہ اشرفیہ لاہور کے فاضل، بھکر کے باسی، خانقاہ سراجیہ کے متوسل مولانا عبدالقیوم واصف ۴؍اپریل کو لاہور میں انتقال فرماگئے۔

مولانا علی محمد حقانی کا وصال

جامعہ اشاعت القرآن والحدیث لاڑکانہ کے بانی، سندھی زبان میں قرآن مجید کی تفسیر کے مصنف، متعدد دینی کتابوں کے مصنف، نامور عالم دین، حضرت مولانا علی محمد حقانی لاڑکانہ میں ۱۱؍اپریل کو انتقال فرماگئے۔ آپ کی عمر عزیز ایک سو سات سال تھی۔ زندگی بھر خدمت دین کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ ہزاروں آپ کے شاگرد ہوں گے۔ ایک عالم ربانی کی تمام خوبیوں سے قدرت حق نے آپ کو موصوف کیا تھا۔ جمعیت علمائے اسلام سندھ کے سیکرٹری جنرل، سینیٹر، ڈاکٹر خالد محمود سومرو، مولانا محمد اقبال سومرو، جناب جاوید سومرو، جناب مسعود سومرو، مرحوم کے صاحبزادگان سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اظہار تعزیت کرتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا علی محمد حقانی، مولانا عبدالقیوم واصف کی بال بال مغفرت فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ آمین!

تعارف تصوف وشجرۂ طریقت!

پروفیسر سید شجاعت علی شاہ مانسہرہ

تعارف

’’دین اسلام ایک ابدی حقیقت ہے۔ قیامت تک باقی رہے گا۔ اسلام کے بعض احکام کا تعلق ظاہری اعضاء سے ہے اور بعض کا باطنی اعضاء سے ہے۔ ظاہری اعضاء سے سرانجام پائے جانے والے احکام کی طرح باطنی اعضاء سے سرانجام پائے جانے والے احکام بھی انتہائی اہم اور ضروری ہیں۔ دین کی تکمیل ان ہر دو احکام کی پابندی اور عقائد حقہ پر وابستگی میں ہے۔ باطنی احکام کی پاسداری وپابندی کا نام تصوف ہے۔

(خلیل احمد مولانا، اسباق سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ ص۱۱)

قران مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

۱...... ’’ربنا وبعث فیهم رسولا منهم یتلوا علیهم ایتك ویعلمهم الکتاب والحکمة ویزکیهم (البقرہ:۱۲۹)‘‘ ﴿اے پروردگار ہمارے بھیج ان میں ایک رسول ان ہی میں کا پڑھے ان پر تیری آیتیں اور سکھلائے ان کو کتاب اور حکمت (کام کی باتیں) اور پاک کرے ان کو۔﴾

۲...... ’’لقد من الله علی المؤمنین اذبعث فیهم رسولا من انفسهم یتلوا علیهم أیته ویزکیهم ویعلمهم الکتب والحکمة (العمران:۱٦٤)‘‘ ﴿اور اللہ نے احسان کیا ایمان والوں پر جو بھیجا ان میں رسول ان ہی کا پڑھتا ہے۔ ان پر آیتیں اس کی اور پاک کرتا ہے ان کو اور سکھلاتا ہے ان کو کتاب اور کام کی باتیں (حکمت)۔﴾

۳...... ’’هو الذی بعث فی الامین رسولاً منهم یتلوا علیهم ایٰته ویزکیهم ویعلمهم الکتب والحکمة (الجمعہ:۲)‘‘ ﴿وہی ہے جس نے اٹھایا ان پڑھوں میں ایک رسول ان ہی میں کا پڑھ کر سناتا ہے۔ ان کو آیتیں اور ان کو سنوارتا ہے (پاک کرتا ہے) اور سکھلاتا ہے ان کو کتاب وحکمت (کام کی باتیں)۔﴾

ان آیات میں حضور ﷺ کے عہدہ نبوت ورسالت کے فرائض منصبی یا آپؐ کے دنیا میں تشریف لانے کے مقاصد تین ذکر کئے ہیں۔

۱...... تاویلات آیات۔
۲...... تعلیم کتاب وحکمت۔
۳...... لوگوں کا تزکیہ اخلاق۔ (محمد شفیع مفتی، معارف القرآن ج۱ ص۳۳۱،۳۳۲)

یہاں تیسرے مقصد کو بیان کرتے ہوئے مفتی محمد شفیع تزکیہ کے معنی ظاہری وباطنی نجاست سے پاک کرنا لکھتے ہیں۔ ’’ظاہری نجاست سے تو عام مسلمان واقف ہیں۔ باطنی نجاست کفر وشرک غیر اللہ پر اعتماد کلی اور اعتقاد

فاسد نیز تکبر وحسد، بغض وحب دنیا وغیرہ ہیں۔ اگرچہ قرآن وسنت کی تعلیم میں یہ شامل ہیں۔ مگر تزکیہ کو علیحدہ ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح محض الفاظ کے سمجھنے سے کوئی فن حاصل نہیں ہوتا اسی طرح نظری وعلمی طور پر فن حاصل ہونے سے اس کا استعمال وکمال حاصل نہیں ہوتا۔ جب تک کسی مربی کے زیرنظر اس کی مشق کر کے عادت نہ ڈالی جائے۔ سلوک وتصوف میں کسی کامل شیخ کی تربیت کا یہی مقام ہے کہ قرآن وسنت میں جن احکام کو علمی طور پر بتلایا گیا ہے۔ ان کی عملی طور پر عادت ڈالی جائے۔'' (محمد شفیع مفتی، معارف القرآن ج۱ص ۳۳۵)

تزکیہ اور احکام باطنی کے لئے تصوف کا لفظ اختیار کرنے کی وجہ اور اس کے ماخذ پر تفصیلی بحث اور بزرگان دین کے مختلف اقوال دیگر کتب تصوف کے علاوہ ''رسالہ قشیریہ '' (محمد حسین پیرڈاکٹر، اردو ترجمہ رسالہ قشیریہ، ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد ۱۹۸۸ء ص۵۰۸تا۵۱۶)، ''ایقاظ الھمم '' (محی الدین نظامی مولانا، ایقاظ الہمم فی شرح الحکم ص۳۱تا۳۹) اور ''بیان المطلوب '' (سیدعلی ہجویری، کشف المحجوب (بیان المطلوب اردو) ص۲۶تا۳۷) میں وضاحت کے ساتھ ذکر کئے گئے ہیں۔ اہل طلب ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

نسبت وشجرہ طریقت

اللہ جل شانہ نے ابتداء ہی سے انسانوں کی اصلاح کے لئے دو سلسلے جاری فرمائے۔ ایک آسمانی کتاب اور دوسرے تعلیم دینے والے رسول۔ حضور خاتم الانبیاء ﷺ تک یہ دونوں سلسلے برابر جاری رہے۔ آپ پر نبوت ورسالت اور نزول وحی کے سلسلہ کو بند کر کے جس طرح آپ کی کتاب کو قیامت تک کے انسانوں کے لئے ذریعہ ہدایت مقرر فرمایا۔ اسی طرح نبوت کی تکمیل کے بعد قرآن وسنت کے احکام کی عملی عادت پیدا کرنے کے لئے امت میں اہل تصوف کا سلسلہ جاری فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

۱…… ''یا ایها الذین امنو اتقوالله وکونوا مع الصدیقین (توبہ:۱۱۹)'' ﴿اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے اور رہو سچوں کے ساتھ۔﴾

۲…… ''اولئك الذین صدقوا والئك هم المتقون (البقرہ:۱۷۷)'' ﴿یہی ہیں سچے اور یہی ہیں پرہیزگار۔﴾

۳…… ''صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین (فاتحہ:۵)'' ﴿اور راہ ان لوگوں کی جن پر تو نے انعام کیا۔ جن پر نہ تیرا غضب ہوا اور نہ وہ گمراہ ہوئے۔﴾

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

۱…… ''یا ایها الناس انی ترکت فیکم ما ان اخذتم به لن تضلوا کتاب الله وعترتی اهل بیتی (ترمذی بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح ص۵۶۹) '' ﴿اے لوگو! میں تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک اسے تھامے رکھو گے تم گمراہ نہیں ہوگے۔ کتاب اللہ اور میری عترت، اہل بیت۔﴾

۲...... ’’علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح ص۳۰)‘‘ ﴿تم پر لازم ہے کہ قائم رہو میری اور خلفاء راشدین کی سنت پر۔﴾

امام ابوالقاسم القشیری فرماتے ہیں کہ:

’’رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد مسلمانوں کے بزرگوں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت کے سوا کسی اور نام کو اپنے لئے پسند نہیں کیا۔ اس لئے کہ اس سے بڑھ کر ان کے لئے اور فضیلت نہ ہوسکتی تھی۔ چنانچہ انہیں صحابہؓ کہا گیا۔ جب دوسرے زمانے کے لوگ آئے تو صحابہؓ کی صحبت میں رہنے والوں کو تابعین کہا اور انہوں نے اسی نام کو نہایت شرف والا سمجھا۔ پھر اس کے بعد لوگوں کو اتباع التابعین کہا گیا۔ اس کے بعد لوگوں میں اختلاف پیدا ہوا اور جدا جدا مراتب پیدا ہوئے۔ چنانچہ ان خاص قسم کے لوگوں کو جنہیں دینی امور کے ساتھ خاص لگاؤ تھا زاہد اور عابد کہنے لگے۔ پھر بدعتیں رونما ہونے لگیں اور ہر فرقہ مدعی بنا کہ ان میں زاہد پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ اہل سنت میں سے ان خاص لوگوں نے جنہوں نے اپنے انفاس کو اللہ کے لئے وقف کردیا اور اپنے دلوں کو غفلت کے طاری ہونے سے محفوظ رکھا۔ اپنے لئے الگ نام ’’تصوف‘‘ رکھ لیا۔ ان بزرگوں کے لئے یہ نام دوسری صدی ہجری سے پہلے مشہور ہوچکا تھا۔‘‘ (محمد حسین پیرڈاکٹر، رسالہ قشیریہ ص۱۲۱،۱۲۲)

تزکیہ واصلاح اخلاق کا یہ سلسلہ ان صوفیا کرام کے ذریعہ دیگر علوم وشعبہ ہائے دین کی طرح سلسلہ وار جاری رہا اور آج تک جاری ہے۔ چوتھی صدی ہجری میں تصوف نے باقاعدہ شعبہ علم کی صورت اختیار کرلی اور چھٹی صدی ہجری میں اس کے معروف سلسلوں کا باقاعدہ نسبتی آغاز ہوا اور پھر آہستہ آہستہ مختلف سلسلے وجود میں آگئے۔

جس طرح رسول اللہ ﷺ نے قرآن مجید کی تلاوت سکھلائی اور جس لفظ کو جس انداز میں پڑھا۔ حضرات صحابہ کرامؓ کی محبت وعقیدت نے اسے اسی انداز میں محفوظ کرلیا۔ بعد کے علماء قرأت میں سے جس نے آپ ﷺ کے قرآن مجید پڑھنے کے اندازوں میں سے جس انداز کو اپنا موضع بنایا وہ انداز اس ماہر کی قرأت کے نام سے موسوم ہوا۔ اسی طرح اصلاح اور تزکیہ کے مختلف اندازوں میں سے جس انداز کو کسی مصلح نے بطور خاص اختیار کیا اور وہ کسی علاقے میں ان کی کوششوں سے معروف ہوا اور لوگوں نے ان کے ذریعے سے اصلاح نفس کی نعمت حاصل کی وہ انداز ان کے نام کی نسبت کا سلسلہ بن گیا۔ یہ بعینہ اس طرح جیسا کہ حدیث کا وجود حضور ﷺ اور صحابہ کرامؓ سے ہے اور اس کی روایت کا سلسلہ امت میں شروع سے موجود تھا۔ مگر بعد میں مختلف ائمہ حدیث نے اپنے اپنے انداز سے اسے مرتب کیا اور آج یہ احادیث ان مرتب کرنے والے اماموں کے نام سے پہچانی جاتی ہیں۔ مثلاً بخاری ومسلم وغیرہ کی احادیث، ان آئمہ احادیث کا نام اور نسبت کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ ان کے معروف ہونے کا ذریعہ بنے۔ بالکل اسی طرح تصوف کے مختلف سلسلوں کے نام یعنی قادری، چشتی، سہروردی، نقشبندی وغیرہ وغیرہ مشہور ہیں۔

(عبدالرحمان ابومحمد مفتی، تزکیہ نفس اور اس کی ضرورت واہمیت ص۹۳،۹۴)

جس طرح فن قرأت اور حدیث میں قاری اور محدث اپنے استاد کے حوالے سے اس سلسلہ کو صحابہ کرامؓ کے ذریعے حضور ﷺ تک پہنچاتا ہے اور یہ سلسلہ وار اساتذہ کا تذکرہ سند کہلاتا ہے۔ اسی طرح تصوف کے سلسلوں

میں موجود شیخ کے حوالے سے سلسلہ شیوخ کا تذکرہ کرتے کرتے صحابہ کرامؓ میں جناب علی المرتضیٰؓ اور صدیق اکبرؓ کے حوالے سے حضور علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔

شیوخ کی اس نسبت کے بیان کو شجرہ طریقت کا نام دیا جاتا ہے اور شیخ اپنے مرید کو اجازت بیعت دیتے وقت اس نسبت کا تذکرہ زبانی یا تحریری صورت میں بیان کرتا ہے۔ جیسا کہ مشہور قادری بزرگ حضرت شاہ محمد غوث لاہوریؒ نے اپنی کتاب اسرار طریقت میں اپنے والد اور شیخ سے خرقہ خلافت حاصل کرنے کا ذکر ایک مستقل فصل کی صورت میں کیا ہے اور اسے ''فصل در بعض احوال حضرت والد مرحوم وشجرہ پیران سلسلہ'' (محمد غوث قادری شاہ، اسرار طریقت قلمی ص۵۲) کا عنوان دے کر والد گرامی کی طرف سے تحریری اجازت کا ذکر کیا۔ (محمد غوث قادری شاہ، اسرار طریقت قلمی ص۵۷) اجازت نامہ مکمل تحریر کرنے کے بعد شاہ محمد غوث لاہوری اپنے والد کے شجرہ طریقت کا ذکر یوں کرتے ہیں: ''انی لبست الخرقة المشرفة من والدی ومرشدی سید عبداللہ وھو من والدہ ومرشدہ سید محمود وھو من والدہ ومرشدہ...... الیٰ آخرہ'' (محمد غوث قادری شاہ، اسرار طریقت قلمی ص۵۸)

گوجرانوالہ میں علماء کرام کا اجلاس

مختلف دینی جماعتوں کے رہنماؤں اور کارکنوں نے مورخہ ۶؍اپریل ۲۰۱۱ء کو میونسپل سٹیڈیم جہلم میں منعقد ہونے والی تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں بھرپور شرکت کا فیصلہ کیا اور طے پایا کہ گوجرانوالہ سے بسوں کے قافلہ کی صورت میں علماء کرام اور کارکنوں کی بڑی تعداد کانفرنس میں شرکت کے لئے شام تین بجے شیرانوالہ باغ سے روانہ ہوگی۔ یہ فیصلہ آج عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعوت پر جامع مسجد شیرانوالہ باغ میں منعقدہ اجلاس میں کیا گیا۔ جس کی صدارت مجلس کے امیر مولانا محمد اشرف مجددی نے کی اور اس سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی حمیداللہ خان، مولانا زاہدالراشدی، مولانا محمد یواب صفدر، مولانا ضیاءالدین آزاد، مولانا سید غلام کبریا شاہ، مولانا قاری گلزار احمد قاسمی، سید احمد حسین زید، مولانا افضل الحق کھٹانہ مولانا حافظ قاری محمد یوسف عثمانی اور دیگر علماء کرام نے خطاب کیا۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملک بھر میں دینی بیداری کے لئے ختم نبوت کانفرنسوں کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے اور جہلم کی کانفرنس اس سلسلہ کی اہم کڑی ہے۔ جسے کامیاب بنانے کے لئے علماء کرام اور کارکنوں کو بھرپور محنت کرنی چاہئے۔ مولانا زاہدالراشدی نے کہا کہ تحفظ ناموس رسالتؐ کے سلسلہ میں حکومت پاکستان کے واضح اعلان کے باوجود مغربی ممالک کی حکومتوں کا ختم نبوت اور ناموس رسالتؐ کے قوانین ختم کرنے کا مطالبہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ پاکستانی عوام کے فیصلے کو قبول نہیں کررہیں اور اپنا ایجنڈا بہرصورت مسلط کرنا چاہتی ہیں۔ اس لئے ہم سب کو متحد رہنا ہوگا۔ اجلاس میں مولانا فضل الرحمٰن پر مسلسل قاتلانہ حملوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے عالمی استعمار کی سازش قرار دیا گیا اور حملہ آوروں کی جلد از جلد گرفتاری کا مطالبہ کیا گیا۔

فکر اعتدال!

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ اور مولانا اللہ وسایا کے اقدامات قابل رشک اور لائق صد تحسین وتقلید

مولانا عبدالقیوم حقانی

عالم بشریت کی سب سے متوازن شخصیت اور جہان آدمیت کی معتدل ترین ہستی حضور اقدس ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ: خیر الامور اوساطھا ''یعنی خیر ہر چیز کا حد اوسط ہے۔ یہ مقدس اور فکر انگیز ارشاد ایک ابدی اور آفاقی اصول ہے۔ جسے دنیائے انسانیت اختیار کرلے تو اس کی فکر، ہمہ نوعی اعتزال اور ہمہ جہتی انحراف سے محفوظ رہ سکتی ہے۔ امت مسلمہ اس وقت تک بلند رہی جب تک وہ اس اصول اعتدال پر کار فرما رہی۔ جب سے وہ دائیں بائیں لڑھکنا شروع ہوئی تو لڑھکتی چلی گئی اور پستی کا یہ سفر اب تک جاری ہے۔

جب افراد یا جماعت یا کوئی بھی چیز حد اوسط اور حد اعتدال سے تجاوز کرتی ہے تو وہاں سے خرابی کا آغاز ہوجاتا ہے۔ فرد اور سماج کا ہر عمل اور اقدام اگر اوسط واعتدال میں رہے تو اس کی ہر چول ٹھیک رہتی ہے۔ کام اور آرام میں اعتدال رہے تو آدمی بیمار نہیں ہوتا۔ فکر ونظر میں اعتدال رہے تو آدمی گمراہ نہیں ہوتا۔ دل ودماغ میں اعتدال رہے تو آدمی متعصب نہیں ہوتا۔ آمد وخرچ میں اعتدال رہے تو آدمی محتاج نہیں ہوتا۔ اختیارات میں اعتدال رہے تو آدمی آمر نہیں ہوتا۔ خواہشات میں اعتدال رہے تو آدمی کرپٹ نہیں ہوتا اور معاملات اور توقعات میں اعتدال رہے تو آدمی بدظن اور مایوس نہیں ہوتا۔ بے شمار ایسے اوصاف ہیں جو دیکھنے میں بظاہر ایک جیسے معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن موقع محل اور انسان کا طرز عمل ان میں خط امتیاز کھینچتا اور اسے توازن کے ساتھ برت کر ایک خامی کو خوبی بنا دیتا ہے۔

ماہنامہ القاسم بھی اوسط واعتدال کے مشن کا علمبردار اور متوازن فکر کا داعی ہے۔ اس لئے آج کی نشست میں مشائخ، علماء، اساتذہ، مدارس کے مہتمم، طلبہ اور دینی جماعتوں کے قائدین اور کارکنوں کے لئے اس دور پرفتن میں بھی دو ایسے نمونے پیش کئے جارہے ہیں جنہیں اپنا کر بھڑکتے ہوئے شعلوں کی آگ بجھائی جاسکتی ہے اور گرتے اور بگڑتے ہوئے مدارس کو نظم واستحکام کی بلندیوں پر پہنچایا جاسکتا ہے۔

اوّلاً...... مجلس تحفظ ختم نبوت کے روح رواں حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا ماہنامہ لولاک میں کسی صاحب کے ناموزوں مضمون کی اشاعت پر اعتذار، غلطی کا اقرار اور اقرار پر مسلسل اصرار۔

ثانیاً...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر، جامعہ باب العلوم کہروڑپکا کے مہتمم، بزرگ عالم دین، جلیل القدر محدث، حکیم العصر، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم کا ایک طرز عمل اور ایک دلچسپ ترین اخلاقی اور تربیتی ادا جسے احقر نے اپنے ذاتی ڈائری میں محفوظ کرلیا تھا۔ آج ڈائری کے اوراق الٹے تو وہ یادداشت سامنے آئی تو ارباب مدارس اور اساتذہ وطلبہ کی نذر کی جارہی ہے۔

(یہاں پر لولاک میں شائع شدہ وضاحت نقل کی گئی ہے۔ وہ چونکہ لولاک میں شائع شدہ ہے۔ اس لئے یہاں سے وہ حذف کردی گئی ہے...... ادارہ)

حق اور حقیقت اگرچہ دونوں صداقتیں ہیں۔ سورج سے زیادہ روشن، پہاڑ سے زیادہ محکم، سعید اور روشن ضمیر وہی ہے جو حق اور حقیقت دونوں کا اعتراف کرے اور اگر ایک فریق حق پر ہے اور پھر بھی جھگڑا ترک کردے تو حدیث میں اس کے لئے جنت کی بشارت ہے۔

حضرت علیؓ کی دانشمندانہ گفتگو اور بحث ومناظرہ میں عالمانہ جوابات بہت حیران کن اور تعجب خیز ہوا کرتے تھے۔ مگر ان سب سے بڑھ کر علی المرتضیٰؓ کا یہ فرمان مدعیان علم وخرد کے لئے بڑا تازیانہ ہے کہ آپ نے ایک بھری محفل میں فرمایا کہ: ’’میں نے آج علم کی معراج پالی ہے۔‘‘ احباب نے پوچھا کہ آپ کے عالم ہونے میں کسی کو کیا شبہ ہے؟۔ مگر آج کیا نکتہ کھلا کہ آج آپ اس طرح فرمارہے ہیں؟۔ آپ نے فرمایا کہ: ’’آج مجھے معلوم ہوا کہ میں کچھ نہیں جانتا۔‘‘ دراصل یہی احساس واعتراف کسی کو علم کی معراج عطا کردیتا ہے اور ہر صاحب علم کا ہمیشہ یہی انداز رہا ہے۔

مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے پندرھویں صدی میں، عجب، خود پسندی، غرور وتعلّی اور زعم وپندار کے اس دور میں بھی سلف صالحین کی یاد تازہ کردی ہے۔

مولانا اللہ وسایا کے نام مکتوب تبریک

احقر نے اس موقع پر مولانا اللہ وسایا مدظلہ کو ان کی جرأت وبے باکی، تواضع وکسر نفسی اور شعلے بھڑکتی آگ کو فوراً بجھا دینے کی عظیم تر اور کامیاب حکمت عملی اختیار کرنے پر تبریک نامہ لکھا ہے۔ نقل درج ذیل ہے:

مکرمی حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! کچھ عرصہ سے بے حد بے چین تھا۔ پھر علماء، بعض دوست احباب بلکہ بعض جرائد کے مضامین سے رنج وقلق میں مزید اضافہ ہوتا چلا گیا اور طبیعت مکدر ہوتی گئی۔ آج ماہنامہ لولاک کا تازہ شمارہ موصول ہوا۔ ص۵۲ پر ’’ضروری وضاحت‘‘ نے تمام پریشانی، تکدر اور بے چینی ختم کردی۔ ہمارے اکابر، سلف صالحین اور جید علمائے کرام کا یہی انداز تھا۔ مگر اس دور میں اور یہ انداز:

تو مجھ کو بھری بزم میں تنہا نظر آیا

میری طرف سے، جامعہ ابوہریرہ کے اساتذہ کی طرف سے ہدیۂ تبریک قبول فرمائیں۔ اتفاق واتحاد امت کے لئے، وحدت ملت کے لئے تواضع وانکساری، عجز اور فنائیت اور نفس کشی کی آپ نے انتہا کردی۔ اللہ پاک اجر عظیم سے نوازیں۔ گنبد خضریٰ کے مکین ﷺ کو رپورٹ پہنچی ہوگی۔ بلکہ فرشتوں نے آپ کی ضروری وضاحت بھی پڑھ کر سنادی ہوگی اور زبان حال سے عرض کیا ہوگا:

کچھ لوگ ملے کل تیرے دیار سے دور
جو خود کو بھول گئے لیکن تجھے بھلا نہ سکے

جزاک اللہ کہ آپ نے روح محمدی ﷺ کو خوش کردیا۔ والسلام ...... عبدالقیوم حقانی!

مہتمم کا اداءِ فرض اور اساتذہ کی مثالی اطاعت، حقانی ڈائری کا ایک ورق

لودھراں کے معروف دینی مرکز ’’جامعہ سراج العلوم‘‘ کے مہتمم حضرت مولانا محمد میاں صاحب اور صدر المدرسین حضرت مولانا اللہ بخش ایاز ملکانوی (مولف تذکرہ فقہائے سندھ) سراج العلوم کی دعوت پر احقر نے (۱۳؍ربیع الثانی ۱۴۳۱ھ/۳۰؍مارچ ۲۰۱۰ء) سالانہ کانفرنس میں شرکت کی۔ عشاء کے بعد بیان ہوا۔

مولانا اللہ بخش ایاز ملکانوی کے ہاں جامعہ کے دفتر اہتمام میں شیخ الحدیث حضرت مولانا منیر احمد صاحب جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا وصدر اتحاد اہل سنت والجماعت میری ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ صدر المدرسین حضرت ملکانوی صاحب نے تعارف کرایا۔ انہوں نے باب العلوم میں اپنے ہاں مدعو فرمایا اور محدث کبیر، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ کی جانب سے بھی اس خواہش کا اظہار کیا۔

احقر کے لئے یہ بہت بڑی سعادت تھی۔ دوسرے روز مولانا اللہ بخش ایاز ملکانوی مدظلہ کے ہمراہ جامعہ باب العلوم میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ مولانا عمادالدین محمود بھی میرے شریک سفر تھے۔ شیخ الحدیث مولانا منیر احمد صاحب ودیگر اساتذہ نے باب العلوم کے بڑے گیٹ پر استقبال کیا اور ہم لوگ سیدھے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہم کے ہاں حاضر خدمت ہوئے۔ موصوف نے پہلے سے اپنے آنے والے مہمان کے لئے نشست کی جگہ سجا رکھی تھی۔ مجھے اپنے ساتھ بٹھایا اور بہت شفقت وعنایت سے نوازا۔

ان کے مجالس، افادات، ارشادات، فرمودات اور شفقات میری زندگی کا عظیم سرمایہ اور دنیا وآخرت کی سعادت ہے۔ وہ تو میں نے سمیٹ لئے اور محفوظ بھی کر لئے۔ حضرت نے اپنے مبارک ہاتھوں سے اپنے خطبات ’’خطبات حکیم العصر‘‘ کی تمام جلدیں بھی تحفتاً عنایت فرمائیں جو علوم ومعارف کا خزینہ اور نادر معلومات کا گنجینہ ہیں۔ اس کے علاوہ بھی چھوٹے بڑے مختلف رسائل عنایت فرمائے۔ لیکن ایک اصولی بات جو میں نے وہاں دیکھی صرف وہی ایک بات نذر قارئین کر رہا ہوں جو دینی مدارس کے اساتذہ، ارباب اہتمام، انتظامیہ، طلبہ اور مدرسین کے لئے ایک نادر تعلیمی، تربیتی اور تنظیمی تحفہ ہے اور دریں زمانہ اس کی شدید ضرورت ہے۔ مدارس کا تحفظ واستحکام، تنظیم اور ترقی وکمال کا اوّلین زینہ ہے۔ جب باب العلوم کے شیوخ واساتذہ نے مہمان کا سنا کہ دفتر اہتمام میں آئے ہوئے ہیں تو اکثر حضرات وہاں حضرت لدھیانوی صاحب کے ہاں مجھ سے ملاقات کے لئے جمع ہو گئے۔ حضرت کے اشارہ سے چند لمحوں میں چائے اور لوازمات دستر خوان پر سج گئے۔ حضرت مولانا مفتی ظفر اقبال صاحب نگرانی کر رہے تھے۔ چائے وغیرہ سے فارغ ہوئے تو شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہم کو دیکھا کہ وہ دائیں بائیں تشریف فرما اساتذہ ومشائخ کو گھور گھور کر دیکھ رہے ہیں۔ میں سمجھ گیا کہ وہ آنکھوں میں کچھ کہہ رہے ہیں۔ مگر حضرت کی بات کو فوری سمجھنے اور عمل کر کے سبقت کی سعادت حاصل کرنے والا کوئی بھی نہ تھا۔ آخر حضرت سے نہ رہا گیا تو ارشاد فرمایا: اساتذۂ کرام! حقانی صاحب سے ملاقات ہوگئی ہے۔ اسباق کے اوقات ہیں۔ لہٰذا سب اپنی اپنی کلاسوں میں چلے جاؤ اور اسباق شروع کر دو۔ تاکہ طلبہ کے اسباق کا ناغہ یا اسباق کا نقصان نہ ہونے پائے۔ اساتذہ خوشی خوشی اپنی اپنی کلاسوں میں فوراً تشریف لے گئے۔ واپسی پر مجھے درسگاہوں کا معائنہ

کرایا گیا تو ہر استاذ اپنی اپنی درسگاہ میں مصروف درس تھا اور اساتذہ کو صرف اتنی اجازت تھی کہ وہ مہمان سے الوداعی مصافحہ تو کر سکتے ہیں۔ مگر گاڑی تک یا دروازے تک ساتھ چلنے کی اجازت اس لئے نہ تھی کہ طلبہ کے اسباق کا حرج ہوتا ہے۔ میں نے یہ منظر دیکھا تو مجھے بہت خوشی ہوئی کہ حضرت مہتمم صاحب کو مہمان کی ضیافت واکرام کے ساتھ ساتھ طلبہ کے اوقات کے ضیاع کا کس قدر احساس ہے۔ اساتذہ کو اپنی ڈیوٹی یاد دلانے کی جرأت اور اساتذہ کی فوری اطاعت کا کیسا مبارک ماحول ہے۔ وہ مہمان سے ملاقات اور خدمت کے ساتھ ساتھ اساتذہ کا حکمت وتدبیر کے ساتھ کس طرح ان کو اپنے فرائض کی ادائیگی کی تلقین کر رہے ہیں۔

اسی ایک واقعہ کو سامنے رکھ کر اگر تمام مدارس کے مہتممین واساتذہ اپنے فرائض کو پہچانیں، ادائیگی فرض کا حکم تو بڑی بات ہے، اشارہ بھی ملے تو سر تسلیم خم کریں۔ مہتمم بھی کسی رو رعایت، لحاظ ومروّت اور وضع داریاں نبھائے بغیر ادائیگی فرض کی یاد دہانی کرائے اور اساتذہ بخوشی، بصد تشکر وامتنان اسے قبول کریں تو وہ تمام برکات، علمی ترقیات، تدریسی عظمتیں، محبوبیت ومرجعیت انہیں بھی حاصل ہو سکتی ہے جو شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہم اوران کے جامعہ باب العلوم کو حاصل ہے۔ جہاں اصول کی پابندی، اولوالامر کی اطاعت، قدر اوقات، تدریسی ذمہ داریاں اور ترجیحات میں طلبہ کے اسباق، ان کی تعلیم وتربیت کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اگر مدارس کے ارباب اہتمام اور اساتذہ اس اصول کو اپنے ہاں ترجیحات میں رکھ لیں تو انشاءاللہ طلبہ کا ایک منٹ بھی ضائع نہیں ہوگا۔

شیخ الحدیث مولانا نذیر احمد صاحبؒ سے سنا تھا کہ اگر مدرسہ کے بیت المال میں خیانت ہو جائے تو شاید اللہ تعالیٰ معاف کر دیں۔ لیکن اضیاف رسول طلبہ کی تعلیم وتربیت میں کوتاہی اور ان کے ضیاع اوقات کو اللہ پاک کبھی معاف نہیں کریں گے۔ (بشکریہ ماہنامہ القاسم نوشہرہ)

حویلی سنگرانز د چناب نگر میں جلسہ عام

۲۹؍مارچ ۲۰۱۱ء بروز منگل بمقام حویلی سنگرا چناب نگر ایک عظیم الشان جلسہ شان مصطفیٰ (ﷺ) واہل بیتؓ عظام وصحابہ کرامؓ کے عنوان سے منعقد ہوا۔ جس میں مولانا غلام مصطفیٰ مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر اور مولانا غلام رسول دین پوری نے شرکت کی۔ جس میں عقیدۂ ختم نبوت اور اہل بیتؓ عظام کی شان بیان کرتے ہوئے فرق باطلہ کا رد کیا۔ بالخصوص فتنۂ قادیانیت سے شرکاء جلسہ کو روشناس کرایا۔ یکم؍اپریل ۲۰۱۱ء بروز جمعۃ المبارک مولانا غلام مصطفیٰ نے جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن چناب نگر اور جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی میں مولانا غلام رسول دین پوری نے قادیانیوں اور قادیانیت نواز حکومت کے خلاف تقاریر کیں اور نماز جمعۃ المبارک کے بعد مظاہرے کئے گئے۔ جس میں کثیر تعداد میں اسلامیان چناب نگر نے شرکت کی۔ ہوا یوں کہ قادیانیت سے مسلمان ہونے والے لوگوں پر قادیانی ذریت نے ظلم کیا۔ ان کے مکانات اور دیواریں منہدم کر کے انہیں گرفتار کرایا اور بھی دیگر غریب لوگوں پر آئے دن یہ ظلم کرتے رہتے ہیں تو اس سلسلہ میں یہ مظاہرے کئے گئے اور تقریروں میں کہا کہ ہم حکومت وقت اور انتظامیہ سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کو لگام دو! ورنہ تحریکوں کی سابقہ روایت کو زندہ کرنا ہمیں آتا ہے اور اعلیٰ حکمرانوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ موجودہ اہل کاروں کو ان کے عہدوں سے معطل کیا جائے۔

جنت کے راہی ...... حضرت مولانا محمد احمد مدنی کی شہادت!

مولانا محمد زین العابدین کراچی

۵/مارچ ۲۰۱۱ء بروز ہفتہ رات تقریباً نو بجے شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے مرید ومسترشد، شہید ناموس رسالت حضرت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ کے خلیفہ مجاز، جامعہ محمودیہ مدنیہ نارتھ کراچی کے بانی ومہتمم حضرت مولانا محمد احمد مدنیؒ کو نیو کراچی کے علاقے میں جواں سال صاحبزادہ مولانا ابوبکر مدنیؒ سمیت پے درپے فائرنگ کر کے شہید کر دیا گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

حضرت مولانا محمد احمد مدنی شہیدؒ بروز ہفتہ بعد نماز مغرب کسی سے موبائل فون پر بات کر کے اپنے گھر والوں کو نیو کراچی فرید چوک تک جانے کا کہہ کر نکلے تھے۔ آپ کے دوسرے نمبر کے صاحبزادے مولانا ابوبکر مدنی شہیدؒ بھی آپ کے ساتھ تھے اور وہی گاڑی چلا رہے تھے کہ راستہ میں آپ کو نشانہ بنایا گیا اور دہشتگردوں نے پے درپے فائرنگ کے وار کر کے آپؒ اور آپ کے صاحبزادے کو شہید کر دیا اور حضرت مولانا مدنی شہیدؒ خونی قباء اوڑھے اپنے بیٹے سمیت بارگاہ الٰہی میں حاضر ہو کر راہی جنت ہو گئے۔ اس کو حادثہ کہا جائے، سوچی سمجھی اسکیم یا طے شدہ پلان؟ کہ حضرت مولانا محمد احمد مدنی شہیدؒ کو مسلمانوں اور ان کے ہزاروں عقیدت مندوں اور جاں نثاروں سے چھین لیا گیا۔ حضرت مولاناؒ کی اس بے دردی سے شہادت عظیم سانحہ اور دل دہلا دینے والی واردات ہے۔ ابھی تک یقین نہیں آتا کہ یہ کیسے اور کیونکر ہوا؟ حقیقت یہ ہے کہ اس دل خراش واقعہ پر پوری دینی برادری اور اہل حق مغموم وسوگوار ہیں۔

حضرت مولانا مدنیؒ کی شہادت سے مسلمان ایک بہترین عالم، متبع سنت شیخ، بے باک ونڈر عالم اور حق گو راہنما سے محروم ہو گئے۔ حضرت مولاناؒ کی شہادت سے عوام کو جو نقصان پہنچا ہے۔ اس کی تلافی زمانہ قریب میں ہوتی نظر نہیں آتی۔ حضرت مولانا شہیدؒ عمر کے اس حصہ میں پہنچ چکے تھے کہ جس حصے میں پہنچ کر انسان کی شخصیت، ہر دلعزیز اور قابل احترام ہو جاتی ہے۔ یعنی حضرت مولانا شہیدؒ سفید ریش ہو چکے تھے اور آپؒ حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمٰنؒ اور حضرت مولانا سعید احمد جلالپوریؒ ودیگر حضرات کی شہادت کے بعد علاقہ نارتھ کراچی کے گویا ایک طرح سے سرپرست ومرجع تھے اور علاقے کے مرکزی قاضی ورجسٹرار بھی تھے۔ لیکن افسوس کہ حضرت مولاناؒ بھی قافلہ شہداء سے جا ملے۔ حضرت مولاناؒ نے ابتدائی طور پر جمعیت العلمائے اسلام کے پلیٹ فارم پر کام کیا۔ اس کے بعد آپؒ ناموس صحابہؓ کی تحریک سے منسلک ہو گئے اور آخر میں آپ تحریک تحفظ ختم نبوت سے متعلق ہو گئے تھے۔ آپؒ بنیادی طور پر سلوک وطریقت کی لائن کے آدمی تھے۔ چنانچہ ابتداً آپؒ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے دامن سے وابستہ ہو گئے۔ ان کی شہادت کے بعد ان کے جانشین حضرت مولانا سعید احمد جلالپوری شہیدؒ سے آپؒ نے اصلاحی تعلق قائم فرمایا اور حضرت جلالپوری شہیدؒ نے آپ کو اجازت وخلافت سے بھی نوازا۔ ان کی شہادت کے بعد آپؒ ان کے جانشین حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ دامت برکاتہم سے منسلک ہو گئے تھے اور اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ وعظ ونصیحت اور ذکر وبیان کی مجلس آپ کی روح کی غذا تھی۔ چنانچہ کبھی آپ مولانا محمد اسلم شیخوپوری مدظلہ کے درس

قرآن میں شریک ہوتے تو کبھی مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ کی مجلس ذکر میں شریک ہوتے اور کبھی خود اپنی جامع مسجد محمودیہ میں وعظ ونصیحت فرماتے۔ آپؒ کے والد نے ۱۹۷۹ء میں بفرزون کے علاقے میں ایک مسجد ومدرسہ قائم کیا۔ جامعہ محمودیہ کے نام سے جس میں آج حفظ وناظرہ سے لے کر درس نظامی بنین وبنات کو تعلیم دی جاتی ہے۔ درمیان میں ایک شعبہ عربی اور انگلش لینگویج کا بھی قائم کیا گیا تھا۔ جس کی بہت اچھی کارکردگی رہی۔ لیکن کچھ عرصہ بعد وہ شعبہ چند ناگزیر وجوہات کی بناء پر بند کردیا گیا۔ حضرت مولاناؒ کے چار صاحبزادے تھے۔ جس میں سے دو شہید ہوچکے ہیں اور دو حیات ہیں۔ اللہ ان کی حفاظت فرمائے اور عمر دراز فرمائے۔ شہید ہونے والوں میں ایک بیٹا مولانا ابوبکر مدنیؒ جو آپ کے ساتھ ہی شہید ہوا۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوریؒ ٹاؤن کراچی کے ۲۰۰۷ء کے فاضل تھے۔ دوسرا بیٹا مولوی عبداللہ مدنی شہیدؒ جو کہ آج سے پانچ سال قبل ۱۷؍مارچ ۲۰۰۶ء کو ایک قاتلانہ حملے میں شہید ہوگیا تھا۔ وہ جامعہ دارالعلوم رحمانیہ بفرزون کراچی کے منتہی درجات کے طالب علم تھے۔ دو بیٹے جو حیات ہیں۔ ان میں سب سے بڑے مولانا مفتی عبدالرحمٰن مدنی صاحب ہیں جو کہ اس وقت آپ کے جانشین ہیں۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوریؒ ٹاؤن کراچی کے فاضل اور جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی کے متخصص واستاذ ہیں۔ جب کہ سب سے چھوٹے صاحبزادے حافظ عمر مدنی حافظ قرآن ہیں اور وہی اپنے والد شہیدؒ کی حیات میں جامع مسجد محمودیہ میں تراویح سناتے رہے۔ بہرحال حضرت مولانا مدنیؒ تادم واپسین علاقہ نارتھ کراچی ونیو کراچی کے قاضی، جامع مسجد محمودیہ کے امام وخطیب اور جامعہ محمودیہ کے مہتمم رہے۔ حضرت مولاناؒ تقریر جمعہ میں بے دھڑک حق بات کہا کرتے تھے۔ حضرت مولاناؒ کی نماز جنازہ بروز اتوار بعد نماز ظہر ٹھیک سوا دو بجے جامعہ محمودیہ میں ادا کی گئی۔ نماز ظہر کی امامت آپ کے صاحبزادہ اور جانشین جناب مولانا مفتی عبدالرحمٰن مدنی نے فرمائی اور نماز جنازہ کی امامت آپ کے برادر صغیر حضرت مولانا محمد عالم طارق دامت برکاتہم نے فرمائی۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورہ سکھر

دوپہر ۱۱،۱۲ بجے تک جامع اشرفیہ سکھر حضرت مولانا شیخ القرآن قاری خلیل احمد مدظلہ کی سرپرستی میں طلباء سے ایک گھنٹہ بیان کیا۔ بعد نماز عصر گول مسجد بیراج کالونی میں طلباء وعلماء کرام کو خطاب کیا۔ مولانا اسداللہ بعد نماز عشاء عثمانیہ مسجد بیراج کالونی مولانا محمد حسین مبلغ سکھر کی سرپرستی میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا تفصیلی بیان ہوا۔ جس میں مولانا نے کہا کہ قادیانی آئین کے باغی، اسٹیٹ اور منتخب پارلیمنٹ کے فیصلوں کو واضح طور پر سپوتاز کر رہے ہیں۔ حالانکہ قادیانی اگر اپنے آپ کو آئین کے مطابق غیر مسلم تسلیم کرلیں اور مسلمانوں کا ٹائٹل استعمال کرنا ترک کردیں تو انہیں اقلیت کے حقوق دینے میں کوئی مسلمان بھی رکاوٹ نہیں بنتا۔ پروگرام کے بعد حضرت مولانا نذیر احمد عثمانی، علماء ختم نبوت کے اعزاز میں عشائیہ دیا حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا جمعہ کا بیان، صدیقہ مسجد میں ہوا۔ جس میں مولانا نے فرمایا کہ ہم قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتے ہیں کہ مرزا قادیانی کذاب کو چھوڑ کر سید البشر امام الانبیاء ﷺ کے دامن رحمت میں آجاؤ تو دنیا میں بھی امن پاؤ گے اور آخرت میں جنت میں جاؤ گے۔ اس آدمی کو چھوڑ دو جو اپنے آپ انسان بھی نہیں مانتا۔

قادیانیوں کی نئی نسلوں اور نوجوانوں کے نام ایک دردبھرا پیغام واپسی اپنے موجودہ سربراہ کے بیان پر گہری نظر کریں!

علامہ خالد محمود مدظلہ مانچسٹر

آپ امت مسلمہ سے نکلی ہوئی نئی جماعت ہیں اور مسلمان آپ کی Parent Body ہیں۔ جس طرح سکھ ہندوؤں سے نکلی ہوئی ایک قوم ہیں اور ہندو ان کی Parent Body ہیں۔ سو اس نقطہ نظر سے ہمارے اور آپ کے تاریخی رشتے ہیں۔ آپ پر جو بھی تکلیف آئے ہمیں وہ بہت گراں محسوس ہوتی ہے اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ قادیانیت سے نکل کر اپنی Parent Body میں واپس آجائیں۔ دن کا بھولا شام کو واپس آجائے تو اسے بھولا نہیں کہتے۔ آپ استخارہ کر کے صرف ان دو باتوں پر غور فرمائیں:

1 ...... آپ کے والدین یا ان کے والدین قادیانیت میں ایک جلد بازی سے داخل ہوئے تھے۔ کہیں غلط فہمی تھی کہ چودھویں صدی آخری صدی ہوگی اور اس صدی میں مسیح موعود آنا چاہئے۔ کہیں ملک میں طاعون پھیلی تھی اور مرزا قادیانی نے لوگوں کو تسلی دی تھی کہ جو ان کی جماعت میں آجائے گا طاعون سے بچا رہے گا۔ کئی نادان میں اس میں بلیک میل ہوگئے۔ مذہبی احساس رکھنے والے اس بات سے خوش تھے کہ صلیب ٹوٹنے والی ہے اور خنزیروں کا کھایا جانا ختم ہونے والا ہے۔ وہ ان خوشیوں کی امید میں مرزا قادیانی کی بیعت میں چلے گئے۔ کچھ لوگ اچھی ملازمتوں اور اعلیٰ عہدوں کے لالچ میں قادیانی سلسلے میں داخل ہوئے۔ کیونکہ قادیان کا یہ پورا خاندان شروع سے انگریزوں کا وفادار تھا۔ اور انگریزی عہد میں قادیانیوں کے لئے دنیاوی ترقی کے زیادہ مواقع تھے۔ اب جب حالات بدل گئے اور انگریز بھی برصغیر پاک وہند سے چلے گئے اور مرزا غلام احمد قادیانی کو دنیا سے گئے سو سال سے زیادہ کا عرصہ ہو چکا ہے اور برصغیر پاک وہند اور بنگلہ دیش میں امت مسلمہ اب تک انہی حالات میں ہے جو مرزا قادیانی سے پہلے کے تھے اور اس پورے طویل دور میں عالمی حالات میں کچھ فرق نہیں آیا۔ نہ صلیب ٹوٹی۔ نہ اسرائیل مسلمانوں میں شامل ہوا۔ نہ خنزیروں کا کھایا جانا ختم ہوا۔ نہ ساری دنیا ایک ملت ہوئی۔ جب مرزا قادیانی کے آنے سے دنیا میں کوئی عالمی انقلاب نہیں آیا تو آپ سوچیں کہ تمہارے والدین اور اجداد جلد بازی میں قادیانی ہوئے تھے۔ کیا انہوں نے غلطی نہ کی تھی؟۔ جب اب تک کچھ بھی نہیں ہوا تو بہتر یہ ہے کہ آپ پھر اپنی Parent Body میں واپس آجائیں۔

2 ...... آپ کے موجودہ سربراہ مرزا مسرور نے جو حالیہ بیان دیا ہے اور وہ آپ کے یوکے کے رسالہ انصار الدین میں بھی چھپا ہے۔ اس میں مرزا مسرور احمد قادیانی نے کہا ہے کہ: ’’الٰہی جماعتوں کی ہمیشہ مخالفت ہوتی ہے۔ مگر خدا تعالیٰ ہمیشہ اپنے پیاروں کو ہی کامیاب کرتا ہے۔‘‘ اس میں مرزا مسرور نے آپ کو ہمیشہ تکلیفوں میں رہنے کی خبر دی ہے اور پھر امید دلائی ہے کہ قادیانی آخر میں فتح یاب ہوں گے۔ آپ ایک منٹ بھی اس پر غور کریں تو آپ کے اندر سوال ابھرے گا کہ جب ہم ہمیشہ تکلیفوں میں رہیں گے تو پھر وہ کامیابی کی مبارک گھڑی کب آئے گی؟۔ سو سال تو ہو چکے اور کتنی صدیاں ہم دربدر پھرتے رہیں گے۔ قادیان ہمارا دارالامان تھا۔ وہ بھی ہمیں امان نہ دے سکا۔ پھر ہم نے ربوہ میں پناہ

لی۔ ربوہ میں بھی احراری آ گئے اورانہوں نے وہاں اپنی مسجدیں اور مدرسے بنالئے۔ پھر ربوہ سے بھی ہمیں مرکز تبدیل کرنا پڑا اور پھر ہم یہاں لندن چلے آئے۔ مسلمانوں نے اپنی ابتداء میں صرف تیرہ سال مصائب دیکھے تھے اور پھر ان کی اپنی ایک آزاد سلطنت مدینہ منورہ میں قائم ہوگئی۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے مسلمان خلافت راشدہ میں روم وایران اور مصر وشام پر چھا گئے۔ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے مظالم سے نکل کر دریا پار کر گئے اور فرعون وہیں اپنے انجام کو پہنچ گیا۔ زیادہ دیر نہ لگی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ایک مختصر مدت بسر کرنے کے بعد ’’قادیانی عقیدے کی رو سے‘‘ کشمیر چلے گئے اور ان کا وہ دور مصائب ختم ہوگیا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے سامنے اپنے مخالفین کو ڈوبتے دیکھا۔ بات اگلی نسل تک نہ چھوڑی۔ عزیزان گرامی! آپ مرزا مسرور احمد سے پوچھیں کہ ایک صدی تو ہم پر اس طرح گزر چکی ہے۔ اب اور کتنی صدیاں ہم ان حالات میں گزاریں گے؟ مرزا مسرور جو آپ کو تسلی دے رہے ہیں کہ آخر فتح ہماری ہوگی۔ وہ ہمارا دور کامیابی کب آئے گا؟۔ وہ دور اگر ہم نہ دیکھ پائیں اور ہماری آئندہ نسل بھی نہ دیکھ سکے تو ہمیں ہمارا سربراہ اس موہوم کامیابی کی تسلی کس لئے دے رہا ہے؟۔ کیا یہ صرف اس لئے نہیں کہ ہماری محنتوں اور قربانیوں پر ہمارا ایک شاہی خاندان لندن میں چلتا اور پلتا رہے۔ کیا خلافت اس خاندان میں ہی بند رہے گی۔

ہم کو تو میسر نہیں مٹی کا دیا بھی　　　گھر پیر کا بجلی کے چراغوں سے ہے روشن

اے قادیانی نوجوانو اور طالب علمو! ہم امت مسلمہ کے اس پلیٹ فارم سے آپ کو واپس امت میں آنے کی دعوت دے رہے ہیں۔ جس پر آپ کے دادا، پردادا اور آپ کے پہلے آباؤاجداد تھے۔ ہم ایک امت ہیں اور کعبہ ہمارا مرکز اور قبلہ ہے۔ قادیانیوں کی اپنی کہیں مرکزیت نہیں۔ ان کا اپنا کلمہ اردو میں ہے اور ان کے ہاں مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے دودھ خشک ہو چکا ہے۔ معاذ اللہ! یادرکھئے کہ باپ دادا کی ایک پہلی غلطی پر ڈٹے رہنا ہرگز کوئی عقلمندی نہیں ہے۔ آپ کو آپ کے سربراہ اور مربی ہمیشہ مہدی اور مسیح کی بحثوں میں الجھائے رکھتے ہیں۔ تاکہ آپ اس عالمی تناظر میں قادیانیت پر کچھ غور نہ کر پائیں کہ اب تک اس بڑی تحریک سے دنیا میں کوئی نمایاں تبدیلی کیوں واقع نہیں ہوئی۔ سوچو کہ کیا تبدیلی آئے گی اور کب آئے گی؟۔ اگر آپ اس اشتہار کی روشنی میں مرزا مسرور احمد قادیانی اور اپنے مربیوں سے یہ سوالات کرتے جائیں کہ اب تک تو ہمیں اس سلسلے میں سوائے چندے دینے اور قربانیاں دینے کے کچھ نہیں ملا۔ اب کیا ملے گا؟ اور کب ملے گا؟۔ یادرکھئے آپ کے یہ انتظار کے لمحے کبھی ختم نہ ہوں گے۔ گو قادیان کی ایک صدی پہلے کی آواز اب روز روشن کی طرح دنیا میں غلط ثابت ہوگئی ہے:

یہ قادیاں ہے نبی کی بستی　　　یہ تخت گاہ رسول حق ہے
خدائے قادر کا ہے یہ وعدہ　　　یہ بلدہ دار الاماں رہے گا

سکھوں میں اتنی طاقت نہ تھی کہ وہ خدا کے اس وعدے کو توڑ کر مرزا بشیرالدین محمود کو لاہور کی طرف چلنے پر مجبور کرتے اور قادیان دارالامان نہ رہتا۔

حسرت ہے اس مسافر بے بس کے حال پر
جو تھک کے رہ جائے ہے منزل کے سامنے

خطبہ استقبالیہ!

تاریخی ختم نبوت کانفرنس میونسپل سٹیڈیم جہلم ...... منعقدہ مورخہ ۶؍اپریل ۲۰۱۱ء

مولانا قاری محمد ابوبکر صدیق، صدر استقبالیہ

بسم الله الرحمن الرحیم ۰ نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریم ...... اما بعد!

معزز مہمانان ذی وقار، علماء کرام ومشائخ عظام، مختلف دینی جماعتوں کے سربراہان ونمائندگان اور مختلف اضلاع سے تشریف لانے والے سامعین ذی قدر وذی احترام ...... السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام مدنی محلہ جہلم کے تعاون سے منعقد ہونے والی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس میونسپل سٹیڈیم جہلم میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہم سب جمع ہیں۔ آیئے سب سے پہلے ہم سب مل کر دعا کریں کہ اس کانفرنس میں شریک ہونے والے تمام حضرات کی شرکت کو اللہ تعالیٰ شرف قبولیت سے نوازیں اور ذریعۂ نجات وشفاعت بنائیں۔ اللہ کرے کہ یہ تاریخی ختم نبوت کانفرنس ملک عزیز کی وحدت وسالمیت، اتحاد بین المسلمین اور عقیدہ ختم نبوت کی فکری اساس کو مضبوط کرنے کا باعث ثابت ہو۔ آمین!

حضرات گرامی قدر ......! عقیدہ ختم نبوت! دین کی اساس اور وحدت امت مسلمہ کی بنیاد ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، تبلیغ وجہاد جیسے فرض اعمال کے لئے عقیدہ ختم نبوت کو وہی حیثیت حاصل ہے جو بدن کے لئے روح کو۔ جس طرح بدن روح کے بغیر مردہ ہے۔ اسی طرح ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط ایمان کے بغیر، تمام اعمال، سعی لاحاصل ہیں۔ اس کے بغیر کسی عمل کی کوئی قدر وقیمت اللہ کے ہاں نہیں ہے۔ اسی مسلمہ اہمیت کی وجہ سے یہ عظیم ومبارک عقیدہ دین اسلام کی روح کہلاتا ہے۔

حضرات ذی وقار ......! ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ: ''النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسهم'' رحمت دوعالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ: ''لایؤمن احدکم حتیٰ اکون احب الیه من والده وولده والناس اجمعین'' ان بیّن احکامات کی روشنی میں ہر شخص اپنے آپ کو آسانی کے ساتھ پرکھ سکتا ہے کہ اس میں کتنا ایمان ہے؟ آنحضرت ﷺ سے کتنی محبت ہے؟ آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس کی عزت وناموس کے تحفظ کی فکر اور احساس ہے یا نہیں؟ اگر اس کے دل میں توحید باری تعالیٰ، ایمان بالملائکہ، ایمان بالکتب، ایمان بالرسل، قیامت، ایمان بالقدر ہے اور آپ ﷺ کی محبت اور آپ ﷺ کی عزت وناموس کے تحفظ کا احساس نہیں تو پھر اس شخص کو یقین کر لینا چاہئے کہ میرا دل ایمان سے خالی ہے۔ اعاذنا الله تعالیٰ منه!

حضرات گرامی قدر ......! دنیا جانتی ہے کہ قادیانیت کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ماعلیہ بقول خود انگریز کا خودکاشتہ پودا ہے۔ اس کا خمیر انگریز کی کاسہ لیسی سے اٹھایا گیا ہے۔ قادیانیت کا وجود اسلام کی نفی ہے۔ قادیانیت

امت مسلمہ کے تشخص کو برباد کرنے کی انگریزی سازش ہے۔ قادیانیت کا وجود امت مسلمہ کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کی اغیار کی مکروہ چال ہے۔ قادیانی ملک وملت کے غدار ہیں۔ قادیانی سربراہ مرزامحمود آنجہانی نے تقسیم ہندوستان سے قبل کہا تھا کہ ہم کوشش کریں گے کہ ہندوستان کی تقسیم نہ ہو۔ اگر یہ تقسیم ہوگئی تو عارضی ہوگی۔ ہم کوشش کریں گے کہ ہندو مسلم قومیں پھر اکٹھی ہوجائیں اور اکھنڈ بھارت بن جائے۔ قادیانیوں کے نام نہاد نبی کا مدفن بھارت میں ہے۔ وہ اس کے حصول اور اکھنڈ بھارت کے لئے بے قرار ہیں۔ پاکستان میں انہوں نے اپنے نام نہاد خلیفہ کی لاش کو امانتاً دفن کیا ہوا ہے۔ قادیانیوں نے تقسیم کے وقت مسلم لیگ سے علیحدہ اپنا موقف ریڈکلف کے سامنے پیش کر کے کشمیر کے لئے واحد زمینی راستہ ہندوستان کو مہیا کیا۔ قادیانی پاکستان سے قادیان کی حفاظت کے نام پر درویشان قادیان کے بھیس میں پاکستان سے ویزے لے کر گروہ در گروہ اور جماعت در جماعت قادیان جاتے ہیں اور وہاں بھارت کے تربیتی کیمپوں سے ٹریننگ لیتے ہیں۔ یہ سب کچھ حکومتی اہلکاروں کے علم میں ہے۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو پاکستان میں تمام تر تخریبی کاروائیوں کے ڈانڈے قادیانیت سے ملتے ہیں۔ جس کی واضح مثال، رسول پور تارڑ نزد پنڈی بھٹیاں میں قادیانی کے گھر سے اسلحہ اور ہینڈ گرنیڈ کا برآمد ہونا اور اس کا اعتراف کرنا کہ قادیان کے تربیتی کیمپ میں اس نے دہشت گردی کی تربیت حاصل کی ہے۔ خود چناب نگر میں قادیانی جماعت نے دارالقضاء کے نام پر اپنا علیحدہ عدالتی نظام قائم کر رکھا ہے۔ اس کے اپنے علیحدہ اسٹامپ پیپرز ہیں۔ علیحدہ سمن حاضری ووارنٹ ہیں۔ علیحدہ جج ہیں۔ جسمانی اور جرمانہ کی سزائیں دی جاتی ہیں۔ حکومت پاکستان اگر حکومتی رٹ قائم کرنے کے دعویٰ میں مخلص ہے تو اس کی انکوائری کرائے اور قادیانیوں کی غیرقانونی کارروائیوں پر قدغن لگائے۔ امید ہے کہ نہ صرف حکومت بلکہ چیف جسٹس آف پاکستان بھی ان غیرقانونی کاروائیوں کا نوٹس لیں گے۔ قادیانیوں نے مسلمانوں سے علیحدہ اپنا نبی، صحابہ، خلفاء، ام المومنین، اہل بیت کے شعائر بنا رکھے ہیں۔ خود کو مسلمان کہہ کر وہ آئین پاکستان سے کھلی بغاوت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ان کی خلاف آئین کاروائیوں کو روکنا اور انہیں آئین پاکستان کا پابند بنانا حکومت کے ذمہ ہے۔

حضرات محترم! جہلم وہ شہر ہے جہاں قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی عدالتوں کے چکر کاٹتے اور کچہریوں کی خاک پھانکتے رہے۔ تب جہلم کے ایک مرد مجاہد، نامور عالم دین مولانا کرم الدین دبیرؒ ساکن بھیں نے اسے ناکوں چنے چبوائے۔ تب سے آج تک اس سرزمین پر قادیانیت کا تعاقب جاری ہے۔ جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کے بانی حضرت مولانا عبداللطیف جہلمیؒ، آپ کے صاحبزادہ وجانشین مولانا قاری خبیب احمدؒ، حضرت دبیرؒ کے جانشین حضرت مولانا قاضی مظہر حسینؒ بانی تحریک خدام اہل سنت نے اپنے اپنے ادوار میں قادیانی فتنہ کو ٹکنے نہ دیا۔ آج بھی اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے ان حضرات کے جانشین، متوسلین، ومعتقدین، علیٰ روس الاشہاد اس امر کا برملا اظہار کرتے ہیں کہ ہم اپنی زندگی کے آخری سانس تک قادیانی فتنہ کا تعاقب جاری رکھیں گے۔

حضرات ذی وقار! جہلم ہمیشہ تحریکوں کا مرکز رہا ہے۔ ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی تحریک ہائے ختم نبوت! ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ ۲۰۱۱ء کی تحریک حرمت رسول میں جہلم نے کلیدی کردار ادا کیا۔ امید ہے کہ یہ عظیم الشان تاریخی ختم نبوت کانفرنس بھی ختم نبوت کے تحفظ کی پرامن اور آئینی جدوجہد میں ایک سنگ میل ثابت ہوگی۔

حضرات گرامی! عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے حوالہ سے دواہم اموراس کانفرنس کے ذریعہ آپ کے سامنے رکھے جارہے ہیں۔ امید ہے کہ آپ ان اہم امور کو کانفرنس کا اعلامیہ سمجھیں گے۔

امراوّل: اس عظیم الشان تاریخی ختم نبوت کانفرنس میونسپل سٹیڈیم جہلم کا یہ اجتماع تمام مکاتب فکر کے علماء سے ضروری درخواست کرتا ہے کہ ہر مہینہ میں جمعہ کا ایک خطبہ عقیدہ ختم نبوت کے بیان کے لئے مختص کریں۔ تا کہ ملک بھر کے عوام وخواص کو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے کفریہ عقائد سے باخبر کیا جاسکے۔

امردوم: یہ اجلاس اسلامیان وطن سے عموماً اور شرکائے کانفرنس کے لئے خصوصاً لازم قرار دیتا ہے کہ جس طرح ہر قادیانی اپنے جھوٹے مدعی نبوت کے ملعونہ عقائد کے لئے سرگرم عمل ہے۔ اس طرح ہمارا بدرجہ اتم یہ فرض بنتا ہے کہ ہم اپنے سچے نبی ﷺ کے سچے امتی ہونے کے ناتے، سچ کے اظہار اور قادیانیوں کے مکروہ عزائم کی تردید کے لئے میدان عمل میں نئے ولولہ سے اتریں۔ اس کا طریق کار یہ ہے کہ خود بھی قادیانیت سے بچیں اور کم از کم ہر مسلمان ہر روز ایک شخص کو فتنہ قادیانیت کی سنگینی سے باخبر کرے اور عہد لے کہ وہ قادیانیوں سے ہر قسم کا اجتناب برتے گا اور اپنے اپنے حلقۂ اثر میں لوگوں کو قادیانیت سے بچائے گا۔ اس عمل کو پرامن اور تبلیغی انداز میں اتنا عام کردیں کہ چہار سو عقیدۂ ختم نبوت کے سدا بہار پھولوں کی مہک اور خوشبو پھیل جائے۔

حضرات گرامی! قادیانی فتنہ کے مقابلہ میں اللہ رب العزت نے امت کو بیش بہا کامیابیوں سے نوازا۔

۱...... ۱۹۷۴ء میں قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔
۲...... ۱۹۸۴ء میں قادیانیت کے خلاف امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری ہوا۔
۳...... سپریم کورٹ، ہائیکورٹ نے متعدد بار قادیانیوں کے خلاف فیصلے صادر کئے۔
۴...... ووٹر لسٹیں آج بھی قادیانیوں کی مسلمانوں سے علیحدہ تیار ہوتی ہیں۔
۵...... پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال ہوا۔
۶...... گوہر شاہی جھوٹے مدعی نبوت کو عدالت سے سزا ہوئی۔
۷...... یوسف کذاب جھوٹے مدعی نبوت کو عدالت سے سزا ہوئی۔
۸...... حال ہی میں ۸؍فروری ۲۰۱۱ء کو تحریک ناموس رسالت کے تمام مطالبات تسلیم ہوئے۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوا۔

امت مسلمہ نے ان شاتمان وغداران رسالت کے خلاف اپنی جدوجہد کو جاری رکھا تو اللہ تعالیٰ اسے بیش از بیش کامیابیوں سے نوازیں گے۔

حضرات گرامی! اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے تمام دینی جماعتوں، مدارس، جہلم، اسلام آباد، راولپنڈی، اٹک، منڈی بہاؤالدین، گجرات، گوجرانوالہ اور دیگر اضلاع کے علماء وعوام وخواص نے جس اخلاص ومحبت سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام مدنی محلہ جہلم کی سرپرستی فرمائی۔ میں ان سب کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ کا یہ مخلصانہ تعاون ہمیں ہمیشہ حاصل رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کی توقعات پر پورا اترنے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ آمین! تاج وتخت ختم نبوت زندہ باد!

قادیانیت سے اسلام تک میرا سفر!

ایک سچا اور حقیقی بیان

محترمہ مہوش

السلام وعلیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

دوستو! آج میں آپ لوگوں کے سامنے ایک بات کا انکشاف کرنے جارہی ہوں۔ امید ہے کہ بہت سے لوگوں کو اپنا ایمان اور عقیدہ جانچنے کا خیال ہوگا اور بہت سے لوگ اس حقیقت سے آشنا ہوں گے تو بات یہ ہے کہ:

میں جس گھر میں پیدا ہوئی اس کے آباؤاجداد کا تعلق قادیانی فرقہ سے ہے۔ جب میں اپنی عمر کے اس حصہ میں پہنچی جب انسان اپنی عقل ودانش سے اپنے اردگرد کے حقائق کو جاننے کی کوشش کرتا ہے تو مجھے اپنے پیدائشی فرقہ یعنی قادیانیت کے بارے میں لوگوں سے پتہ چلا کہ اس فرقے کو غلط سمجھا جاتا ہے تو میں نے اپنے دین کے بارے میں جاننے کی کوشش کی۔ بہت سی کتابیں پڑھیں تاکہ کچھ اندازہ ہو۔ میرے ذہن میں بہت سے سوالوں نے جنم لیا۔ احادیث اور قرآن کی روشنی میں نبوت کا دور ہمارے پیارے نبی ﷺ پر ختم ہو چکا ہے تو کیوں اس عقیدے میں کسی اور نبوت کے وجود کی باتیں کی جاتی ہیں؟ اگر ہم حضور ﷺ کو مانتے ہیں تو ان کے حکم اور ان کے فرمان کو ماننے سے کیوں انکاری ہیں؟

میں معلمین سے سوال کرتی اور کبھی گھر میں بحث کرتی۔ لیکن مجھے مطمئن کرنے والا جواب نہ دیا جاتا۔ بس آخر میں یہ کہہ دیا جاتا کہ ایسی باتوں سے دور رہنا چاہئے۔ کلاس میں بھی بات نہ کرنا، نہیں تو اپنے فرقے کے بارے میں ذہن میں فتور آجاتا ہے۔ میں ذہنی طور پر کبھی بھی مطمئن نہ تھی اور میرے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہ تھا کہ میں کچھ ایسی معلومات لے سکوں یا سرچ کرسکوں۔ میں اللہ کے فضل سے ہمیشہ نماز کی پابند رہی ہوں اور جب بھی کوئی پریشانی مجھے گھیرتی تو دعاؤں اور استخاروں کے ذریعے اپنے اللہ سے مدد کی طلبگار رہتی۔ شاید میری کوئی نیکی اللہ تعالیٰ کو پسند تھی کہ وہ مجھے میرے دین اسلام کی سچی پیروکار بنانا چاہتا تھا۔ اسی لئے میرے اندر اپنے دین کو جاننے کی جستجو ہمیشہ سے جاری رہی۔

مگر جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا کہ ہمیں دوستوں کے ساتھ اس بارے میں بات کرنے کو منع کیا جاتا رہا اور ویسے دوستوں میں یہ بات ہوتی تھی کہ کبھی کسی فرقے کے بارے میں بات نہیں ہوگی۔ ورنہ اثر پڑتا ہے اس لئے زیادہ تو یہی ہوتا کہ ہمیں ایک دوسرے کے فرقے کے بارے میں خبر ہی نہ ہو پاتی اور اگر میں صرف ایسی کتابوں کی اجازت تھی جو اسلام سے تو متعلق ہوں۔ لیکن فرقے کے بارے میں نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے میری مشکل کو آسان بنانے کے لئے ماسٹر کو میرا وسیلہ بنایا کہ انہوں نے مجھے اسلامی تعلیم پر آنے کی دعوت دی اور وہاں انہوں نے مجھے

ایک ایسا تھریڈ دکھایا جس میں اس فرقہ کے رہنما جن کو نبی مانا جاتا ہے وہ لوگوں کو بددعائیں دے رہے ہیں۔ اپنی کتابوں میں، ان کتابوں کا حوالہ بھی ساتھ لکھا ہوا ہے۔ جسے میں نے خود چیک کیا۔ جسے میں آپ سب کے سامنے پیش کررہی ہوں۔ جب میں نے ان کا ذکر اپنے گھر کے بزرگوں سے کیا تو انہوں نے کہا ہوسکتا ہے کہ اس وقت کوئی ایسی حالت ہو۔ میں نے جواب دیا کہ کوئی نبی اپنی قوم کے لوگوں کو ایسی بددعائیں نہیں دیتا اور نہ ہی اس طرح عورتوں کی تذلیل کی گئی ہے۔ تو مجھے ان سے کوئی جواب نہ مل سکا سوائے مجھ کو چپ کروانے کے۔ پھر میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔

اے اللہ! میری رہنمائی فرما، مجھے سیدھا راستہ دکھلا اور میں نے گھر والوں کو بھی وہ سب دکھایا تو وہ ناراض ہونے لگے کہ میں کیا کررہی ہوں۔ اپنے فرقے سے غداری کررہی ہوں۔ اس کے بعد گھر میں اسلامی تعلیم دیکھ نہیں سکتی تھی۔ صرف اپنی جاب والی جگہ پر چیک کرتی رہتی۔ لیکن جب میں نے اسلامی تعلیم میں کچھ ایسا دیکھا جس کے حوالے نے مجھے چونکا دیا تھا۔ اس دن میں نے نماز پڑھ کر خود کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کرکے کہہ دیا کہ: ’’اے اللہ! میں صرف تجھے ہی اپنا رب مانتی ہوں اور رسول اکرم ﷺ کو اپنا آخری نبی مانتی ہوں تو مجھے میرے ایمان پر قائم رکھنا اور مجھے ہمت اور حوصلہ عطا فرمانا کہ میں اپنے گھر والوں کے سامنے یہ اعلان کرسکوں کہ میں صرف مسلمان بننا چاہتی ہوں۔ کوئی احمدی یا قادیانی نہیں۔‘‘

اور میں نے گھر والوں کے سامنے جب یہ بات دھرادی تو سب کے سب ناراض ہوگئے۔ میں نے استخارہ کیا تو مجھے دوران مسلسل خواب میں کوئی یہ کہتے سنائی دیا کہ تم اب بھی قادیانی رہنا چاہتی ہو؟ ایک رات میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ کشتی میں سوار ہیں تو ان میں سے ایک شخص مجھ سے کہنے لگا کہ اتنے سال میں تم اب بھی قادیانیت نہیں چھوڑ رہی ہو۔ شاید اس کا مطلب یہ تھا کہ میں نے اتنے سال ریسرچ کی اور حقائق جاننے کے بعد بھی عمل کرنے سے کترا رہی ہوں۔ پھر انہی دنوں اللہ تعالیٰ نے میرے دل کو ایک چھوٹی سی بات سمجھائی۔ جو میں آپ سب سے شیئر کرنا چاہتی ہوں۔ ہوسکتا ہے یہ چھوٹی سی بات سمجھ کر آپ اپنی شناخت کرسکیں۔

وہ بات یہ تھی کہ اگر ہمارے پاسپورٹ پر احمدی لکھا ہو تو ہم اپنے رب کے گھر کی نہ زیارت کرسکتے ہیں۔ بلکہ اپنے پیارے نبی کی پیاری مسجد نبوی کا دیدار بھی نہیں کرسکتے تو کیا ہمیں ایسا فرقہ پیارا ہے جو اسلامی ہونے کا دعویٰ تو کرے۔ لیکن اس کی وجہ سے ہم اپنے رب کے گھر سے دور رہیں یا پھر اپنا سچا اور پیارا دین اسلام!!!

اللہ رب کریم کا شکر ہے کہ میں نے اپنا پیارا دین اور اسلام چن لیا اور مجھے اپنے رب کے قریب آنے کا موقع ملا ہے۔ اگرچہ میرے گھر والے مجھ سے ناراض ہیں۔ لیکن دعا اور امید ہے کہ ایک دن اللہ ان پر بھی اپنا کرم کردے گا اور وہ صحیح راستہ اختیار کریں گے۔

آخر میں ماسٹر کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں جو کہ میری رہنمائی کا وسیلہ بنے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دین و دنیا میں جزائے خیر عطاء فرمائے اور آپ کو آسانیوں اور کامیابیوں سے ہر دم نوازے۔ آمین ثم آمین!

(بشکریہ خبریں مانچسٹر، ماہ جون ۲۰۱۰ء ص۷)

ایک قادیانی کے چند سوالات اور ان کے مفصل جوابات!

قسط نمبر 2

مولانا غلام رسول دین پوری

سیدنا مسیح عیسیٰ ابن مریم (علیہما السلام) آسمانوں کی طرف روح اور جسم دونوں کے ساتھ اٹھائے گئے ہیں۔ اس بات کو مضبوط اور پختہ کرنے کے لئے آگے قرآن کہتا ہے: ’’عزیزاً حکیما‘‘ یہاں دو لفظ ذکر فرمائے ہیں۔ (۱) عزیز۔ (۲) حکیم۔

عزیز کا معنی طاقت والا، زبردست ہے اور حکیم کا معنی حکمت والا ہے۔ اگر ’’بل رفعه‘‘ میں روحانی طور پر اٹھایا جانا مراد ہو تو ’’بل رفعه‘‘ کی ’’عزیزا حکیما‘‘ کے ساتھ کوئی مناسبت نہیں رہتی۔ اس لئے کہ ’’عزیز‘‘ اور ’’حکیم‘‘ دونوں لفظ ایسے موقع پر استعمال کئے جاتے ہیں۔ جہاں پر کوئی عجیب وغریب امر پیش آیا ہو۔ یہاں عجیب امر جسم اور روح کا آسمان پر اٹھایا جانا پیش آیا ہے۔ اس لئے قران میں ’’عزیزاً حکیما‘‘ فرمایا ہے۔

نکتہ

بھائی اسلم دیکھئے! ہر لطیف چیز کا مرکز اوپر ہے اور ہر کثیف چیز کا مرکز نیچے۔ اسے ایک مثال سے سمجھیں، دیکھیں۔ گیند ہے، اس میں ہوا بھر کر اس کا منہ بند کر کے پانی کی تہہ میں لے جا کر چھوڑیں گے تو پانی کو چیرتی ہوئی اوپر آجائے گی۔ اس لئے کہ ہوا ایک لطیف چیز ہے اور اس کا مرکز اوپر ہے۔ اس لئے یہ اپنے مرکز کی طرف خود بخود آئی۔ اسی طرح اینٹ، پتھر، ڈھیلا اوپر پھینکے جائیں تو یہ نیچے تڑاخ کر کے گریں گے۔ بالکل یوں ہی سمجھیں کہ روح ایک لطیف چیز ہے اور ہر کسی کی روح اوپر جاتی ہے تو یہاں اللہ کی صفت عزیز کیسے ثابت ہوگی؟ جس کا معنی طاقت کا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طاقت یہاں کیسے ثابت ہوئی؟ یاد رکھیں! جس جسم نے (جو کہ کثیف ہے) یہاں رہنا تھا وہ اوپر چلا گیا۔ اب یہ کہ کیسے چلا گیا۔ قرآن نے کہا ’’عزیزاً‘‘ (کہ اللہ تعالیٰ زبردست ہے، طاقت والا ہے) وہ اپنی قوت وطاقت سے سیدنا مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو اوپر لے گیا۔ اب رہا یہ سوال کہ پیغمبر تو اور بھی ہیں۔ سیدنا مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو کیوں اٹھا کر لے گیا؟ تو قرآن نے کہا ’’حکیما‘‘ (وہ حکمت والا ہے) اس نے اپنی حکمت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اوپر اٹھا لیا ہے تم کون ہوتیں ٹیں کرنے والے۔

پھر سوال ہوتا ہے کہ کیا سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام ساری زندگی وہاں آسمانوں پر ہی رہیں گے؟ تو اسکے جواب میں آگے قرآن کہتا ہے: ’’وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته ویوم القیامة یکون علیهم شهیدا (نساء: ۱۵۹)‘‘ ﴿اور جتنے فرقے ہیں اہل کتاب کے سو عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائیں گے۔ اس کی موت سے پہلے اور قیامت کے دن ہوگا ان پر گواہ۔﴾

مطلب یہ ہے کہ اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر تشریف فرما ہیں۔ ساری زندگی وہاں نہیں رہیں گے۔ قرب قیامت میں دجال پیدا ہوگا۔ اس وقت تشریف لائیں گے اور دجال کو قتل کریں گے اور یہود

ونصاریٰ کے دوگروہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل وصلیب کے مدعی تھے یا ہوں گے۔ وہ حضرت کو دیکھ کر ایمان لائیں گے اور اس بات کا یقین کرلیں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ مرے نہیں تھے۔ پھر کچھ عرصہ دنیا میں رہ کر انتقال فرمائیں گے اور حضورﷺ کے روضہ اقدس میں دفن ہوں گے۔

اب وہ کیا کارنامے سرانجام دیں گے؟ تو اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضورﷺ نے ارشاد فرمایا: بخاری شریف (جسے مرزا قادیانی نے بھی اپنی کتابوں میں اصح الکتب بعد کتاب اللہ کتاب البخاری کہا ہے) میں ہے: ''قال رسول اللہﷺ والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب، ویقتل الخنزیر، ویضع الحرب، ویفیض المال، حتی لا یقبلہ احد، حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیرا من الدنیا وما فیھا ثم یقول ابوھریرۃؓ واقروا ان شئتم وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ویوم القیامۃ یکون علیھم شھیدا (بخاری شریف ج ۱ ص ۴۹۰)'' ﴿رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے۔ یقیناً وہ زمانہ قریب ہے جب تم میں ابن مریم علیہما السلام حاکم عادل ہونے کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ صلیب کو توڑ ڈالیں گے۔ خنزیر (سؤر) کو قتل کریں گے۔ جنگ کا خاتمہ کریں گے۔ مال ودولت کی ایسی فراوانی ہوگی کہ اسے کوئی قبول نہ کرے گا اور لوگوں کی نظر میں ایک سجدہ کی قدر وقیمت دنیا وما فیہا سے زیادہ ہوگی۔ پھر حضرت ابوہریرہؓ فرمانے لگے۔ اگر تم چاہو تو بطور تائید کے قرآن پاک کی یہ آیت پڑھ لو۔ ''وان من اھل الکتاب...... الخ'' (اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہیں ہوگا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ان کی وفات سے پہلے ایمان نہ لے آئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان پر قیامت کے دن گواہ ہوں گے)۔﴾

دیکھیں بھائی اسلم! اس حدیث پاک میں حضورﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد کے فرائض اور دیئے جانے والے کارنامے ذکر فرمائے ہیں۔

۱...... پہلی بات یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حاکم عادل ہوں گے۔ یہاں انصاف کا راج ہوگا۔

۲...... نصاریٰ کا سب سے بڑا شعار صلیب کو توڑ ڈالیں گے۔ یعنی صلیب پرستی ختم ہو جائے گی۔

۳...... خنزیر کو قتل کردیں گے۔ یعنی جو حلال سمجھ کر اسے کھاتے اور اس سے محبت رکھتے ہیں اور اسے پالتے ہیں۔ وہ خود خنزیر کا صفایا کردیں گے۔

اسلم قادیانی: حضرت! کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود خنزیروں کو قتل کریں گے؟ یہ تو نبی کے منصب اور اس کی شان کے خلاف ہے؟۔

مولانا اللہ وسایا: بھائی اسلم! آپ بات سمجھنے کی کوشش کریں۔ ان شاء اللہ! ساری صورتحال آپ پر واضح ہو جائے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نعوذ باللہ! خود خنزیروں کو قتل نہیں کریں گے۔ بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری سے خنزیر کھانے والی اور اس کا ریوڑ پالنے والی قوم نہ رہے گی۔ وہ قوم اس لئے نہیں رہے گی کہ اس وقت سب کے سب مسلمان ہو جائیں گے۔ جب وہ مسلمان ہو جائیں گے تو اب وہی مسلمان جو خود اپنے ہاتھ سے

خنزیر کو پالتے تھے وہی اپنے ہاتھوں سے خنزیروں کو قتل کریں گے۔ یہ قتل چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد ہوگا اور آپ کا نزول، قتل کا سبب بنا اس لئے قتل کی نسبت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف کر دی گئی۔ اب میں مثال کے ساتھ آپ کو سمجھاتا ہوں۔ دیکھئے! ذوالفقار علی بھٹو کو جنرل ضیاء الحق نے پھانسی دی۔ دی یا نہیں دی؟ جی بالکل دی۔ حالانکہ پھانسی کا فیصلہ کرنے اور سنانے والا مشتاق احمد (چیف جسٹس لاہور) تھا اور پھانسی کا پھندا گلے میں ڈالنے اور لٹکانے والا مشہور جلاد ''تارا مسیح'' تھا۔ مگر بایں ہمہ پھانسی کی نسبت جنرل ضیاء الحق کی طرف کی جاتی ہے اور کی جاتی رہے گی۔ کیونکہ یہ پھانسی والا کام اس کے عہد اقتدار اور اس کی سلطنت میں ہوا۔ حالانکہ اس نے خود پھانسی نہیں دی۔ دوسری مثال لیجئے! جنرل ایوب خان نے ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں فتح حاصل کی۔ حالانکہ لڑنے والے فوجی تھے۔ چونکہ عہد حکومت اور سلطنت ایوب خان کی تھی اور حکم اس کا تھا۔ اس لئے فتح کی نسبت ایوب خان کی طرف کی جائے گی۔ اسی طرح خنزیر چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ختم ہوں گے تو احادیث مبارکہ میں اس کا کریڈٹ آپ کو دیا گیا۔

بھائی اسلم! اگر قادیانیوں کے بقول قتل خنزیر سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین لازم آتی ہے تو پھر قادیانی جماعت کے بہت بڑے مفتی، مفتی صادق اپنی کتاب ''ذکر حبیب'' میں لکھتے ہیں کہ ''مرزا قادیانی کے ایک مرید نے شکایت کی کہ لوگ مجھے کتا مار پیر کہتے ہیں۔ اس پر مرزا قادیانی نے کہا کہ اس میں کیا حرج ہے۔ خدا نے مجھے سور مار کہا ہے۔'' (ذکر حبیب ص۱۶۲)

اس کے علاوہ تحفہ گولڑویہ، براہین احمدیہ، کشتی نوح، سیرت المہدی وغیرہ مرزا قادیانی کی کتابوں میں اس طرح کی باتیں موجود ہیں۔ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے قتل خنزیر باعث ملامت ہے تو مرزا قادیانی کے لئے کیوں نہیں؟ اچھا آگے چلئے۔

۴...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام جنگ کا خاتمہ کر دیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں تمام ادیان باطلہ مٹ جائیں گے۔ صرف ایک دین، دین اسلام باقی رہے گا۔ اسی کو حضور ﷺ نے یوں بیان فرمایا: ''حتی یھلك اللہ فی زمانہ الملل کلھا غیر الاسلام'' ﴿حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں اسلام کے سوا تمام ادیان و مذاہب کا خاتمہ کر دیں گے۔﴾ اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت قتل خنزیر اور جنگ موقوف کرنے پر کیا اشکال باقی رہا؟۔

۵...... مال و دولت کی بہتات ہوگی۔ یعنی اخروی برکات کے ساتھ ساتھ دنیاوی برکات کا ظہور بھی ہوگا۔

۶...... عبادت محبوب ہوگی۔ حضرت ابوہریرہؓ ہوں یا دیگر صحابہ کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) قرآن پاک کی تفسیر حضور ﷺ کے فرمان میں ڈھونڈتے تھے۔ اس حدیث پاک میں بھی حضرت ابوہریرہؓ نے آیت ''وان من اھل الکتاب'' کی تفسیر حضور ﷺ کے فرمان سے کر کے فرمایا۔ اگر تمہیں یقین نہیں تو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ''وان من اھل الکتاب'' پڑھ کے دیکھ لو۔ دیکھ بھائی اسلم! پہلی آیات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے کا ذکر ہے اور اس آیت میں واپس آنے کا ذکر ہے۔ خود مرزا قادیانی نے بھی اس کا اقرار کیا ہے۔ براہین احمدیہ میں لکھتا ہے۔ ''ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ...... الخ کے تحت یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر

حضرت مسیح کے حق پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے۔ وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔" (براہین احمدیہ ص ۴۹۸،۴۹۹، خزائن ج۱ ص۵۹۳)

یہ تھی وہ آیت کریمہ جس کے متعلق آپ پوچھ رہے تھے اور میں نے تفصیل آپ کے سامنے رکھ دی۔

ایک قادیانی سے گفتگو

ایک قادیانی سے میری گفتگو ہو رہی تھی۔ دوران گفتگو کہنے لگا۔ عیسیٰ فوت ہو گئے۔ ان کی جگہ آیا مرزا قادیانی، میں نے کہا دلیل؟ کہنے لگا قرآن میں ہے عیسیٰ فوت ہو گیا ہے۔ میں نے کہا میں نے مان لیا فوت ہو گیا تو فوت شدہ کیسے آ گیا؟ یہ بات مجھے سمجھا دے۔ میں نے کہا کیا حضورﷺ کا یہی کام رہ گیا تھا کہ فوت ہونے والے کے بارے میں کہتے رہے کہ وہی دوبارہ آئے گا؟ کیا یہی کام رہ گیا تھا۔ بس! کوئی تو عقل کی بات ہونی چاہئے۔

بھائی اسلم! کیا اسلم اور عبدالرشید ایک کچھ ہو سکتے ہیں؟ جمیل اور عبدالرشید ایک ہو سکتے ہیں؟ عبدالرشید جمیل کے گھر جا کر دروازہ پر دستک دے اندر سے آواز آئے کون؟ عبدالرشید کہے میں جمیل! وہ کہیں تو تو عبدالرشید ہے۔ تو جمیل کیسے ہو سکتا ہے؟ وہ کہے نہیں جناب میں جمیل ہوں۔ جب جمیل اور عبدالرشید ایک نہیں ہو سکتے۔ اگر ایسا ہو تو دنیا کا نظام قائم نہیں رہ سکتا۔ معاشرہ تباہ و برباد ہو جائے گا۔ یہ تیرے سوچنے کی باتیں ہیں۔ بھائی اسلم! ایک اور بات کہتا چلوں۔ حضورﷺ بھی قسم اٹھا کر فرما رہے ہیں۔" کہ قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ عنقریب عیسیٰ بیٹا مریم علیہا السلام کا تم میں نازل ہو گا۔" اس کے بالمقابل مرزا قادیانی قسم اٹھا کر کہتا ہے۔ "ابن مریم مر گیا حق کی قسم۔" (ازالہ اوہام ص، خزائن ج۳ ص۵۱۳)

اب ایک پیش گوئی حضورﷺ کی ہے اور ایک مرزا قادیانی کی۔ ایک کی پیش گوئی سچی اور ایک کی جھوٹی ہو گی۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ دونوں سچی ہوں۔ یہ تو اجتماع ضدین ہے اور یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ کوئی بھی سچی نہ ہو تو ماننا پڑے گا ایک سچی اور ایک جھوٹی ہے۔ کیسے بھائی اسلم؟ جی بالکل! قادیانیوں کا مقدر دیکھو۔ وہ کہتے ہیں مرزا قادیانی کی بات سچی ہے اور حضورﷺ (نعوذ باللہ! نقل کفر کفر نباشد) کی جھوٹی۔

اسلم قادیانی: "استغفر اللہ، توبہ توبہ" حاضرین نے بھی درد بھرے لہجے میں کہا۔ "استغفر اللہ، استغفر اللہ"

اسلم قادیانی: سورۂ مائدہ کی ایک آیت ہے۔ جس میں ہے جتنے بھی رسول آئے وہ فوت ہو گئے۔ آیت حضور (ﷺ) پر نازل ہوئی ہے۔ آپ سے پہلے کے رسولوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ہیں۔ لہٰذا وہ بھی فوت ہو گئے۔

مولانا اللہ وسایا: بھائی اسلم! یہ ہے سورۂ مائدہ کی وہ آیت مبارکہ جس کے متعلق تو کہتا ہے۔ دیکھئے: "ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبله الرسل وامه صدیقة کانا یاکلان الطعام (المائدہ:۷۵)" ﴿مسیح ابن مریم علیہا السلام تو رسول ہے۔ اس سے پہلے رسول ہو چکے ہیں اور اس کی ماں صدیقہ

ہے۔ دونوں طعام کھایا کرتے تھے۔﴾ یہ ہے اس کا ترجمہ بالکل اس طرح کی آیت کریمہ سورۂ آل عمران میں ہے۔ جو حضورﷺ کے متعلق نازل ہوئی۔ دیکھئے:’’وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل (آل عمران:۱۴۴)‘‘ ﴿اور محمدﷺ تو ایک رسول ہے۔ ہو چکے اس سے پہلے بہت سے رسول۔﴾ میرے ماں باپ، میرا جسم وروح، حضورﷺ پر قربان۔ یہ آیت حضورﷺ پر نازل ہوئی۔ بھائی اسلم! میں آپ سے پوچھتا ہوں۔ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی کیا حضورﷺ اس وقت زندہ تھے یا نہیں؟۔

اسلم قادیانی: زندہ تھے۔

مولانا اللہ وسایا: جس طرح اس آیت کے نزول کے وقت حضورﷺ زندہ تھے تو اسی طرح پہلی آیت مبارکہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی زندہ تھے۔ جس طرح اس آیت سے حضورﷺ کی وفات ثابت نہیں ہوتی۔ اسی طرح اس آیت سے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت نہیں ہوتی۔

اسلم قادیانی: مجھے سمجھاؤ ذرا میری سمجھ میں نہیں آیا؟

مولانا اللہ وسایا: آپ میری بات سمجھنے کی کوشش کریں۔ چلو بقول تمہارے اس آیت (پہلی آیت مبارکہ) سے ثابت ہوا اس آیت (دوسری آیت مبارکہ) سے ثابت نہ ہوا۔ تو کہہ دے۔ اس آیت سے نہ سہی اس آیت سے ہی سہی۔

اسلم قادیانی: میری سمجھ میں نہیں آیا۔

مولانا اللہ وسایا: سورۂ مائدہ کی آیت میں ہے۔’’قد خلت من قبله الرسل‘‘ ﴿کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے رسول ہو چکے ہیں۔﴾ اور سورۂ آل عمران کی آیت میں بھی’’قد خلت من قبله الرسل‘‘ ﴿کہ حضورﷺ سے پہلے رسول ہو چکے ہیں۔﴾ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ سورۂ مائدہ والا حکم سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر اس وقت نازل ہوا۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ تھے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے کے رسول گذر چکے ہیں اور سورۂ آل عمران والا حکم حضور سرور کائناتﷺ پر اس وقت نازل ہوا جب آپ زندہ تھے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ سے پہلے کے رسول گذر چکے۔ ان دونوں آیتوں کے حکم سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضورﷺ بھی زندہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی زندہ تھے۔ ان سے وفات تو ثابت نہیں ہوتی۔

بھائی اسلم! یہ فرق تیرے مولویوں نے تجھے نہیں سمجھایا میں تجھے سمجھاتا ہوں۔

اسلم قادیانی: دیکھو جی بات صاف ہے مجھے انہوں نے یہ فرق نہیں بتلایا اور نہ ہی دوسری آیت بتلائی۔ بس صرف ایک آیت بتلائی ہے۔ اچھا یہ بتاؤ؟ یہ کس سورۃ کی آیت ہے؟ اور کون سے نمبر کی آیت ہے؟ (یہاں اسلم قادیانی کا دماغ چکرا گیا)

مولانا اللہ وسایا: ہمارے نزدیک ہمارے قرآن پاک کے مطابق سورۂ مائدہ کی آیت نمبر ۷۵ ہے اور تمہارے نزدیک آیت نمبر ۷۶ ہے۔

اسلم قادیانی: وہ کس طرح؟

مولانا اللہ وسایا: یہی تو قادیانی امت کو دھوکہ دیتے ہیں اور سادہ لوح مسلمانوں کو چکر دیتے ہیں۔ یاد رکھیں۔ ہمارے اعداد وشمار کے مطابق قرآن پاک کی سورۂ مائدہ کی آیت نمبر ۷۵ ہے اور قادیانیوں کے اعداد وشمار کے مطابق آیت ۷۶ ہے۔ (دیکھئے! مرزا بشیرالدین محمود کی تفسیر صغیر ص۲۴۳) بھائی اسلم! مرزا بشیرالدین محمود نے اپنی تفسیر میں سورۂ مائدہ کی آیت کے تحت حاشیہ میں سورۂ آل عمران کا حوالہ بھی دیا ہے اور دونوں سے اس سے وفات مسیح ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ اب میں تھوڑی سی تفصیل عرض کرتا ہوں۔ وہ یہ کہ سورۂ مائدہ والی آیت میں عیسائیوں کے دو فرقوں کی تردید کر کے صحیح صورتحال سمجھائی ہے۔

پہلا گروہ: یہ فرقہ کہتا ہے کہ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام خود خدا ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس فرقہ کی تردید یوں فرمائی۔ ''لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ہو المسیح ابن مریم، وقال المسیح یبنی اسرائیل اعبدوا اللہ ربی وربکم (المائدہ:۷۲)'' ﴿البتہ وہ کافر ہوئے جن کا یہ قول ہے کہ مسیح ابن مریم ہی خدا ہے۔ کیونکہ مسیح نے تو خود کہا ہے اور ساتھ کے ساتھ یہ فرمایا کہ وہ تو بنی اسرائیل کو یہ تعلیم دیتے تھے کہ خدا کی عبادت کیا کرو۔ جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی۔﴾ اگر حضرت مسیح خدا ہوتے تو اپنی عبادت کی تعلیم دیتے، نا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی۔

دوسرا گروہ: یہ فرقہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تین میں سے تیسرے ہیں۔ یعنی خدائیت تین کے مجموعے کا نام ہے۔

۱...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔

۲...... حضرت مریم علیہا السلام۔

۳...... اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی۔

اس فرقہ کے تردید اللہ تعالیٰ نے یوں فرمائی: ''لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلثة (مائدہ:۷۳)'' ﴿البتہ وہ کافر ہوئے جن کا یہ قول ہے کہ اللہ تعالیٰ تین میں سے تیسرا ہے۔﴾

اس آیت مبارکہ میں اس فرقہ کو کافر کہا گیا ہے۔ جو تثلیث کا قائل ہے۔ ان دونوں فرقوں اور گروہوں کی تردید کر کے صحیح صورتحال بتاتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل'' کہ مسیح عیسیٰ بیٹا مریم کا۔ (نہ تو خدا ہے اور نہ ہی تین میں سے تیسرا ہے۔ بلکہ) صرف خدا کا رسول ہے۔ جیسا کہ ان سے پہلے رسول ہو گذرے ہیں۔ ان رسولوں کی طرح یہ بھی ایک رسول ہیں۔ جیسے وہ خدا نہیں تھے۔ اسی طرح یہ بھی خدا نہیں۔ دیکھئے! جو لوگ ایک کو تین اور تین کو ایک کہتے تھے۔ ان پر دلیل قائم کی کہ ہزاروں شخصوں نے ماں بیٹا کو لوازم بشری کا محتاج پایا اور دیکھا ہے باایں ہمہ انہیں خدا کہنے کی ناپاک جرأت کی ہے۔ یہ ان کا کفر ہے۔ بھائی اسلم! یہاں پر بندہ سوچ سکتا ہے اور بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ اس میں موت وحیات کی کیا بحث ہے؟

اب اگر بالفرض! کوئی آدمی یہ آیت سورۂ مائدہ کی قادیانیت کے ''علی الرغم'' پیش کردے۔ ''قل فمن یملک من اللہ شیئاً ان اراد ان یہلک المسیح ابن مریم وامہ ومن فی الارض جمیعاً

(المائدہ:۱۷)'' ﴿آپ فرمادیں! کون سی چیز خدا کو روک سکتی ہے۔ اگر وہ یہ چاہے کہ مسیح ابن مریم علیہ السلام اور اس کی ماں کو نیز تمام وہ مخلوق جو صفحۂ زمین پر ہے۔ ہلاک کردے۔﴾ اس میں ایک تو ہلاک کردے، بتلا رہا ہے کہ اب تک اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح ابن مریم کو ہلاک نہیں کیا اور دوسرا جملہ ''من فی الارض جمیعاً'' بھی بتلا رہا ہے کہ ''جمیع من فی الارض'' زندہ ہیں تو مسیح بھی زندہ ہیں۔ تو قادیانی کیا جواب دیں گے؟ اگر سورۂ مائدہ کی اس آیت سے استدلال صحیح نہیں تو قادیانیوں کا غلط استدلال بدرجۂ اولیٰ واتم غیر صحیح ہے۔

اب دوسری آیت سورۂ آل عمران والی ملاحظہ فرمائیں۔ یہ آیت مبارکہ غزوۂ احد کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ اس وقت جب کہ حضور ﷺ زخمی ہوگئے تو شیطان لعین نے آواز لگا کر (العیاذ باللہ) حضرت محمد ﷺ مارے گئے ہیں۔ یہ سنتے ہی مسلمانوں کا لشکر منتشر ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے عجیب انداز سے مسلمانوں کو سمجھایا کہ ذرا سوچو تو سہی! کیا احکامات شرعیہ کی تعمیل صرف اس وقت تک کی جاتی ہے۔ جب تک نبی اپنی امت میں بہ نفس نفیس موجود رہے؟ یہ خیال بالکل غلط ہے۔ ذرا خیال تو کرو۔ حضور ﷺ سے پہلے کتنے اور کس قدر رسول گذر چکے ہیں۔ کیا وہ سب اپنی امتوں میں اب موجود ہیں اور کیا ان کے متبعین نے اپنا دین محض اس وجہ سے ترک کر دیا ہے؟ جب کسی نے بھی ایسا نہیں کیا تو تم ایسا کرو گے کیا؟ بس اتنی بات اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے۔ اس میں وفات مسیح کی کون سی دلیل اور کون سی بات ہے؟

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ''خلت'' کا معنی پھر کیا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ: ''خلا، خلو، خلت'' کا معنی ایک جگہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ چلے جانا ہے۔ جگہ خالی کرنا یہ معنی صحیح ہے۔ اس کے لئے میں قرآن سرپر رکھنا چاہتا ہوں۔ فوت ہونا، مرجانا یہ ترجمہ غلط ہے۔ قرآن پاک بھی یہی معنی سمجھاتا ہے۔ دیکھو قرآن کہتا ہے:

''واذا لقوا الذین اٰمنوا قالوا اٰمنا واذا خلوا الیٰ شیاطینہم قالوا انا معکم انما نحن مستہزؤن (البقرہ:۱۴)'' ﴿منافقین جب مؤمنین سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں۔ ہم ایمان لائے اور جب علیحدہ ہوکر اپنے سرداروں کے ہاں جاتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تو تمہارے ساتھ ہیں۔ ہم تو ان سے مزاق کرتے ہیں۔﴾

بھائی اسلم! قرآن کہہ رہا ہے: ''واذا خلوا'' اور ان کے متعلق کہہ رہا ہے جو زندہ تھے۔ مر نہیں گئے تھے۔ منافقین کی خباثت اور سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دینا اس کو قرآن نے یوں بتایا ہے کہ منافقین جب ایمانداروں سے ملتے تو انہیں دھوکہ دیتے اور کہتے۔ ہم بھی مؤمن ہیں اور واپس اپنے سرداروں کے پاس جاتے اور سرداران سے پوچھتے کہ کہاں گئے تھے۔ تو جواب دیتے ہم مؤمنین سے گپ شپ کرنے ان سے مزاق کرنے کے لئے گئے تھے۔ یہاں ''خلوا'' کا معنی جگہ خالی کرنا ایک جگہ سے دوسری جگہ چلے جانا ہے۔ مرجانا، فوت ہوجانا نہیں۔ یہ قرآن کہہ رہا ہے۔ ''خلا، خلوا، خلت'' کا ترجمہ جگہ خالی کرنا، ایک جگہ سے دوسری جگہ چلے جانا، منتقل ہونا اور گذر چکے ہے۔ یہی ترجمہ مرزا قادیانی نے کیا ہے اور یہی ترجمہ حکیم نورالدین نے کیا ہے۔ البتہ دنیا کا سب سے پہلا شخص جس نے ''خلت'' کا ترجمہ موت اور مرگئے سے کیا ہے۔ وہ مرزا بشیرالدین محمود ہے۔

بھائی اسلم! بتا! کیا قرآن پاک آج نازل ہوا ہے؟

اسلم قادیانی: جی نہیں یہ تو نہیں، یہ تو بہت پہلے نازل ہوا ہے۔

مولانا اللہ وسایا: جزاک اللہ! جب قرآن بہت پہلے حضورﷺ پر نازل ہو چکا۔ آج نازل نہیں ہوا۔ تو مرزا غلام احمد قادیانی سے پہلے جتنے مفسرین گذرے ہیں اور جتنی تفاسیر لکھی جا چکی ہیں۔ یاد رکھو! مرزا قادیانی سے پہلے کسی بھی ایک مفسر نے اور کسی بھی تفسیر نے موت ترجمہ نہیں کیا اور نہ ہی بتایا۔ دیکھئے! مرزا بشیر الدین محمود کی تفسیر (تفسیر صغیر ص۲۴۳)

اٹھارہ آیات بتلا رہی ہیں کہ: ''خلا، خلوا، خلت'' کا معنی موت نہیں، گذر جانا ہے۔ ایک جگہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ چلے جانا ہے۔ یہ قرآن پاک کا اعجاز ہے۔ میرے ماں باپ، میرا جسم اور روح قربان ہو۔ قرآن پاک نے کمال کا لفظ ذکر کیا ہے۔ ''خلت'' کہ تمام نبیوں نے یہ جہاں چھوڑ دیا ہے۔ دوسرے جہاں میں تشریف لے گئے ہیں۔ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اللہ کی مرضی کے مطابق عارضی طور پر زمین کو چھوڑ کر آسمانوں پر تشریف لے گئے ہیں۔ کیا فصاحت و بلاغت ہے۔ اس ایک لفظ میں اس کے مقابلے میں کوئی دوسرا لفظ دنیا کا کوئی شخص لا نہیں سکتا اور نہ تا قیامت لا سکتا ہے۔ اگر ہمت ہے تو دکھاؤ؟

اسلم قادیانی: جی ''خلا'' کا معنی جگہ کو خالی کرنا ہے؟

مولانا اللہ وسایا: ہاں! جگہ کو خالی کرنا، گذر جانا، گذرنا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی سے پہلے کسی بھی مفسر نے ''موت'' ترجمہ نہیں کیا۔ اگر کیا ہو تو جو چور کی سزا وہ میری سزا۔ میں نے ترجمہ غلط نہیں کیا۔ بھائی اسلم! کیسے کر سکتا ہوں۔ مرنے کا وقت قریب ہے۔ داڑھی سفید ہو گئی ہے۔ بوڑھا آدمی ہوں۔ میں نے تیری قبر میں نہیں جانا، تو نے میری قبر میں نہیں۔ مسجد میں باوضو ہو کر قرآن پہ ہاتھ رکھ کر کہہ رہا ہوں میں نے آپ کو صحیح ترجمہ بتایا ہے۔

چیلنج

ایک اور بات بتاؤں! مرزا قادیانی کا ایک مرید ہے۔ جس کا نام ''خدا بخش مرزائی'' ہے۔ اس نے ایک کتاب لکھی ہے۔ جس کا نام ''عسل مصفّٰی'' ہے۔ یہ کتاب مرزا خدا بخش نے لکھ کر مرزا غلام احمد قادیانی کو دکھائی۔ اس کتاب کے ایک ایک حرف پر مرزا غلام احمد کی تصدیق ثبت ہے۔ گویا کہ ''عسل مصفّٰی'' مرزا غلام احمد قادیانی کی تصدیق شدہ کتاب ہے۔ اس کتاب کے ص۱۶۲ تا ۱۶۵ تک پہلی صدی ہجری سے لے کر تیرھویں صدی ہجری تک کے مجددین کی ایک فہرست لکھی ہے اور نام بنام لکھی ہے اور یہ وہ فہرست ہے جسے قادیانی بھی تسلیم کرتے ہیں اور کیوں نہ تسلیم کریں۔ جب کہ مرزا قادیانی کی تصدیق شدہ ہے۔ ان مجددین میں سے کسی ایک نے بھی ''خلت'' کا ترجمہ ''موت'' سے نہیں کیا۔ اگر کیا ہے تو دکھا دیں؟

مولانا اللہ وسایا نے استفسار کرتے ہوئے فرمایا۔ بھائی اسلم! مجھے یہ سمجھا دے۔ مرے عیسیٰ علیہ السلام بنے غلام احمد نبی؟ یہ عقیدہ حل کر دو اور مجھے سمجھا دو۔ غلام احمد قادیانی کیسے عیسیٰ بنا؟ تیرے منہ میں گھی شکر!

اسلم قادیانی: ہم کہتے ہیں مثیل مسیح، کیا آپ نے یہ بات سنی ہے؟

مولانا اللہ وسایا: نہیں میں نے نہیں سنا۔ مگر میں اس چکر میں پڑا ہوا ہوں۔ آپ مجھے اس چکر سے نکال

دیں۔ بہت پھنسا ہوا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی مسیح کیسے بنا؟

اسلم قادیانی: (نے حواس باختہ ہو کر کہا) ہم کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام اور مہدی علیہ الرضوان ایک ہیں۔

مولانا اللہ وسایا: میں یہ نہیں پوچھ رہا کہ عیسیٰ علیہ السلام اور مہدی علیہ الرضوان ایک وجود ہے یا دو؟ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ مجھے اس چکر سے نکالو اور یہ بات سمجھاؤ کہ غلام احمد قادیانی کیسے مسیح بنا؟ قرآن کہتا ہے مسیح زندہ آسمان پر ہیں۔ حدیث بھی یہی کہتی ہے کہ مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام آسمانوں پر تشریف فرما ہیں۔ قرب قیامت میں واپس تشریف لے آئیں گے۔ قادیانی کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گیا۔ جب عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے تو کیا فوت ہونے والا آئے گا؟ یا آیا ہے؟ جب فوت ہو گیا تو فوت ہونے والے نے آ کر کیا کرنا ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی نے آ کر کیا کیا ہے؟ بس اس نام والے چکر سے مجھے نکال دے؟

اسلم قادیانی: دیکھو جی! ایک بندے کے متعلق ہم کہتے ہیں شیر ہے۔ حالانکہ اس کا کان نہیں شیر کے کان کی طرح، اس کی دم بھی نہیں۔ اسی طرح ہم مثیل مسیح کہتے ہیں۔

مولانا اللہ وسایا: اسلم! پورے قرآن میں اور ذخیرۂ احادیث میں بلکہ قرآن پاک کی کسی آیت اور ذخیرہ احادیث میں سے کسی ایک حدیث میں مثیل کا لفظ دکھادے۔ بس لڑائی ختم۔ بحث ختم! میں دعویٰ سے کہتا ہوں پورے قرآن میں اور ذخیرۂ احادیث میں کہیں بھی مثیل کا لفظ نہیں اگر کوئی قادیانی دکھادے جو چور کی سزا وہی میری سزا۔

اسلم قادیانی: میں نے سنا ہے مرزا قادیانی کا دعویٰ مثیل مسیح کا ہے۔ بس!

مولانا اللہ وسایا: قادیانی دھوکہ دیتے ہیں۔ مسلمانوں سے یہ کہتے ہیں کہ وہ مسیح موعود ہے اور کبھی کہتے ہیں وہ مثیل مسیح ہے۔ وغیرہ! مرزا قادیانی نے خود ''ازالہ اوہام'' میں لکھا ہے: ''اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔''

آگے لکھتا ہے: ''میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے۔ بلکہ میری طرف سے عرصہ سات یا آٹھ سال سے برابر ہی شائع ہو رہا ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں۔'' (ازالہ اوہام ص۱۹۰، خزائن ج۳ ص۱۹۲)

اس عبارت میں مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور ساتھ ہی یہ کہا کہ: ''کم فہم لوگ مجھے مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔'' جب کہ اسی کتاب کے ٹائٹل پر لکھا ہوا موجود ہے۔ ''حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود'' ادھر یہ کہتا ہے کہ مجھے مسیح موعود خیال کرنے والے کم فہم ہیں۔ ادھر کتاب کے ٹائٹل پر ''مسیح موعود'' لکھا ہوا ہے۔ پھر مزے کی بات یہ ہے کہ اسی کتاب ''ازالہ اوہام'' میں لکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر الہام فرمایا ہے۔ جس میں فرمایا: ''وجعلناك المسيح ابن مريم'' (ازالہ اوہام ص۶۳۴، خزائن ج۳ ص۴۴۲، ص۵۷۳، خزائن ج۳ ص۴۰۹) کیا دنیا میں انصاف نام کی کوئی چیز ہے؟

اسلم قادیانی: کیا یہ عبارت ''ازالہ اوہام'' کی ہے؟ کیا اس میں اس طرح لکھا ہے؟

مولانا اللہ وسایا: قسم ہے رب کی! سچی بات ہے۔ اس میں لکھا ہے۔

اسلم قادیانی: آپ کو پتہ ہے؟ ہم کتنا چندہ دیتے ہیں؟ ہم دو تین ہزار اس لئے تو نہیں دیتے کہ ہمارا دیا ہوا رائیگاں جائے؟۔

مولانا اللہ وسایا: یہ بات کہہ کر تو مجھے پھر وہیں لے آیا جہاں سے بات شروع کی تھی۔ میں نے شروع میں تجھے کہا تھا کہ میں حق نہ سمجھ کر یہ کام نہیں کر رہا اور تو بھی اپنے کام کو حق نہ سمجھ کر نہیں کر رہا۔ نہ میرا مفاد دنیوی اس کام سے وابستہ ہے نہ تیرا مفاد دنیوی اس کام سے وابستہ ہے۔ اب سن! جتنا چندہ تم اپنی جماعت کو دیتے ہو پھر وہ جس مقصد کے لئے دیتے ہو۔ اطفال کا، لجنہ کا، خدام کا، ناصرات کا سب مجھے پتہ ہے۔ پھر وہ چندہ کہاں کہاں جا کر خرچ ہوتا ہے وہ بھی مجھے معلوم ہے۔

واقعہ

بھائی اسلم! تجھے ایک واقعہ سناتا ہوں اور یہ واقعہ مفتی سرور نے اپنی کتاب ''کشف اختلاف'' میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ مرزا غلام احمد قادیانی کے چار مرید (۱) محمد علی، (۲) مفتی صادق، (۳) سرور شاہ، (۴) خواجہ کمال، خود مرزا غلام احمد قادیانی کے زمانہ میں کہیں جا رہے تھے اور تانگے پر سوار تھے۔ بات چل پڑی کہ ہم اپنی بیویوں سے کہتے ہیں۔ صحابہؓ کی طرح فقر و فاقہ کی زندگی گذارو۔ تکلف و تصنع سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ تا کہ اپنی آمد میں سے بچا بچا کر قادیان بھیجیں۔ چنانچہ ہم ایسا ہی کرتے ہیں۔ اپنی آمد کا وافر حصہ وہاں بھیجتے ہیں۔ ادھر حال یہ ہے کہ ان کی بیویاں ٹھاٹھ باٹھ سے رہتی ہیں۔ ہمارے پیسے اور دیئے ہوئے چندے پر پلتی ہیں۔ کام نکلے کا نہیں ہو رہا۔ اب چلتے ہیں اور حضرت سے کہتے ہیں۔ ہمارے پیسے کا حساب دو۔ سرور شاہ کو آگے کیا کہ تو نے بات کرنی ہے۔ چنانچہ یہ قادیان گئے اور مرزا غلام احمد قادیانی سے بات کی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے سنتے ہی غصے میں آ گیا اور کہنے لگا میں تمہارا منشی لگا ہوا ہوں۔ پیسے کا حساب دوں۔ مجھے ایک طرف کر دو۔ پھر تمہیں دیکھتا ہوں۔ غرضیکہ بھائی اسلم! مجھے سب پتہ ہے۔ مرزا غلام احمد کہاں کہاں پیسہ خرچ کرتا تھا۔ مرزا محمود کہاں کہاں خرچ کرتا تھا۔ حکیم نور الدین، مرزا ناصر، مرزا طاہر کہاں کہاں خرچ کرتے تھے اور اب کہاں کہاں خرچ ہو رہا ہے۔ اگر اس بات کو میں نہیں جانتا تو پھر کائنات میں کوئی شخص نہیں جانتا۔ اس داستان کو تو مت چھیڑ۔ بہت طویل بھی ہے اور بھیانک بھی۔ (جاری ہے)

معدہ کی اصلاح کے لئے مجرب ☆ نظام ہضم درست کرنے کے لئے ☆ غلیظ مادوں کو خارج کرنے کے لئے

ساھیوال پھکی

طبیعت سے ثقل اور بوجھل پن دور کرنے کے لئے

بدن میں فرحت و نشاط پیدا کرنے کے لئے

حیاتِ نو کیپسول

ضائع شدہ توانائی کو بحال کرنے کے لئے

السعید ہومیو اینڈ ہربل فارمیسی دیپالپور بازار ساہیوال 0321-6950003

قادیانی مسئلہ ...... چند سوالات وشبہات کا ازالہ!

مولانا زاہدالراشدی

۶/اپریل ۲۰۱۱ء کو جہلم میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس کا اہتمام میونسپل گراؤنڈ میں کیا گیا تھا اور اس کے لئے جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام کے مہتمم عزیزم مولانا قاری محمد ابوبکر صدیق سلمہ اور ان کے رفقاء کی ٹیم نے خاصی محنت کی اور کانفرنس کی میزبانی اور انتظام کے فرائض سرانجام دیئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا، تحریک خدام اہل سنت کے امیر مولانا قاضی ظہورالحسن اظہر، اور پاکستان شریعت کونسل صوبہ پنجاب کے امیر مولانا عبدالحق خان بشیر نے جہلم اور اردگرد کے اضلاع کا دورہ کر کے علمائے کرام اور دینی کارکنوں کو توجہ دلائی اور ان سب کی محنت سے عوام کا ایک جم غفیر مغرب کی نماز کے بعد سے فجر کی اذان تک عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے علمائے کرام کے ارشادات سے مستفید ہوتا رہا۔ جبکہ خطباء میں مذکورہ حضرات اور راقم الحروف کے علاوہ مولانا مفتی کفایت اللہ، مولانا عالم طارق، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا پیر عزیزالرحمٰن ہزاروی، مولانا قاضی ارشد الحسینی، مولانا محمد ریاض خان سواتی، مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا محمد الیاس گھمن اور مولانا سعید یوسف خان بطور خاص قابل ذکر ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس حوالے سے سب اہل دین کے شکریئے کی مستحق ہے کہ ملک کے مختلف شہروں میں بڑے بڑے اجتماعات کا اہتمام کر کے اس تحریک کو عوامی سطح پر زندہ رکھے ہوئے ہے......

اس موقع پر جو معروضات پیش کیں۔ ان کا خلاصہ نذر قارئین ہے:

قادیانیت کے حوالے سے چار سوالات بڑے اہم ہیں۔ ایک سوال یہ ہے کہ کسی شخص کو نبی کہہ دینے سے آخر کیا فرق پڑ جاتا ہے؟۔ ہم بھی تو اپنے بزرگوں کو بھاری بھر کم القابات سے نوازتے ہیں جو بسا اوقات خوفناک حد تک بھاری بھر کم ہو جاتے ہیں۔ اس سوال کا ایک جواب تو وہ ہے جو علمائے کرام علمی حوالوں سے اور قرآن وسنت کی تعلیمات کی روشنی میں ایک صدی سے دیتے آرہے ہیں اور بڑے بڑے اہل علم نے اس کے لئے محنت کی ہے۔ یہ علمی اور تحقیقی جوابات اپنی جگہ درست اور ضروری ہیں۔ لیکن ایک جواب علامہ اقبالؒ نے دیا تھا جو کامن سینس میں ہے اور آج کی دنیا کے لئے زیادہ قابل فہم ہے۔ انہوں نے پنڈت جواہر لال نہرو کے ساتھ خط وکتابت میں کہا تھا کہ نبی چونکہ اللہ تعالیٰ کا براہ راست نمائندہ ہوتا ہے اور اس کی ہر بات حجت ہوتی ہے۔ اس لئے کسی کو نبی مان لینے سے وفاداری کا مرکز تبدیل ہو جاتا ہے اور پہلا نبی وفاداری کا مرکز نہیں رہتا۔

اس کی مثال میں عرض کرتا ہوں کہ جیسے ہم سب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبی اور رسول مانتے ہیں اور بحیثیت نبی اور رسول ان پر ایمان رکھتے ہیں۔ ان کی کتاب توراۃ کو بھی مانتے ہیں اور کتاب حق تصور کرتے ہیں۔ لیکن وہ ہمارا مرکز وفاداری نہیں ہیں۔ اس لئے کہ ہم ان کے بعد حضرت محمد ﷺ کو نبی اور رسول مانتے ہیں اور ہماری

تمام تر وفاداری کا مرکز انہی کی ذات گرامی ہے۔ حتیٰ کہ ہم قرآن کریم کی آیات بھی وہی مانتے ہیں جن کو حضرت محمد ﷺ نے قرآن کریم کی آیات قرار دیا ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور توراۃ کی بھی وہی باتیں مانیں گے جن کی جناب نبی کریم ﷺ کی تعلیمات میں تصدیق موجود ہے۔

اقبالؒ کا کہنا کہ چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ وہ نبی ہے۔ اس پر وحی آتی ہے اور وہ خدا کا نمائندہ ہے۔ اس لئے اس کو ماننے والوں کا مرکز وفاداری وہی ہے اور وہ قرآن وسنت کی باتوں کو اسی معنی ومفہوم میں مانتے ہیں جو مرزا غلام احمد قادیانی نے بیان کیا ہے۔ اس لئے ان کا مرکز وفاداری مرزا غلام احمد قادیانی ہے اور اس طرح قادیانی جماعت نے ملت اسلامیہ کے مرکز وفاداری کو تبدیل کرنے کی کوشش کی ہے۔ جبکہ امت مسلمہ کا مرکز وفاداری جناب نبی اکرم ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ کل بھی وہی تھے۔ آج بھی وہی ہیں اور قیامت تک وہی رہیں گے۔ وحی اور نبوت کے عنوان سے امت کا مرکز وفاداری تبدیل کرنے کی کوئی کوشش امت کے لئے قابل قبول نہیں ہے۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ قادیانی گروہ پاکستان میں ایک چھوٹی سی اقلیت ہے اور مسلمان بہت زیادہ اکثریت میں ہیں۔ اس لئے ملک کی غالب اکثریت کو ایک چھوٹی سی اقلیت سے کیا خطرہ ہوسکتا ہے؟۔ اور اس کے لئے اتنی لمبی چوڑی تگ ودو اور محنت کی آخر کیا ضرورت ہے؟۔ اس سوال کے جواب میں مرحوم ذوالفقار علی بھٹو کا حوالہ دینا چاہوں گا۔ جن کی وزارت عظمیٰ کے دور میں ملک کی منتخب پارلیمنٹ نے دستوری طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔ لیکن اس سے پہلے یہ بات سمجھ لیں کہ اقلیت جب تک اقلیت رہے کوئی خطرے کی بات نہیں ہوتی۔ لیکن کوئی اقلیت اگر سازشی ٹولے کا روپ دھارلے تو وہ کتنی ہی چھوٹی اقلیت کیوں نہ ہو۔ ملک کے لئے مسلسل خطرہ ہوتی ہے اور قوم کو اس سے خبردار کرنا اور خبردار کرتے رہنا ضروری ہوجاتا ہے۔ اس پس منظر میں مرحوم ذوالفقار علی بھٹو کی اس بات پر غور کریں جو انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہی، قادیانی گروہ پاکستان میں وہی پوزیشن حاصل کرنا چاہتا ہے جو امریکا میں یہودیوں کو حاصل ہے کہ وہاں کی کوئی پالیسی یہودیوں کی مرضی کے بغیر تشکیل نہیں ہوپاتی۔

یہودی بھی امریکا میں ایک چھوٹی سی اقلیت ہیں اور اب سے ایک صدی قبل امریکا میں ان کی ایسی ہی حیثیت تھی جو اس وقت پاکستان میں قادیانیوں کی ہے۔ مگر انہوں نے رفتہ رفتہ محنت کی اور تعلیم، سیاست، معیشت اور سائنس وٹیکنالوجی کے شعبوں میں مہارت حاصل کر کے اپنا اثر ورسوخ بڑھایا اور کم وبیش نصف صدی کی محنت سے امریکا کی صنعت وحرفت، سیاست، معیشت اور میڈیا کے میدانوں میں اپنا اثر ورسوخ اس قدر بڑھالیا کہ آج پورا امریکا ان کے کنٹرول میں ہے اور امریکا کا کوئی طاقت ور ترین صدر بھی یہودیوں کی منشا کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھا سکتا۔ بلکہ امریکا پر کنٹرول حاصل کر کے اس کے ذریعے یہودی پوری دنیا پر حکمرانی کر رہے ہیں۔ پاکستان کے قیام کے بعد یہاں بھی قادیانیوں کا رخ اسی جانب تھا۔ جسے تحریک ختم نبوت کے ہزاروں کارکنوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ دے کر بریک لگادی۔ مرحوم ذوالفقار علی بھٹو نے بھی اس خطرے کی بو سونگھ لی اور قوم کے مطالبے کو تسلیم کرتے ہوئے اس کا راستہ روک دیا۔ قادیانیوں کا ایجنڈا آج بھی یہی ہے۔ جس کے لئے انہیں عالمی استعمار کی مکمل پشت پناہی حاصل ہے۔ اس لئے اس محاذ پر خبردار رہنا اور قوم کو خبردار کرتے رہنا ہم سب کی دینی وقومی ذمہ داری ہے۔

تیسرا سوال میں اپنے حکمرانوں سے کررہا ہوں کہ انہیں آج کل اپنی رٹ قائم رکھنے کا مسئلہ درپیش ہے اوروہ اس کے لئے بہت کچھ کررہے ہیں۔ میں اس کی تفصیلات میں نہیں جاتا۔ مگر میرا سوال یہ ہے کہ قادیانیوں نے گزشتہ تین عشروں سے ملک کی منتخب پارلیمنٹ کے متفقہ دستوری فیصلے کو مسترد کررکھا ہے۔ وہ اپنے بارے میں دستور وقانون کو ماننے سے انکاری ہیں اور تین عشروں سے ملک کے اندر اور باہر عالمی سطح پر دستور وقانون کی ان شقوں کے خلاف مہم جاری رکھے ہوئے ہیں اور ان کی حدود میں ملک کا قانون بے اثر ہوکر رہ جاتا ہے۔ کیا یہ ساری صورت حال ہمارے حکمرانوں کے نزدیک حکومتی رٹ کے لئے چیلنج نہیں ہے؟ اوراس گروہ کی کھلی بغاوت کو روکنے کے لئے وہ کون سے اقدامات کررہے ہیں؟۔

میرا چوتھا سوال عوام سے ہے۔ علمائے کرام سے ہے۔ دینی کارکنوں سے ہے اور محب وطن شہریوں سے ہے کہ کیا قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد ہماری جدوجہد مکمل ہوگئی ہے؟۔ ہم بڑی خوش فہم قوم ہیں۔ ایک مورچہ جیتنے کے بعد مکمل فتح کا بگل بجادیتے ہیں اور چین کی نیند سوجاتے ہیں۔ ابھی ہم نے تحفظ ناموس رسالت میں ایک کامیابی حاصل کی ہے کہ دینی حلقوں کی طرف سے اتحاد کے بھرپور مظاہرے اور عوام کے سڑکوں پر آجانے کی وجہ سے حکومت نے اعلان کردیا کہ وہ تحفظ ناموس رسالت کے قانون میں کوئی تبدیلی نہیں کررہی۔ اس لئے کامیابی پر پوری قوم مبارک باد کی مستحق ہے۔ لیکن یہ کامیابی مکمل کامیابی نہیں ہے۔ اس لئے کہ جدوجہد ابھی جاری ہے۔ میں اس کی مثال یوں دوں گا کہ ہم نے ایک اچھی وکٹ حاصل کرلی ہے۔ لیکن میچ ابھی جاری ہے۔ اس لئے کہ قوم کا یہ فیصلہ قبول کرنے سے مغربی ملکوں نے انکار کردیا ہے اور اس فیصلے کے بعد بھی یورپی پارلیمنٹ اور امریکی کانگریس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ پاکستان میں تحفظ ناموس رسالت اور تحفظ ختم نبوت کے قوانین کو ختم کردیا جائے۔

اس کا مطلب واضح ہے کہ وہ اس سلسلے میں پاکستانی عوام اور حکومت کے فیصلے کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں اور ہر قیمت پر اپنا فیصلہ ہم پر مسلط کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے تحریک ابھی جاری ہے اور بڑے لمبے عرصے تک جاری رہے گی۔ عالمی استعمار ہمارے دستور سے نہ صرف ان دو قوانین کو ختم کرانا چاہتا ہے۔ بلکہ قرارداد مقاصد کو ختم کرانا چاہتا ہے۔ اسلامی دفعات کو ختم کرانا چاہتا ہے اور سرے سے پاکستان کی اسلامی نظریاتی شناخت کو ختم کراکراسے ایک سیکولر ریاست میں تبدیل کردینا چاہتا ہے۔ اس لئے ہمیں اچھی طرح یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ جب تک عالمی استعمار کا ایجنڈا باقی ہے۔ ہماری جدوجہد بھی جاری رہے گی اور اس کے لئے ہم کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمت عطا فرمائیں۔ آمین! (بشکریہ روزنامہ اسلام ملتان، مورخہ ۱۱؍اپریل ۲۰۱۱ء)

ختم قرآن

مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں قاری عبیدالرحمٰن کی کلاس میں ایک بچے حافظ محمد عبداللہ بن جناب غلام اللہ نے قرآن پاک ختم کیا۔ اختتامی دعا مولانا غلام مصطفیٰ نے کرائی اور مدرسہ کے اساتذہ اور چنیوٹ کے تبلیغی مرکز کے ذمہ داران نے خصوصی طور پر شرکت کی۔

قادیانیوں کے بارے میں چند قابل غور امور!

مولانا قاری محمد حنیف جالندھری

موجودہ دور فتنوں کا دور ہے۔اس دور میں دین اسلام،امت مسلمہ اور خود وطن عزیز پاکستان گوناگوں فتنوں کے نرغے اور سازشوں کے بھنور میں ہے۔ہم میں سے ہر ایک کا فرض بنتا ہے کہ دین اسلام کو ہر قسم کے فتنوں سے بچانے کی سعی کی جائے،امت مسلمہ کو خبردار اور بیدار رکھنے کا عمل مسلسل جاری رکھا جائے اور بالخصوص وطن عزیز پاکستان کو انتشار وخلفشار اور عدم استحکام سے بچانے کے لئے مسلسل ''لوگو! جاگتے رہنا'' کی صدائیں لگائی جاتی رہیں۔الحمد للہ اس سلسلے میں مختلف محاذوں پر،مختلف انداز سے محنت وکوشش جاری ہے بالخصوص عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور دیگر جماعتیں ''فتنہ قادیانیت'' کے حوالے سے شعور اجاگر کرنے اور عوام الناس کو باخبر رکھنے کے لیے مسلسل سرگرم عمل ہیں۔فتنہ قادیانیت ایک ایسا فتنہ ہے جو نہ صرف یہ کہ دین اسلام بلکہ امت مسلمہ اور بالخصوص وطن عزیز کیلئے انتہائی خطرناک اور نقصان دہ ہے بالخصوص موجودہ دور میں جس طرح قادیانی گروہ مختلف بہروپ اختیار کر کے اور شکلیں بدل بدل کر عقیدہ ختم نبوت،ناموس رسالت،دین اسلام پر حملہ آور ہو رہا ہے اور مسلمانوں کے اسلامی تشخص کو مٹا دینے اور پاکستان کو اکھنڈ بھارت میں تبدیل کرنے کے لیے جس قسم کی تگ ودو میں مصروف عمل ہے ایسے حالات میں اس فتنے سے کچھ زیادہ ہی خبردار رہنے کی ضرورت ہے اسی ضرورت کا ادراک کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ملک کے مختلف علاقوں میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ان عظیم الشان اجتماعات اور دیگر فورمز پر ہم عوام الناس،ارباب اختیار،قومی سلامتی کے اداروں،عالمی برادری،سیاستدانوں اور خود قادیانی گروہ کے نام جو قابلِ غور پیغام دینے کی کوشش کرتے ہیں وہ تحریراً بھی پیش خدمت ہے تاکہ ان امور پر ٹھنڈے دل ودماغ سے غور کیا جا سکے۔

☆......سب سے پہلی بات قادیانیوں سے متعلق ہے۔قادیانیوں میں دو طرح کے طبقات ہیں۔ایک طبقہ تو وہ ہے جو مفادات کا اسیر ہے اور اغراض کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔یہ طبقہ حق وباطل کی تمیز کیے بغیر محض اپنی ضروریات،مفادات،خاندانی پس منظر اور اس سے ملے جلے دیگر عوامل کی بنا پر قادیانیت کے علاوہ کسی اور پہلو پر غور کرنے کے لئے تیار ہی نہیں۔اس گروہ کو بھی دین اسلام کی دعوت دینا ہمارا فرض ہے لیکن تجربہ اس بات پر شاہد ہے کہ ایسے لوگوں کے قبول حق کے امکانات بہت کم ہوتے ہیں اس لیے ان کے لیے دعا ہی کی جا سکتی ہے تاہم قادیانیوں میں بہت سے ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو سادہ لوح ہونے کے باعث قادیانیوں کے دام ہم رنگ زمین میں آجاتے ہیں۔ایسے لوگ شاطر قادیانیوں کے جھانسے میں آ کر غلط راستے کا انتخاب کرتے ہیں لیکن اگر ان پر محنت کی جائے اور انہیں دعوت اسلام دی جائے تو وہ یقیناً حق قبول کرنے کے لیے آمادہ ہو جاتے ہیں اس لیے ہم ہر فورم پر خود بھی قادیانیوں کو دعوت اسلام پیش کرتے ہیں اور دیگر علماء کرام اور بالخصوص تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر جدوجہد

کرنے والے حضرات سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ ایسے لوگوں کو ضرور دعوتِ اسلام دیں اور ان کے قبول حق کے لئے مسلسل محنت جاری رکھیں۔ایسی بہت سے قادیانیوں کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں جنھیں اللہ رب العزت نے قبول حق کی توفیق عطا فرمائی ہے۔اس لیے اس معاملے میں ناامید اور مایوس نہیں ہونا چاہیے۔

☆......دوسری بات یہ ہے کہ اس وقت قادیانیوں کے حوالے سے یہ بات بہت شدومد کے ساتھ اُٹھائی جارہی ہے کہ قادیانیوں کے ساتھ ناانصافی ہوتی ہے اور انہیں اقلیتوں کے لیے مختص حقوق حاصل نہیں اس سلسلے میں عرض ہے کہ قادیانیوں اور دیگر اقلیتوں میں ایک بنیادی فرق ہے اور وہ یہ کہ قادیانی خود کو اقلیت ماننے کیلئے تیارہی نہیں۔پہلی بات تو یہ کہ قادیانیوں کو پاکستان میں نہ صرف یہ اقلیتوں والے مکمل حقوق حاصل ہیں بلکہ وہ مسلمان اکثریت کے حقوق تلف کر کے کلیدی اسامیوں سمیت دیگر مفادات سمیٹنے میں لگے ہوئے ہیں اور اگر تھوڑی دیر کے لیے یہ مفروضہ تسلیم بھی کرلیا جائے کہ واقعتہً قادیانیوں کو اقلیتوں والے حقوق حاصل نہیں تب بھی اس معاملے کے ذمہ دار خود قادیانی ہیں انہیں چاہیے کہ وہ پہلے خود کو اقلیت تسلیم کریں اس کے بعد وہ کسی بھی قسم کا دعویٰ کرنے میں حق بجانب ہوں گے۔

☆......تیسری بات یہ ہے کہ قادیانیوں کی آئینی اور قانونی حیثیت کا تعین خود آئین پاکستان میں کردیا گیا ہے اور پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ نے طویل غوروخوض اور بحث مباحثے کے بعد قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے اور پھر خود ریاست کی طرف سے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا گیا اس لئے اب ریاست اور ریاستی اداروں کو چاہئے کہ وہ قادیانیوں کو ملکی آئین اور قانون کا پابند بنائیں اور اپنی علیحدہ شناخت کا اظہار کرنے پر مجبور کریں،ان کی ارتدادی اور ملک دشمن سرگرمیوں کا نوٹس لیں۔قادیانیوں کے معاملے کو صرف تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والی جماعتوں کے سپرد کر کے دیگر تمام جماعتوں،شخصیات،طبقات اور خود ریاست اور ریاستی اداروں کا خاموش تماشائی بن جانا انتہائی افسوسناک بلکہ مضحکہ خیز ہے۔آئین پاکستان کی رو سے اس معاملے کی سنگینی اور حساسیت کو جب تک حکومت اور ریاستی ادارے نہیں محسوس کریں گے اس وقت تک یہ مسئلہ حل نہیں ہو پائے گا۔

☆......چوتھا قابل غور پہلو یہ ہے کہ قادیانیوں کا ماضی اور ان کی حالیہ سرگرمیاں،ان کے بیانات، خیالات اور لٹریچر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے کبھی بھی پاکستان کو صدق دل سے قبول نہیں کیا۔مرزا غلام احمد قادیانی کی جنم بھومی ''قادیان'' کو ہندوستان کا حصہ بنائے رکھنے کے لیے انہوں نے ضلع گورداسپور کو بھی ہندوؤں کی جھولی میں ڈال دیا جس کے نتیجے میں مسئلہ کشمیر نے جنم لیا اور کشمیری مسلمان برسہا برس سے قادیانیوں کی طرف سے لگائے گئے زخم سہنے پر مجبور ہیں۔قادیانی لیڈروں نے قیام پاکستان کے وقت یہاں تک کہہ دیا تھا کہ یہ عارضی تقسیم ہے اور ایک وقت آئے گا جب پاکستان اور ہندوستان دونوں دوبارہ ایک ہوجائیں گے۔یہی وجہ ہے کہ اکھنڈ بھارت یعنی گریٹر ہندوستان نہ صرف یہ کہ قادیانیوں کا دیرینہ خواب ہے بلکہ ان کا مذہبی عقیدہ بھی ہے۔اسی عقیدے کی بنا پر وہ آج بھی پاکستان میں اپنے مردے امانتاً دفن کرتے ہیں اور ان کی تمام سیاسی جدوجہد پاکستانی مفاد میں نہیں بلکہ ہندوستانی مفاد کے محور میں گردش کرتی ہے۔اس پس منظر کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر موجودہ دور

میں قادیانیوں کے بیانات، تحریروں، تقریروں اور گفتگو کا جائزہ لیا جائے اور بالخصوص ان کی سرگرمیوں کی مانیٹرنگ کی جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ وہ مسلسل ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہیں، حکیم الامت علامہ اقبالؒ نے بالکل بجا فرمایا تھا کہ ”قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں“ اس لیے قومی سلامتی کے اداروں کو چاہیے کہ اس گروہ پر بطور خاص نظر رکھیں اور ان کے شرور وفتن سے ملک وملت کو محفوظ رکھنے کی فکر کریں۔

☆...... پانچویں بات بات عالمی برادری سے متعلق ہے۔ عالمی برادری کو اس وقت ہم دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں ایک تو عمومی عالمی برادری ہے اور دوسری استعماری قوتیں ہیں جہاں تک استعماری قوتوں کا تعلق ہے تو وہ سوچے سمجھے منصوبے کے تحت قادیانیوں کو سر آنکھوں پر بٹھاتی اور ان کی بھرپور مالی، معاشی، عسکری اور اخلاقی سرپرستی کرتی ہیں بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے اعتراف کے مطابق قادیانی گروہ ہے ہی انگریزوں کا خودکاشتہ پودا بلکہ اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ یہ استعماری قوتوں کی طرف سے امت مسلمہ کے سینے میں گاڑھا گیا وہ دودھاری خنجر ہے جس نے مسلمانوں کو لہولہان کر رکھا ہے۔ اس لئے ان استعماری قوتوں سے تو بہر حال کسی منصف مزاجی کی توقع نہیں کی جاسکتی تاہم ان کے علاوہ جو دیگر عالمی برادری ہے اسے چاہیے کہ وہ قادیانیوں کے ساتھ مسلمانوں کی حیثیت سے معاملات ومعاہدات نہ کرے بلکہ امت مسلمہ کے اجماع، اسلامی ممالک کے قانون ساز اداروں، عدالتوں اور خود بعض غیر مسلم عدالتوں کے فیصلوں کی روشنی میں انہیں غیر مسلم اقلیت ڈکلیئر کرنے کے بعد ان کے ساتھ غیر مسلموں کی حیثیت سے معاملات کیے جائیں۔

☆...... چھٹی بات یہ ہے کہ اس وقت دنیا میں حقوق کا بہت ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہے لیکن عجیب بات یہ ہے کہ قادیانیوں کی طرف سے مسلسل مسلمانوں کے حقوق غصب کرنے پر نہ صرف یہ کہ ہر کسی کے لبوں پر مہر سکوت ثبت ہے بلکہ الٹا قادیانی پروپیگنڈے کے بل بوتے پر دنیا کو یہ باور کروانے میں کامیاب ہوگئے ہیں کہ وہ مظلوم ہیں حالانکہ درحقیقت قادیانی وہ ظالم ہیں جو مسلمانوں کا مذہبی تشخص مجروح کرنے، اسلام اور کفر کے مابین امتیازی لکیروں کو مٹانے اور دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے میں مصروف ہیں۔ ایک ایسے وقت میں جب کسی چھوٹے سے چھوٹے برانڈ کیلئے بھی کاپی رائٹس موجود ہیں ایسے میں دین اسلام جیسے آفاقی مذہب اور پوری امت مسلمہ کے ساتھ دجل وفریب اور جعل سازی کا ارتکاب کرنے والے قادیانیوں کے معاملے میں دوہرا معیار انتہائی افسوسناک ہے، دنیا کو چاہیے کہ قادیانیوں کے ہاتھوں مسلمانوں کی اس مسلسل حق تلفی کا نوٹس لے اور قادیانی دھوکے اور پروپیگنڈے کا شکار نہ ہو۔

☆...... ساتویں بات یہ ہے کہ قادیانی اور لبرل انتہا پسند مسلسل یہ واویلا کرتے چلے آرہے ہیں کہ ۱۹۷۴ء میں پاکستانی پارلیمنٹ کا فیصلہ اور اسی کی دہائی میں جاری کیا جانے والا امتناع قادیانیت آرڈیننس قادیانیوں کی حق تلفی اور ان کے ساتھ زیادتی کے مترادف ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ قرآن وسنت اور شریعت کی رو سے قادیانیوں کے بارے میں حقیقی فیصلہ ان دونوں مواقع پر نہیں ہو پایا بلکہ مجبوری، تحت ایک عبوری فیصلہ تسلیم کیا گیا۔ اصل میں تو یہ فیصلہ ہونا چاہئے تھا کہ ارتداد کی شرعی سزا یعنی سزائے موت نافذ کی جاتی لیکن ایسا نہ ہوسکا اور اس کے نتیجے میں آج بھی قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیاں جاری ہیں۔ وہ کسی کو شادی کا جھانسہ دے کر، کسی کو بیرون ملک بھجوانے کا لالچ دے

کر، کسی کو مفادات کے سبز باغ دکھا کر ارتداد کی اندھی گہری کھائیوں میں گرا دیتے ہیں اس لیے اب ضرورت اس اَمر کی ہے کہ ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی طرح ارتداد کی شرعی سزا کے لیے بھی ایک باقاعدہ تحریک چلائی جائے۔ میرے خیال میں پاکستان پیپلز پارٹی کا دورِ اقتدار اس حوالے سے موزوں رہے گا کیونکہ اسی پارٹی کے دورِ اقتدار میں قادیانیوں کی مذہبی اور آئینی حیثیت کا تعین کیا گیا۔ اب اس پارٹی سے وابستہ حضرات اگر اپنے شہید قائدؒ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ارتداد کی شرعی سزا نافذ کر دیں تو بہت بڑے فتنے اور فساد کا باب ہمیشہ کے لیے بند ہو جائے گا۔

☆...... آٹھویں بات ان سیاستدانوں سے متعلق ہے جو قادیانیت اور ختم نبوت کے اہم ترین معاملے میں بھی گومگو کی کیفیت میں ہیں بلکہ بعض سیاسی جماعتیں تو بہت کھل کر قادیانیوں کی طرف داری کا مظاہرہ کرتی ہیں حالیہ دنوں میں ایک لسانی سیاسی جماعت نے پنجاب میں آمد کے لیے قادیانی بیساکھیاں استعمال کرنے کی کوشش کی جو انتہائی افسوسناک امر ہے۔ یہ سیاست دان قادیانیت کے نازک ترین معاملے کو بھی سیاست کی نظر سے دیکھتے ہیں، ان میں سے بعض لوگ کبھی قادیانیوں کو اپنا بھائی قرار دیتے ہیں اور کبھی ناموس رسالت ﷺ جیسے اہم ترین معاملے سے محض امریکی ناراضگی کے ڈر سے نہ صرف کنارہ کشی اختیار کر لیتے ہیں بلکہ اس معاملے سے میں بالکل ہی چپ سادھ لیتے ہیں انہیں چاہئے کہ وہ اس معاملے کی سنگینی کا بھی ادراک کریں اور اس کی نزاکتوں کا بھی، وہ قادیانیوں اور دوسرے کافروں کے درمیان فرق کو سمجھیں اور اسلام اور ملک کے غداروں کو اپنا بھائی بنانے اور ان کی غیر ضروری حمایت و وکالت سے گریز کریں۔

☆...... نویں بات عوام الناس سے متعلق ہے۔ تمام غیور اہل ایمان کو چاہیے کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت سے خود بھی آگاہ رہیں اور دوسروں میں بھی اس حوالے سے شعور اجاگر کریں بالخصوص نئی نسل کو اس اہم ترین معاملے کی باریکیوں سے روشناس کروائیں۔ قادیانی سازشوں اور شرارتوں سے خود بھی خبردار رہیں اور دوسروں کو بھی بیدار رکھیں اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے تعاقب کو اپنا دینی، ایمانی اور ملی فریضہ سمجھ کر سرانجام دیں۔

☆...... دسویں اور آخری بات ...... صدر پاکستان آصف علی زرداری جنہوں نے اٹھارہویں ترمیم کے موقع پر اپنے بہت سے اختیارات وزیراعظم کو منتقل کر دیئے انہیں چاہئے کہ گستاخ رسول کی سزا کی معافی کا جو اختیار ان کے پاس ہے قرآن وسنت کی روشنی میں وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں، رضا کارانہ طور پر وہ اس اختیار سے دستبرداری کا اعلان کر دیں۔ اگر وہ اس کی ہمت کر لیتے ہیں تو انشا اللہ وہ دنیا اور آخرت میں کامیابیوں اور کامرانیوں سے ہمکنار ہو جائیں گے۔ (بشکریہ روزنامہ اسلام ملتان، مورخہ ۱۴؍اپریل ۲۰۱۱ء)

مرحومین کے لئے دعاء مغفرت

العصر تعلیمی مرکز پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مہتمم حضرت مولانا مفتی محمد شیراز کی والدہ محترمہ مورخہ ۱۲؍فروری بروز ہفتہ کو انتقال کر گئیں۔ جامعہ احیاء العلوم ماموں کانجن کے مہتمم میاں محمود یوسف کی والدہ محترمہ مورخہ ۱۸؍فروری بروز جمعۃ المبارک کو انتقال فرما گئیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرحومین مغفورین کے ورثاء کے غم میں برابر کی شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کے درجات کو بلند فرمائے۔ آمین!

مرزائیت کے ماخذ اور اصول مذہب!

قسط نمبر:۸

مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوریؒ

بہرحال مرزا غلام احمد قادیانی نے بہاء اللہ کے بیانات ودعاوی سے جو اکتساب کیا وہ ذیل میں ملاحظہ ہو:

بہاء اللہ	مرزا غلام احمد قادیانی
اگر کوئی شخص خدا پر افتراء باندھے کسی اپنے کلام کو اس کی طرف منسوب کرے تو خدائے تعالیٰ اس کو جلد پکڑتا اور ہلاک کر دیتا ہے اور مہلت نہیں دیتا اور اس کے کلام کو زائل کر دیتا ہے۔ چنانچہ سورۂ مبارکہ حاقہ میں فرماتا ہے۔’’ولو تقول علینا بعض الاتاویل لاخذنا منه باليمين ثم لقطعنا منه الوتين ‘‘اور اگر یہ پیغمبر ہماری طرف جھوٹی باتیں منسوب کرتے تو ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑتے پھر ان کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔	’’میرے دعویٰ الہام پر تیئیس سال گذر گئے اور مفتری کو اس قدر مہلت نہیں دی جاتی۔ چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔’’ولو تقول علینا بعض الاتاویل لاخذنا منه باليمين ثم لقطعنا منه الوتين ‘‘پھر کیا یہی خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ ایسے کذاب بیباک مفتری کو جلد نہ پکڑے۔ یہاں تک کہ اس افتراء پر تیئیس سال سے زیادہ عرصہ گذر جائے۔ توریت اور قرآن دونوں گواہی دے رہے ہیں کہ خدا پر افتراء کرنے والا جلد تباہ ہوجاتا ہے۔‘‘ (اربعین نمبر۴ ص۱تا۷، خزائن ج۱۷ ص۴۳۰، انجام آتھم)
حضرت بہاء اللہ نے علمائے آخرالزمان کے متعلق فرمایا ہے۔’’شر تحت ادیم السماء منهم خرجت الفتنة واليهم تعود ‘‘علماء آسمان کے نیچے سب سے برے لوگ ہیں۔ انہی سے فتنے اٹھے اور انہی کی طرف عود کریں گے۔ (مقالہ سیاح ص۱۳۳، ۱۷۱)	مرزا قادیانی نے لکھا کہ حدیث میں ہے کہ اس زمانہ کے مولوی اور محدث اور فقیہ ان تمام لوگوں سے بدتر ہوں گے جو روئے زمین پر رہتے ہوں گے۔ (تبلیغ رسالت ج۲ ص۱۳۱، مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۳۵۳)’’اے بدذات فرقہ مولویان۔‘‘ (انجام آتھم ص۲۱ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۲۱)
خدا کے مظہر برابر آتے رہیں گے۔ کیونکہ فیض الٰہی کبھی معطل نہیں رہا اور نہ رہے گا۔ (مقدمہ نقطۃ الکاف) قرآن پاک کی آیۃ’’یابنی ادم اما یاتینکم رسول منکم یقصون علیکم ایاتی ‘‘میں صراحۃً مستقبل کی خبر دی ہے۔ کیونکہ لفظ یاتینکم کو نون تاکید سے مؤکد کیا ہے اور فرمایا کہ تمہارے پاس ضرور رسول آتے رہیں گے۔ (کتاب الفرائد ص۳۱۴)	سورۂ اعراف میں فرمایا ہے۔’’یابنی ادم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم ایاتی ‘‘اے بنی آدم تمہارے پاس ضرور رسول آتے رہیں گے۔ یہ آیۃ آنحضرت پر نازل ہوئی۔ اس میں تمام انسانوں کو مخاطب کیا گیا ہے۔ یہاں یہ نہیں لکھا کہ ہم نے گذشتہ زمانہ میں یہ کہا تھا۔ سب جگہ آنحضرت اور آپ کے بعد کے زمانہ کے لوگ مخاطب ہیں۔ غرض

	یا تینکم کا لفظ استمرار پر دلالت کرتا ہے۔
"وبالآخرۃ ھم یوقنون "یعنی اس وحی پر بھی یقین رکھتے ہیں جو اخیر زمانہ میں نازل ہوگی۔ (بحر العرفان ص ۱۴۱)	"وبالآخرۃ ھم یوقنون "اس وحی پر بھی یقین رکھتے ہیں جو آخری زمانہ میں مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر نازل ہوگی۔" (سیرۃ المہدی ج۲ ص ۱۸۲)
صحیح بخاری کی حدیث میں ہے۔"ویضع الحرب" یعنی مسیح آ کر جہاد کو برطرف کر دے گا۔ (عمدۃ التنقیح ص ۸۸) بہاء اللہ کے مرید جہاد کے قائل نہیں اور نہ کسی غازی مہدی پر ایمان رکھتے ہیں۔ (الحکم ۳۱ رمئی ۱۹۰۵ء ص ۵) بہاء اللہ نے قتل کو حرام لکھا ہے۔ (حضرت بہاء اللہ کی تعلیمات ص ۲۲) بہاء اللہ نے لکھا ہے اے اہل توحید کمر ہمت مضبوط باندھ کر کوشش کرو کہ مذہبی لڑائی (جہاد) دنیا سے محو ہو جائے۔ حباً للہ اور بندگان خدا پر رحم کر کے اس امر خطیر پر قیام کرو اور اس نار عالم سوز سے خلق خدا کو نجات دو۔ (مقالہ سیاح ص ۹۴)	اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال اب آ گیا مسیح جو دیں کا امام ہے دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۶، ۲۷، خزائن ج ۱۷ ص ۷۷، ۷۸) "میں کسی خونی مہدی اور خونی مسیح کے آنے کا منتظر نہیں۔" (مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۱۲۳)
"لوکان الایمان معلقاً بالثریا" والی حدیث صاف طور پر حضرت بہاء اللہ کے متعلق ہے۔ کیونکہ وہ ایران کے دارالسلطنت طہران کے قریب ایک موضع میں جس کا نام نور ہے پیدا ہوئے۔ موضع نور میں ایران کے کیانی بادشاہوں کی نسل میں ایک خاندان آباد تھا۔ بہاء اللہ اسی خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ (کوکب ہند)	میرا ایک الہام ہے۔"خذوا التوحید التوحید یا ابناء الفارس "توحید کو پکڑو توحید کو پکڑو اے فارس کے بیٹو۔ دوسرا الہام یہ ہے۔"لوکان الایمان معلقاً بالثریا لناله رجل من فارس "اگر ایمان ثریا سے بھی معلق ہوتا تو یہ مرد جو فارسی الاصل ہے (مرزا قادیانی) اس کو وہیں جا کر لے لیتا۔" (کتاب البریہ ص ۱۴۴، ۱۴۵، خزائن ج ۱۳ ص ۱۶۲، ۱۶۳)

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے اعوان پر نیچریت کا رنگ

جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی مہدویت اور بابیت کی نالیوں سے سیراب ہوتا رہا تھا۔ اسی طرح اس

نے نیچریت کے گھاٹ سے بھی دہریت کی پیاس بجھائی تھی۔ نیچری مذہب کے بانی سرسید احمد خان علی گڑھی تھے۔ یہ مذہب آج کل ہندوستان میں بالکل ناپید ہے۔ اس کے اکثر پیرو تو مرزائیت میں مدغم ہوگئے اور جو بچے وہ ۱۹۱۲ء،۱۹۱۳ء کی جنگ بلقان کے بعد از سرنو اسلامی برادری میں داخل ہوگئے۔ نیچری مذہب بالکل دہریت سے ہمکنار تھا۔ مغیبات کا انکار اس مذہب کا اولین اصول تھا۔ وہ عقائد جو اہل اسلام کو مشرکین سے ممیز کرتے ہیں اور جن میں یہود ونصاریٰ بھی مسلمانوں سے متفق ہیں۔ مثلاً وحی، ملائکہ، نبوت، جنت ونار، حشر ونشر، معجزات وغیرہم نیچریوں کو قطعاً تسلیم نہ تھے۔ سرسید احمد خاں نے تفسیر القرآن کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی جس میں اسلامی تعلیمات کو موڑ توڑ کر یہ کوشش کی تھی کہ اسلام کے ہر عقیدہ واصول کو الحاد دہریت کی قامت پر راست لایا جائے۔ سید احمد خاں نے نبوت اور وحی کو ایک ملکہ قرار دیا۔

چنانچہ لکھا کہ لوہار بھی اپنے فن کا پیغمبر ہے۔ شاعر بھی اپنے فن کا امام یا پیغمبر ہوسکتا ہے۔ ایک طبیب بھی فن طب کا امام یا پیغمبر ہوسکتا ہے اور جس شخص میں اخلاق انسانی کی تعلیم وتربیت کا ملکہ بمقتضاء اس کی فطرت کے خدا سے عنایت ہوتا ہے وہ پیغمبر کہلاتا ہے۔ خدا اور پیغمبر میں بجز اس ملکہ کے جس کو زبان شرع میں جبریل کہتے ہیں اور کوئی ایلچی پیغام پہنچانے والا نہیں ہوتا۔ اس کا دل ہی وہ ایلچی ہوتا ہے جو خدا کے پاس پیغام لے جاتا ہے اور خدا کا پیغام لے کر آتا ہے۔ خود اسی کے دل سے فوارہ کی مانند وحی اٹھتی ہے اور خود اسی پر نازل ہوتی ہے۔ (تفسیر احمدی ج۱ص۲۴) جن فرشتوں کا قرآن میں ذکر ہے ان کا کوئی اصل وجود نہیں ہوسکتا۔ بلکہ خدا کی بے انتہاء قدرتوں کے ظہور کو اور ان قویٰ کو جو خدا نے اپنی تمام مخلوق میں مختلف قسم کے پیدا کئے ہیں۔ ملک یا ملائکہ کہا ہے۔ جن میں سے ایک شیطان یا ابلیس بھی ہے۔ (تفسیر احمدی ج۱ص۴۲) نبوت بطور ایک ایسے منصب کے نہیں ہے جیسے کہ کوئی بادشاہ کسی کو کوئی منصب دے دیتا ہے۔ بلکہ نبوت ایک فطری امر ہے اور جس کی فطرت میں خدا نے ملکۂ نبوت رکھا ہے۔ وہی نبی ہوتا ہے۔ (تفسیر احمدی ج۳ص۴۹) مرزاغلام احمد قادیانی بھی سرسید احمد خاں سے استفادہ کرتا رہتا تھا اور میرا خیال ہے کہ ان کے باہم خط وکتابت بھی جاری تھی۔

میاں بشیر احمد ایم اے بن مرزاغلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ مراد بیگ جالندھری نے مرزاقادیانی سے بیان کیا کہ سرسید احمد خان نے توراۃ وانجیل کی تفسیر لکھی ہے۔ آپ ان سے خط وکتابت کریں۔ آپ پادریوں سے مباحثہ کرنا بہت پسند کرتے ہیں۔ اس معاملہ میں آپ کو ان سے بہت مدد ملے گی۔ چنانچہ مرزاقادیانی نے سرسید کو عربی میں خط لکھا۔ (سیرۃ المہدی ج۱ص۱۳۸) مرزاغلام احمد قادیانی نے مرزائیت کا ڈھونگ رچانے کے بعد بجز ان عقائد کے جن کے بغیر تقدس کی دکانداری کسی طرح چل نہیں سکتی تھی۔ تمام نیچری اصول کو بحال رکھا۔ میاں محمد علی امیر جماعت مرزائیہ لاہور نے مرزائیت کو نیچریت سے ممیز کرنے کی کوشش کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ ’’عیسائی مؤرخین نے احمدیت کو اسلام پر یورپین خیالات کے اثر کا نتیجہ قرار دیا ہے۔ مگر ہندوستان کی تاریخ حاضرہ میں ہم کو دو الگ الگ تحریکات نظر آتی ہیں۔ یعنی ایک وہ تحریک جس کا تعلق سرسید احمد خاں سے ہے اور دوسری وہ تحریک جس کا تعلق مرزاغلام احمد قادیانی سے ہے۔ جہاں تک سرسید کے مذہبی خیالات کا سوال ہے اور جن کو تحقیر کے رنگ میں نیچریت

کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ان دونوں تحریکوں میں ایک بین فرق نظر آتا ہے۔ سرسید نے بھی اسلام کے مسائل کو معقولی (یعنی عقلی) رنگ میں حل کرنے کی کوشش کی اور مرزا قادیانی نے بھی ان مسائل کا معقولی رنگ ہی پیش کیا ہے۔ مگر سرسید کی مذہبی تحریک نے یورپین خیالات کی غلامی کا رنگ اختیار کر لیا اور مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریک یورپ کو اسلام کے ماتحت لانے کے لئے تھی۔'' (تحریک احمدیت ص۲۱۱) مگر مرزا کی تحریک یورپ کو اسلام کے ماتحت کہاں تک لے آئی؟ اس کی تائید ان پچاس الماریوں سے ہوسکتی ہے جو مرزا قادیانی نے اپنے یورپی حکام کی خوشامد میں تالیف کیں۔

میر عباس علی لدھیانوی نے جو مرزائیت کے سب سے پہلے غاشیہ بردار تھے۔ مرزائیت اور نیچریت کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا تھا۔ ''اس وقت جو فیصلہ میری طبیعت نے کیا ہے وہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی صاف اور قطعی طور پر نیچری ہیں۔ معجزات انبیاء وکرامات اولیاء سے مطلق انکار رکھتے ہیں۔ معجزات اور کرامات کو مسمریزم، قیافہ، قواعد طب یا دستکاری پر مبنی جانتے ہیں۔ ان کے نزدیک خرق عادت جس کو سب اہل اسلام خصوصاً اہل تصوف نے مانا ہے کوئی چیز نہیں۔ سید احمد خاں اور مرزا غلام احمد قادیانی کی نیچریت میں بجز اس کے اور کوئی فرق نہیں کہ وہ بلباس جاکٹ وپتلون ہیں اور یہ بلباس جبہ ودستار (اشاعۃ السنہ) چونکہ سرسید نے اپنے الحاد وزندقہ کی دکان کو خوب آراستہ کر رکھا تھا۔ اس لئے نہ صرف خود مرزا قادیانی کا بلکہ اس کے پیروؤں کا بھی یہ معمول تھا کہ ان ملحدانہ عقائد کی تشریحات کو جو مرزا قادیانی نے سرسید سے لئے تھے سرسید کی کتابوں سے نقل کر کے اپنا لیا کرتے تھے اور اس خوف سے کہ لوگ نیچریت سے مطعون نہ کریں۔ ان مضامین کو سرسید کی طرف منسوب کرنے کی جرأت نہیں کرتے تھے۔

چنانچہ لاہور کے ماہوار مسیحی رسالہ تجلی نے لکھا تھا کہ اس وقت دو قادیانی رسالے ہمارے سامنے ہیں۔ (تشحیذ الاذہان ماہ دسمبر ۱۹۰۷ء، ریویو آف ریلیجنز ماہ فروری ۱۹۰۸ء) جن میں بلا اعتراف اور بلاحوالہ وہ ساری بحث سرقہ کر لی گئی جو معجزات مسیح پر سرسید نے اپنی تفسیر میں کی تھی وہی دلائل ہیں۔ وہی اقتباسات، وہی آیات، وہی تاویلات، وہی نتائج ہیں۔ ہاں بدتمیزی وبے شعوری جو اس طائفہ کا خاصہ ہے مزید براں ہے۔ سرسید کی آزاد خیالیوں نے مرزا قادیانی کے لئے اس کا مجوزہ راستہ بہت آسان کر دیا تھا۔ سرسید نے واقعۂ صلیب کا جو نقشہ اپنی تفسیر (ج۲ ص۳۸) میں پیش کیا مرزا قادیانی نے اسی پر وحی الٰہی کا رنگ چڑھا کر اس پر بڑی بڑی خیالی عمارتیں تعمیر کرنی شروع کر دیں۔ جب تک مرزا قادیانی نے یہ تحریریں نہیں پڑھی تھیں۔ براہین کے حصہ چہارم تک برابر حیات مسیح علیہ السلام کا قائل رہا۔ لیکن جب نیچریت کا رنگ چڑھنا شروع ہوا یا یوں کہو کہ نیچریت کا یہ مسئلہ مفید مطلب نظر آیا تو نہ صرف اپنے سابقہ الہامات کے گلے پر چھری چلانی شروع کر دی بلکہ عقیدۂ حیات مسیح علیہ السلام کو (معاذ اللہ) شرک بتانے لگا۔ جس کے یہ معنی تھے کہ وہ پچاس سال کی عمر تک باوجود صاحب وحی ہونے کے مشرک ہی چلا آتا تھا۔ جن مسئلوں میں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیرو نیچریت کے زیربار احسان ہیں۔ ان میں سے چند مسائل ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

ختم نبوت کانفرنس جہلم کی مکمل رپورٹ!

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نصف صدی سے زائد عرصہ سے قادیانیت کا پرزور تعاقب کرتی چلی آرہی ہے۔ مجلس کے مبلغین ہر روز بیسیوں مقامات پر دروس قرآن وحدیث کے اجتماعات سے خطاب کرکے اسلامیان پاکستان کو فتنہ قادیانیت کی سنگینی سے باخبر کرتے ہیں۔ تحصیل، ضلع، ڈویژنل ہیڈکوارٹر میں ہر سال ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کرتے ہیں۔ جو سینکڑوں سے متجاوز ہوتی ہیں۔ ہر سال چناب نگر وسرگودھا میں عظیم الشان کانفرنسیں منعقد ہوتی ہے جن کا اجتماع روز افزوں ہے۔ مجلس کے زیر اہتمام برمنگھم انگلینڈ میں ہر سال عالمی ختم نبوت کانفرنس منعقد کرکے عالمی سطح پر قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ گزشتہ کچھ سالوں سے ملک کے کسی ایک بڑے شہر کا انتخاب کرکے وہاں بین الاضلاعی کانفرنس منعقد کی جاتی ہے۔ چنانچہ گزشتہ سالوں میں بادشاہی مسجد لاہور، دھوبی گھاٹ فیصل آباد، واپڈا گراؤنڈ سیالکوٹ، مرکزی عیدگاہ سرگودھا، ایبٹ آباد، سکھر اور دوسرے مقامات پر کامیاب کانفرنسیں منعقد کی جاچکی ہیں۔

امسال طے ہوا کہ ۶/اپریل ۲۰۱۱ء کو میونسپل گراؤنڈ جہلم میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد کی جائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کے فاضل نوجوان مہتمم مولانا قاری ابوبکر صدیق مدظلہ نے پیشکش کی کہ اگر انہیں خدمت کا موقع دیا جائے تو وہ جہلم میں تاریخ ساز کانفرنس منعقد کراسکتے ہیں۔ چنانچہ مجلس نے ان کی فرمائش کو قبول کرتے ہوئے ۶/اپریل ۲۰۱۱ء کو جہلم میں کانفرنس کرنے کا ٹارگٹ دے دیا۔ موصوف جواں سال، باہمت عالم دین ہیں۔ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے خلیفہ حضرت مولانا قاضی عبداللطیف جہلمیؒ کے پوتے اور امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ کے نواسے اور قاری خبیب احمد عمرؒ کے فرزند ارجمند ہیں۔ موصوف نے اپنے رفقاء کے کئی اجلاس منعقد کرکے کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے کوششیں شروع کردیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مولانا عزیز الرحمن ثانی مبلغ لاہور، مولانا محمد طیب فاروقی مبلغ اسلام آباد، مولانا فقیر اللہ اختر مبلغ سیالکوٹ اور مولانا مفتی محمد خالد میر مبلغ آزاد کشمیر اور راقم الحروف کی ڈیوٹی لگائی تو مذکورہ بالا حضرات نے شب وروز محنت کرکے کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے کوششیں شروع کردیں۔

منڈی بہاؤالدین، گوجرانوالہ گجرات، سیالکوٹ، جہلم، اٹک، اسلام آباد اور راولپنڈی اضلاع کی مجالس نے کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لئے علماء کنونشن، اجلاس، کارنر میٹنگیں اور اجتماعات منعقد کرکے رابطہ عوام کی مہم شروع کردی۔ مولانا اللہ وسایا نے صوابی، قلندر آباد، ایبٹ آباد، مانسہرہ، حسن ابدال میں کانفرنسیں منعقد کرکے عوام وخواص کی شرکت کے لئے تگ ودو کی۔ راقم الحروف نے مولانا محمد قاسم کی دعوت پر ضلع گجرات میں، دولت نگر، ساکہ، پیر غازی، جلالپور جٹاں، کوٹلہ ارب علی خان، ملکہ، گلیانہ، کوٹ ریالہ، بھدر، برج بسوہا، چھوکر خورد، سینہ، پنجن کسانہ، منڈی بہاؤالدین کے اضلاع میں مڑالہ، پھالیہ، آزاد کشمیر میں میرپور، جہلم کے ضلع میں نکودر، دینہ اور جہلم

شہر میں اجتماعات سے خطابات کئے اور عوام کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کے مہتمم مولانا قاری ابوبکر صدیق اور ان کے رفقاء نے اشتہارات، بینرز، پینا فلیکس، ہینڈ بلز اور دعوت ناموں کے ذریعے جہلم ضلع کو سراپا کانفرنس بنادیا۔ جبکہ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا مفتی محمد خالد میر اور راقم الحروف انتظامی معاملات میں ان کے دست وبازو بنے رہے۔ امام اہل سنت حضرت اقدس مولانا محمد سرفراز خان صفدر نور اللہ مرقدہ کے فرزند ارجمند اور پاکستان شریعت کونسل کے رہنما مولانا عبدالحق خان بشیر نے کئی مرتبہ جہلم تشریف لاکر انتظامات کے سلسلہ میں مفید مشوروں وسرپرستی سے سرفراز فرمایا۔ مشہور روحانی شخصیت حضرت مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی مدظلہ نے اپنے مریدین، متوسلین اور رفقاء کو کانفرنس میں شرکت کے لئے ہدایات جاری کیں۔ ۴؍اپریل کو اٹک میں نعت وقرآن کانفرنس میں حضرت مولانا قاضی ارشد الحسینی مدظلہ مجلس اٹک کے امیر قاضی محمد ثاقب الحسینی نے کانفرنس میں شرکت کی بھرپور دعوت دی۔ مولانا قاضی ظہور الحسن اظہر مرکزی امیر خدام اہل سنت پاکستان نے اپنے آباؤ اجداد کی یادوں کی تاریخ دہرائی۔ چکوال وگردونواح کے تمام علاقہ جات کے خدام اہل سنت کے تمام کارکن سراپا دعوت بن گئے۔

ختم نبوت کانفرنس جہلم کا آغاز

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا آغاز جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کے شیخ الحدیث مولانا ظفر اقبال کی دعائے خیر سے ہوا۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت حضرت مولانا عبداللطیف جہلمیؒ کے فرزند ارجمند جامعہ حنفیہ کے شعبہ تجوید کے سربراہ قاری صہیب احمد نے حاصل کی۔

پہلی نشست کی صدارت شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے کی۔ نعت جناب مطیع الرحمان اطہر ہاشمی ہری پور ہزارہ نے پیش کی۔ سب سے پہلا خطاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا ہوا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں قادیانیوں کے غلیظ عقائد ونظریات کی وجہ سے ان کے ساتھ مکمل بائیکاٹ کا مطالبہ کیا۔ سامعین نے ہاتھ ہلا کر قادیانیوں کے ساتھ مکمل بائیکاٹ کا وعدہ کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم نشر واشاعت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور نے کہا۔ ختم نبوت کا عقیدہ دین اسلام کی بنیاد ہے۔ جس پر غیر مشروط ایمان لائے بغیر کوئی انسان مسلمان نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے مرزا قادیانی کے دعاوی باطلہ کا رد کیا۔

دوسری نشست بعد نماز عشاء شروع ہوئی۔ صدارت امیر مرکزیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم نے فرمائی۔ تلاوت قاری عبیداللہ حیدری اور نعت مولانا محمد قاسم گجر نے پیش کی۔ مولانا عبداللہ انور امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تلہ گنگ نے تلہ گنگ میں مدعی نبوت والوہیت کے کیس کا پس منظر پیش کیا۔ حکیم مختار احمد الحسینی نے مولانا عبداللطیف جہلمیؒ اور قاری خبیب احمد عمرؒ کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے خدمات پر روشنی ڈالی۔ مولانا سعید یوسف مہتمم دارالعلوم پلندری نے کہا۔ ختم نبوت اور ناموس رسالت کا مسئلہ بڑا حساس مسئلہ ہے۔ اس مسئلہ کے لئے پروردگار عالم خود حساس ہے۔ اللہ پاک نے گستاخان رسول کو قبول نہیں کیا اور انہیں عبرت کدہ عالم بنادیا۔ انہوں نے مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کی ختم نبوت کے لئے خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں

نے کہا ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے تن من دھن کی قربانی پیش کرنا بڑی سعادت کی بات ہے۔ قاری جمیل الرحمان اختر نے کہا۔ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی عظیم الشان خدمات پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ اپنے بازو میں قوت پیدا کرو۔ انشاء اللہ العزیز قادیانیت سمیت تمام فتنے دم توڑ جائیں گے۔ مولانا قاضی ارشد الحسینی خطیب جامع مسجد مدنی اٹک نے کہا کہ ختم نبوت کا پیغام پہنچانا ہر مسلمان کا منصبی فرض ہے۔ انہوں نے تمام سامعین سے ہفت روزہ ختم نبوت اور ماہنامہ لولاک کا مطالعہ کرنے کی اور خریدار بننے کی اپیل کی۔ انہوں نے قادیانیوں کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔

شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قبل ازیں مجلس نے لاہور، سیالکوٹ، سکھر، فیصل آباد، ایبٹ آباد، سرگودھا میں بڑے بڑے اجتماعات منعقد کئے۔ یہ اجتماع اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت دین اسلام کی بنیاد ہے۔ جس پر قرآن پاک کی ایک سو آیات، رحمت دو عالم ﷺ کی سینکڑوں احادیث میں ختم نبوت کا بیان کیا ہے۔ سیدنا صدیق اکبرؓ کے دور خلافت میں سب سے پہلا اجماع ختم نبوت پر ہوا۔ قرآن پاک کا محفوظ رہنا رحمت عالم ﷺ کی ختم نبوت کا صدقہ ہے۔ تمام تبلیغ والوں کی جدوجہد ختم نبوت کی دلیل ہے۔ حدیث پاک، مساجد و مدارس کی رونقیں یہ سب ختم نبوت کا صدقہ ہیں۔ ہمارا مسلمان ہونا بھی ختم نبوت کا صدقہ ہے۔ پورا دین رحمت عالم ﷺ کے اردگرد گھومتا ہوا نظر آتا ہے۔ تیئس سالہ دور نبوت کی جنگوں میں شہید ہونے والے صحابہ کرامؓ ۲۶۹ تھے۔ جب کہ ختم نبوت پر شہید ہونے والوں کی تعداد بارہ سو ہے۔ حضور ﷺ کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے وہ باالاجماع کافر ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج سے تقریباً ایک صدی قبل یہاں جہلم میں مرزا قادیانی عدالتوں کی خاک چھانتا رہا۔ رابطہ عالم اسلامی، آزاد کشمیر اسمبلی نے ۱۹۷۳ء میں، قومی اسمبلی نے ۱۹۷۴ء میں، جنرل ضیاء الحق نے ۱۹۸۴ء میں کئی ایک اعلیٰ عدالتوں نے فیصلے دیئے۔ پرویز مشرف کے دور میں مذہب کا خانہ بحال ہوا۔ حال ہی میں تحفظ ناموس رسالت کے تمام مطالبات تسلیم کر لئے گئے۔ کانفرنس کا پیغام یہ ہے کہ جب تک جسم میں جان ہے ختم نبوت کا تحفظ کیا جائے گا۔ جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے ناظم مولانا ریاض خان سواتی نے کہا کہ قائد تحریک ختم نبوت حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم کے حکم پر ہم اپنی جانیں نچھاور کرنا عین سعادت سمجھتے ہیں۔ انہوں نے شرکاء سے کہا کہ اپنے آپ کو اکابرین کے تابع فرمان کرلو۔ مولانا قاضی مشتاق احمد امیر مجلس راولپنڈی نے کہا کہ قادیانیت سے نفرت ایمان کا تقاضا ہے۔ انہوں نے قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کا مطالبہ کیا۔

امیر مرکزیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم نے فرمایا۔ علماء کرام تمام انبیاء کرام باالخصوص سرور کائنات ﷺ کے وارث ہیں۔ قادیانی اوّل درجہ کے منافق ہیں۔ ان کے مقابلہ میں مسلمانوں کو محفوظ رکھنا اس دور کا اوّل درجہ کا جہاد ہے اور یہ جہاد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرانجام دے رہی ہے اور انشاء اللہ العزیز قادیانیت کے خاتمہ تک یہ جہاد جاری رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ وہ اپنے پیشرو امراء کے طرز کے مطابق ختم نبوت کی تحریک کو جاری رکھیں گے۔

مفکر اسلام مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ علماء لدھیانہ نے قادیانیت کے خلاف جہاد کا آغاز کیا اور ہزاروں علماء کرام نے اس فتنہ کا تعاقب کیا۔ آج علماء لدھیانہ سے مولانا عبدالمجید لدھیانوی اس قافلہ کی قیادت

فرما رہے ہیں۔ نیز مولانا کرم الدین دبیرؒ نے قادیانیت کے مقابلہ کا آغاز کیا۔ آج ان کے جانشین قاضی ظہور حسین تعاقب کر رہے ہیں۔ جہلم میں مولانا عبداللطیف جہلمیؒ نے تحریک کا آغاز کیا۔ آج ان کے پوتے نے ان کی سنت کو برقرار رکھا ہوا ہے۔ سوال یہ کیا جاتا ہے کہ مرزا قادیانی کو نبی کہنے سے کیا فرق پڑتا ہے؟ یہ سوال جواہر لال نہرو نے علامہ اقبالؒ سے کیا تھا۔ اقبالؒ نے کہا تھا کہ نیا نبی ماننے سے مرکز وفاداری تبدیل ہو جاتا ہے۔ قادیانی امت مسلمہ کی وفاداری کا مرکز تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ ایک سوال اور یہ ہے کہ چھوٹی اقلیت سے کیا ڈر ہے۔ کیا فرق پڑتا ہے۔ اس کا جواب ذوالفقار علی بھٹوؒ نے دیا تھا۔ یہ چھوٹی سی اقلیت نہیں ہے۔ یہ پاکستان میں وہی کردار سنبھالنا چاہتے ہیں جو امریکہ میں یہودیوں کا ہے۔ آج سے سو برس پہلے امریکہ میں یہودیوں کی وہی پوزیشن تھی جو آج پاکستان میں قادیانیوں کی ہے۔ بھٹوؒ نے کہا تھا کہ میں یہ نہیں ہونے دوں گا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعوت پر ۱۵؍دسمبر ۲۰۱۰ء کو اسلام آباد میں ایک مشترکہ اتحاد بنا تھا۔ جس میں بہت کچھ کامیابی ہوئی۔ مورچہ قائم ہے۔ یورپی پارلیمنٹ، امریکی کانگریس کی پالیسی یہ ہے کہ پی پی گورنمنٹ سے فیصلہ ہوا۔ اس کی پارلیمنٹ سے واپس دلوانا چاہتے ہیں۔ یہ کانفرنسیں آپ کو بیدار اور ہوشیار رکھنے کے لئے ہیں۔ مغربی ایجنڈا کو جب ناکام نہیں کر لیتے یہ مورچہ قائم رہے گا۔ خطبہ استقبالیہ جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کے مہتمم قاری ابوبکر صدیق نے پیش کیا۔ مولانا قاضی عبدالرشید راولپنڈی نے آئندہ کانفرنس اسلام آباد منعقد کرنے کی تجویز پیش کی۔ مولانا محمد قاسم گجر نے ''ناموس رسالت کا دفاع کون کرے گا؟'' نظم پیش کی۔ سامعین نے جواب دیا، ہم۔

مولانا محمد حنیف جالندھری ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے کہا۔ اللہ پاک نے حضورﷺ کو ہر کمال، کمال درجہ کا عطاء فرمایا۔ آپ صورت، سیرت، حسن وجمال، معجزات، حیات طیبہ، اسوۃ حسنہ، مکی زندگی، مدنی زندگی، اعلان نبوت سے پہلے کی چالیس سالہ زندگی اور بعد کی زندگی، مکہ اور مدینہ کی زندگی، عبادت، نماز، حج، صدقہ، خیرات، دعوت وتبلیغ، جہاد، بیت اللہ کے طواف، ہجرت، شریعت، کتاب، صحابہ، ازواج مطہرات، صاحبزادیاں، امت، ہر ادا، سونے، چلنے، بولنے، سمجھنے، غرض آپؐ کی ہر ادا، تجارت، غیرمسلموں کے ساتھ معاملات، پتھر مارنے والوں کے لئے طریقہ اعلیٰ، آپؐ کی نبوت تمام نبیوں کی نبوت اور رسالت سے اعلیٰ، آپؐ سب سے پہلے نبی بھی اور آخری نبی بھی ہیں۔ فرمایا: ''کنت نبیاً وآدم بین الماء والطین'' ﴿حضورﷺ سب سے پہلے اور سب سے آخری نبی ہیں۔﴾ آپؐ مرتبے، مقام، شان اور زمانے اور مکان کے اعتبار سے خاتم النبیین ہیں۔ پورے دین کی عمارت عقیدہ ختم نبوت پر قائم ہے۔ جس نبی کی نبوت کو قیامت تک رکھنا تھا۔ ان کی کتاب کو برقرار رکھا اور اس کی زبان کو بھی باقی رکھا اور جن انبیاء کرام کی نبوتیں عارضی تھیں۔ ان کی کتابیں بھی ناپید ہوگئیں۔ آپ صرف عقیدہ ختم نبوت کے حامل نہیں بلکہ مبلغ اور داعی ہیں، آپ اس محاذ پر ہر وقت بیدار رہیں۔ کیونکہ پاکستان میں قادیانی وہی مقام حاصل کرنا چاہتے ہیں جو امریکہ میں یہودیوں کو حاصل ہے۔ انشاء اللہ یہ مقام کبھی حاصل نہیں کر سکیں گے۔ انشاء العزیز! ایک دن آئے گا کہ دنیا میں مرزا قادیانی کا کوئی پیروکار نہیں ملے گا۔ یہ کانفرنسیں آپ کو بیدار رکھنے کے لئے کی جاتی ہیں۔ یہ کامیابی حقیقی تب بن سکے گی جب آپ بیدار رہیں گے۔ آپ نے آئندہ منکرین ختم نبوت کے حامیوں کو ووٹ نہ دینے کا عہد لیا۔ پاکستان کو سیکولر ملک بنانے والو تم احمقوں کی جنت میں رہتے

ہو۔ یہ خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں سے ہماری کوئی ذاتی لڑائی نہیں۔ میں انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔ اگر کوئی قادیانی مسلمان ہو جائے تو میں اس کے جوتے اپنے سر پر رکھوں گا۔ اگر تم قادیانیت پر قائم رہتے ہو تو تم اپنے آپ کو مسلمان نہ کہو۔ ہم تمہیں اسلام کا نام استعمال کرنے کی کبھی اجازت نہ دیں گے۔ حکومت پاکستان بدامنی کے واقعات میں قادیانیوں کو شامل تفتیش کرے۔ انشاء اللہ العزیز! بدامنی کنٹرول ہو جائے گی۔ پاکستان میں مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ اسمبلی اور زرداری کو کہتا ہوں کہ گستاخ رسول کی سزا معاف کرنے کا اختیار ختم کرنے کا اعلان کریں۔ عالمی برادری امت مسلمہ کے ساتھ کھڑی ہو۔ اگر عالم اسلام کے ساتھ روابط بہتر کرنا چاہتے ہو تو زمینی حقائق کے مطابق مسلمانوں کا ساتھ دینا ہوگا۔ امریکہ میں قرآن پاک شہید کیا گیا تو کئی روز کے بعد امریکہ نے مذمت کی۔ امریکہ صرف مذمت نہ کرے بلکہ مجرم کو سزا دی جائے۔

مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ داران اور مولانا ابوبکر صدیق کے ساتھیوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ مجلس سرپرستی کرے اور ہم بطور رضا کار شرکت کریں۔ ہر محاذ پر اپنی قوتوں کو مضبوط کرو۔ دین اسلام ایک گلدستہ ہے۔ تحفظ ختم نبوت ایک کام ہے۔ اس کو ہم سب ذاتی کام سمجھیں۔ تبلیغی جماعت کے ساتھ عظمت صحابہ، واہل بیت کے محاذ پر کام کرنے والوں کے ساتھ بطور رضا کار شامل ہوں۔ اسلامی سیاست کی بات آئے تو ہم جمعیت علماء اسلام کا ساتھ دیں۔ جہاد کا میدان آئے تو ہم مجاہد فی سبیل بن جائیں۔ قادیانی ایک ناسور اور ملک دشمن جماعت ہے۔ قوت بناؤ فساد کو مٹانے کے لئے، جہاد فساد کا نام نہیں فساد مٹانے کا نام ہے۔ اہل اسلام کو متحد ہو کر باطل کا مقابلہ کرتا ہے۔ حالیہ تحریک تحفظ ناموس رسالت میں قوم یکجا ہوئی اور کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو پھر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ہم ناموس رسالت پر قربان ہونا سعادت سمجھتے ہیں۔ انہوں نے مولانا فضل الرحمان پر قاتلانہ حملوں کی پرزور مذمت کی اور گورنمنٹ سے مطالبہ کیا کہ جلد از جلد انکوائری مکمل کر کے قوم کے سامنے پیش کی جائے۔ یہ اجتماعات امریکی دباؤ کا مقابلہ کرنے کے لئے ہیں۔ ہم بھی زندہ ہوں اور ناموس رسالت پر حملے ہوں یہ ناممکن ہے۔ مولانا عبدالحق خان بشیر نے فوج سے قادیانیوں کو نکالنے کا مطالبہ کیا۔ مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری مرکزی راہنما متحدہ جمعیت اہل حدیث پاکستان نے محبت رسول کے عنوان پر شاندار خطاب فرمایا اور کہا کہ مولانا فضل الرحمان پر حملوں کا ایک سبب یہ تھا کہ انہوں نے امریکی سامراج کو للکارا۔ لیکن فرمایا جو میرا پروانہ بن جائے گا۔ عرش والا ان کا محافظ بن جائے گا۔ جو ختم نبوت کے لئے مخلص ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت کرے گا۔

انہوں نے قائد تحریک ختم نبوت حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔ انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے درویش صفت مبلغین اور قائدین کو خراج تحسین پیش کیا۔ بحیثیت اہل حدیث میں کہتا ہوں کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مقابلہ صرف قادیانیوں سے نہیں بلکہ ہر گستاخ رسول کے خلاف ہے۔ تحریک ختم نبوت کے پہلے قائد حضرت صدیق اکبرؓ تھے۔ اب امیر اور قائد مولانا عبدالمجید لدھیانوی ہیں۔ انہوں نے ختم نبوت کے محاذ پر متحد ہونے کی اپیل کی۔ میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ پوری زندگی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ مل کر کام کروں گا۔ میں نے چناب نگر میں اعلان کیا تھا کہ میں مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ کی بیعت کرتا

ہوں۔ اب میں مولانا عبدالمجید کے ہاتھ پر تجدید بیعت کا اعلان کرتا ہوں۔ انہوں نے مجلس کے اکابرین زندہ باد کے نعرے لگوائے۔

تحریک خدام اہل سنت پاکستان کے مرکزی امیر مولانا قاضی ظہور الحسین اختر نے کہا۔ عقیدہ ختم نبوت اسلام کی بنیاد ہے۔ حضورؐ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ یہ عقیدہ صرف امت مسلمہ کا نہیں بلکہ امم سابقہ کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ مرزا قادیانی قادیان کا رہنے والا سیالکوٹ کی عدالت میں محرر جرمانہ پر نوکر تھا۔ گورنمنٹ نے ایک کمیشن کے ذریعہ مرزا قادیانی کو نبوت کے لئے آمادہ کرلیا۔ کیونکہ اس کا باپ غلام مرتضیٰ بھی انگریزوں کا ایجنٹ تھا۔ جس کا اعتراف مرزا قادیانی نے تریاق القلوب میں کیا۔ مرزا قادیانی کو نبی انگریز نے بنایا۔ تاکہ اس سے جہاد کی حرمت کا فتویٰ دے دیا جائے۔ حکومت پاکستان کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ اگر جہاد کی ضرورت پڑی تو قادیانی جہاد نہیں کریں گے۔ کیونکہ ان کے نزدیک جہاد حرام ہے۔ جب کہ حضورؐ کا ارشاد گرامی ہے۔ ’’الجھاد ماض الیٰ یوم القیامۃ ‘‘ ہم تمام صحابہ کرامؓ، اہل بیت عظامؓ اور بزرگان دین کو ماننے والے ہیں۔ مرزا قادیانی کو عدالتوں میں گھسیٹنے والے مولانا کرم الدین دبیرؒ میرے دادا تھے۔ گوداسپور کی عدالت نے مرزا قادیانی کو پانچ ماہ اور جرمانہ کی سزا دی۔ ہم پہلے بھی عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کرتے رہے ہیں اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔ بفضلہ تعالیٰ ہمارا ماضی بے داغ ہے۔ جو شخص مرزائیوں کی حمایت کرے گا اس کا بھی تعاقب کیا جائے گا۔

مولانا محمد عالم طارق نے کہا کہ سب سے پہلے میں اس کانفرنس کے انعقاد پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مولانا ابوبکر صدیق اور ان کے رفقاء کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ مرزائیو! تمہیں نئے دین کی ضرورت ہے۔ تم قرآن جیسا قرآن لاؤ۔ نبی کریم ﷺ کی سیرت جیسی سیرت لاؤ۔ جسے قادیانی نبی کہتے ہیں ہم اسے کامل انسان نہیں سمجھتے۔ ہمارے آقا ﷺ کی سیرت قیامت تک رہے گی۔ اعلان ختم نبوت کے بعد نبوت کے مدعی کو زمین پر رہنے کا حق حاصل نہیں۔ ہم مسلمان عقیدہ رکھتے ہیں کہ ہمارے نبی کی شریعت جامع، کامل، مکمل شریعت لے کر آئے ہیں۔

مولانا مفتی کفایت اللہ ایم۔ پی۔ اے مانسہرہ نے کہا۔ مرزا قادیانی سامراج کا خودکاشتہ پودا تھا۔ اس نے لوگوں کے دلوں سے جذبہ جہاد ختم کرنے کی کوشش کی۔ اس وقت یہ برطانوی سامراج، آج یہ امریکی سامراج کے غلام ہیں۔ امریکی سامراج براہ راست پاکستان پر حکومت کرنا چاہتا ہے۔ ایک طرف ختم نبوت کی بات ہوتی ہے۔ دوسری طرف سامراج کی، تو حکمران سامراج کے ایجنٹ کا کردار ادا کرتے ہیں۔ ہم حکمرانوں کو بتلانا چاہتے ہیں کہ ہم ہر قیمت پر ناموس رسالت کا تحفظ کریں گے۔ ہم خون دیتے رہیں گے۔ لیکن سامراج کے سامنے سر نہیں جھکائیں گے۔ انہوں نے علماء دیوبند پر آنے والے مصائب وآلام کو نثری مرثیہ کی صورت میں پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں وہ ملنگ ہوں میری قربانی کے نتیجے انگریز برصغیر گیا تھا۔ روس ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا تھا اور انشاء اللہ العزیز! امریکہ بھی ٹکڑے ٹکڑے ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ مولانا فضل الرحمٰن ایک تحریک ہے۔ ایک مشن ہے۔ دیوبند کے بیٹے کا نام ہے۔ پاکستان کا ایک ایک بچہ فضل الرحمٰن کا کردار ادا کرے گا۔ انقلاب دیوبندی لائے گا۔ ہماری تحریک جاری ہے۔ احتجاج ختم ہوا۔ تحریک ختم نہیں ہوئی۔ میں بندوق نہیں اٹھوانا چاہتا۔ ہم ناموس رسالت پر کوئی سمجھوتا نہیں کریں گے۔ ختم نبوت ہمارا اسلحہ ہے۔ ہم ایمان کی بھی حفاظت کریں گے۔ جان کی بھی حفاظت کریں گے۔ یہ عشق ووفا کا شیشہ ہے۔ آپ

کے پاس کتنی گولیاں ہیں آپ گولیاں گنیں میں اتنے سینے گنتا ہوں۔ تم پاکستان کو امریکہ کی کالونی بنانا چاہتے ہو۔ جس میں بڑی رکاوٹ مولانا فضل الرحمان ہے۔ جس دن تم فضل الرحمٰن کو شہید کرو گے وہ دن انقلاب کا دن ہوگا۔ انہوں نے ناموس رسالت کے تحفظ کی کامیاب تحریک پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو مبارک باد پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب کی سرزمین پر سلمان تاثیر کے بیٹوں کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ امریکی ایجنٹ سے کہہ دو کہ:

باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم آساں نہیں مٹانا نام ونشاں ہمارا
توحید کی امانت دلوں میں ہے ہمارے آساں نہیں مٹانا نام ونشاں ہمارا

اتحاد اہل سنت کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد الیاس گھمن نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سلسلہ نبوت کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام سے اور اختتام سرور دو عالم ﷺ پر ہوا۔ انہوں نے کہا کہ جسمانی ابوت کا سلسلہ تو حضور ﷺ سے نہ چل سکا۔ البتہ روحانی ابوت کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ شہداء بدر، شہید نبوت ہیں۔ شہداء احد، خندق، تبوک وغیرہ یہ سب کے سب شہداء نبوت ہیں۔ البتہ یمامہ کے میدان میں شہید ہونے والے شہداء ختم نبوت ہیں۔ ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء میں شہید ہونے والے شہداء ختم نبوت ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جیسے جسمانی ابوت میں شریک کرنے والا حرامی ہے۔ ایسے ہی روحانی ابوت میں شریک کرنے والا بھی حرامی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کے محاذ کی نگرانی کرنے والے ہمارے قائدین ہیں قیادت فیصلہ کرتی ہے۔ کارکن عملدرآمد کرتے ہیں۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم فیصلہ کریں گے ہم عملدرآمد کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ کارکن کو قیادت پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں۔ تحریکوں کی تباہی کارکنوں کی خودسری کی وجہ سے ہوتی ہے۔

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی کے جانے کے بعد آپ کے حکم پر بقیہ اجلاس کی صدارت حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے کی۔ کانفرنس ساڑھے تین بجے صبح تک جاری رہی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ مدتوں اس عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کے تذکرے رہیں گے۔ یہ کانفرنس جہلم کی تاریخ میں سنگ میل کا درجہ رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کی محنت کو قبول فرمائیں جس نے اس کانفرنس کے لئے محنت فرمائی۔ آمین!

حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورہ میرپور ماتھیلو

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی شاہ رکن عالم سے تشریف لائے تو میرپور اسٹیشن پر اترے تو مولانا خالد حسین الحسینی امیر جماعت مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گھوٹکی نے مولانا کا استقبال کیا اور مولانا محمد اسحاق لغاری کے مدرسہ میں آپ کو لائے۔ مدرسہ میں علماء کرام سے ملاقات کی۔ بعد نماز عشاء مدنی مسجد گل کالونی میں مولانا محمد حسین ناصر مبلغ سکھر و مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا بیان ہوا۔ مولانا نے فرمایا کہ قادیانی عوام مرزا قادیانی کو مدار نجات قرار دے کر گمراہی کے مرتکب ہو رہے ہیں اور مرزا قادیانی کی ذات کو کلمہ طیبہ کا جزو ثانی سمجھ کر اعلانیہ گستاخی رسول کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اس کے برعکس تمام مسلمان محمد عربی ﷺ کی اطاعت واتباع کو توشۂ آخرت تصور کرتے ہیں اور قادیانیوں کے کفریہ عقائد و گمراہ کن عزائم کو پرامن ماحول میں طشت ازبام کرتے ہیں۔

جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ!

جیکب آباد میں ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع سکھر، مبلغ مولانا محمد حسین ناصر و ناظم ضلع سکھر مولانا عبداللطیف اشرفی کا دورہ جیکب آباد۔ میر پور برڑو میں مختلف جماعتی احباب سے ملاقات، ظہر تا عصر بعد نماز عشاء جیکب آباد مسجد علی المرتضیٰ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا عبداللطیف اشرفی نے سیرت رسولؐ پر تفصیلی بیان فرمایا۔ آخر میں مولانا محمد حسین ناصر نے ردقادیانیت اور مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیانیت کسی مذہب کا نام نہیں ہے۔ قادیانیت کسی گروہ یا فرقہ یا تنظیم کا نام نہیں بلکہ قادیانیت نام ہے حضورﷺ کے گستاخوں، ملک وملت کے غداروں کا، یہود ونصاریٰ کے وفاداروں کا، کوئی قادیانی کسی مسلمان کا دوست نہیں ہوسکتا۔ جو حضورﷺ کا نہیں وہ ہمارا کیسے ہوسکتا یا ہم اس کے کیسے ہوسکتے ہیں؟ کانفرنس کے اختتام پر ضلع جیکب آباد میں مجلس تحفظ ختم نبوت باڈی تشکیل دی گئی۔ جس میں متفقہ طور پر محترم جناب ڈاکٹر اے انصاری کو سرپرست، حضرت مولانا تاج محمد چنہ کو امیر، محترم جناب محمد حامد حیدری کو ناظم، محترم جناب عبدالوہاب کو خازن مقرر کیا گیا۔

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس ایبٹ آباد

ناموس رسالت کی تحریک کی کامیابی پوری پاکستانی قوم کی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ تمام مکاتب فکر کے اتحاد نے حکومت کو مطالبات منظور کرنے پر مجبور کردیا۔ عیسائی دنیا پر قرآن پاک کا احسان ہے کہ قرآن پاک نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کے وکیل صفائی کا کردار ادا کیا۔ اس پر شکرگزار ہونے کی بجائے قرآن پاک جلایا جارہا ہے اور ناموس رسالت کے قانون کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا جارہا ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما، شاہین ختم نبوت، فاتح ربوہ حضرت مولانا اللہ وسایا نے ایبٹ آباد میں عظیم الشان آل پارٹیز ناموس رسالت کانفرنس مورخہ ۴؍اپریل ۲۰۱۱ء سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ کانفرنس کی صدارت مولانا پیر قاضی ارشد الحسینی نے کی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض محمد ساجد اعوان نے سرانجام دیئے۔ محمد خورشید اور جنید مصطفیٰ نے نعتیں پیش کیں۔ معزز مہمانوں کا شکریہ ڈسٹرکٹ خطیب مولانا عبدالواجد نے ادا کیا۔ مقررین میں تاجر رہنما نصیر خان جدون، مظہر خان، تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کے صدر وقار خان جدون، جماعت اسلامی کے عبدالرزاق عباسی، جمعیت اہل حدیث کے مولانا سرفراز خان فاروقی، شبان ختم نبوت کے مولانا ہارون الرشید شامی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مفتی وقار الحق عثمانی، جمعیت علماء اسلام کے مولانا محمد صدیق شریفی، مولانا شکیل اختر جدون، سینٹر مولانا سید ہدایت اللہ شاہ، شباب اسلامی کے مفتی نذیر قریشی، وفاق المدارس کے مولانا سردار حبیب الرحمٰن، سنی علماء کونسل کے مفتی عبدالبصیر رازی، جمعیت علماء پاکستان کے مولانا نذیر القادری اور سجادہ نشین طور شریف پیر سید محمد کمال شاہ

کاظمی شامل تھے۔ مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ بے نظیر بھٹو کے دور حکومت میں ناموس رسالت کے قانون کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی تو ملک کے مسلمانوں نے زبردست تحریک چلا کر حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا۔ اب آسیہ مسیح کیس میں امریکہ، یورپی یونین، پوپ سمیت پاکستانی حکومت کے عزائم تمام مکاتب فکر دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث، شیعہ، تمام مذہبی وسیاسی جماعتوں کے سربراہان، مدارس عربیہ کی تمام تنظیمات کے اتحاد نے ناکام بنا دیئے۔ عیسائی پادری کی طرف سے قرآن جلانا مسلم حکمرانوں کی بے ضمیری کا نتیجہ ہے۔ کانفرنس کا اختتام خطیب ہزارہ مولانا شفیق الرحمٰن کی اختتامی دعا پر ہوا۔ کانفرنس میں تمام مکاتب فکر کے قائدین، مشائخ عظام، خطباء، سیاسی قائدین اور وکلاء نمائندوں نے شرکت کی۔ جب کہ ضلع بھر کے طول وعرض سے بے شمار عاشقان رسول کانفرنس میں شریک ہوئے۔

قراردادیں

۱...... تحفظ ناموس رسالت کے قانون 295/C میں کسی بھی قسم کی ترمیم یا تنسیخ نہ کرنے کی حکومتی یقین دہانی پر ہم حکومت پاکستان کا شکریہ ادا کرتے ہیں

۲...... مساجد، مدارس، مزارات اور علماء کرام پر ہونے والے خودکش حملوں کو ہم اسلام اور ملک دشمنی سمجھتے ہیں۔ انٹیلی جنس ایجنسیز اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کریں اور بلیک واٹر جیسی دہشت گرد تنظیموں کی کارروائیوں کا سدباب کیا جائے۔

۳...... ڈرون حملے ملکی سلامتی اور وقار کے لئے زہر قاتل ہیں۔ امن وامان اور اس کے نتیجے میں مہنگائی کا طوفان انہی ڈرون حملوں کا نتیجہ ہے۔ حکومت اور افواج پاکستان مشترکہ حکمت عملی کے تحت انہیں بند کروانے کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔

ختم نبوت کانفرنس قلندر آباد

تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس علاقہ قلندر آباد کے زیراہتمام سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے سلسلے میں یکم اپریل ۲۰۱۱ء بروز جمعۃ المبارک مرکزی جامع مسجد قلندر آباد میں کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ جو زیر صدارت حضرت مولانا محمد ہارون خطیب جامع مسجد ہذا تھی۔ کانفرنس کا باقاعدہ آغاز قاری سعید الرحمٰن نے تلاوت قرآن پاک سے کیا۔ بعد میں مختصر بیان مولانا ضیاء الرحمٰن نے کیا۔ جو کہ قلندر آباد یوتھ فورس کے سرپرست بھی ہیں۔ بعد میں جنرل سیکرٹری یوتھ فورس قاری بشارت نے خطبہ استقبالیہ پڑھا۔ مولانا ہارون نے مولانا اللہ وسایا کی آمد کے سلسلے میں خیر مقدمی کلمات کہتے ہوئے ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ آخر میں مولانا اللہ وسایا دامت برکاتہم نے جب ممبر پر تشریف لائے تو لوگ عقیدت سے کھڑے ہوگئے۔ حضرت مولانا اللہ وسایا نے اپنے بیان میں تحریک ناموس رسالتؐ کے آغاز سے انتہاء تک کے حالات شرکاء کانفرنس کے سامنے تفصیل سے بیان کئے اور تحریک کی کامیابی پر عوام سے اظہار تشکر فرمایا۔ بعد میں عیسائی مذہب کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے مولانا نے فرمایا کہ اگر دیکھا جائے تو پوری دنیا میں احمق اور احسان فراموش کوئی قوم ہے تو وہ عیسائی ہیں۔ کیونکہ اسلام، قرآن اور خود حضورﷺ کی ذات اقدس، عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے بارے میں ان کی والدہ ماجدہ پر یہودیت کی طرف سے

لگائے گئے الزامات پر صفائی کے وکیل ہیں۔ جب کہ عیسائی بجائے اس پر مسلمانوں کے احسان مند ہوتے۔ الٹا یہودیت کے آلہ کار بن کر حضورﷺ کی شان میں گستاخی کے مرتکب ہورہے ہیں۔ اس پر ہماری حکومتیں بجائے سدباب کے ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے بیرونی آقاؤں کے اشارے پر ان گستاخوں کو بیرون ملک بھیج رہے ہیں۔ جس پر وہ مزید شہہ پاتے ہوئے آسان راستے سے ویزوں کے حصول کے لئے اور زیادہ حد سے نکلتے جارہے ہیں۔ ستم یہ کہ اوپر سے قانون تحفظ ناموس رسالت کو ختم کرنے کی بھی باتیں چل نکلیں اور بالآخر مجلس تحفظ ختم نبوت کو میدان میں اترنا پڑا اور الحمدللہ! کامیابی حاصل کی۔ 1 نماز جمعۃ المبارک کے بعد مولانا اللہ وسایا کے دست مبارک سے قلندر آباد کے مرکزی چوک کا تحفظ ختم نبوت چوک کے نام سے باقاعدہ افتتاح کیا گیا۔ 2 اور ختم نبوت یوتھ فورس بحالی یونٹ کے دفتر کا بھی افتتاح کیا گیا۔ اس پورے پروگرام میں تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس علاقہ قلندر آباد نے صدر یوتھ فورس محمد اعظم کی قیادت میں زبردست انتظامات کر رکھے تھے۔ جس میں خدمت سیکورٹی اور استقبالیہ شامل تھے۔ مولانا کی آمد اور چوک کے افتتاح کے موقع پر پھولوں کے ہار اور گلاب کی پتیاں نچھاور کر کے مولانا اللہ وسایا سے عقیدت کا اظہار دیکھنے کے لائق تھا۔ بہترین ساؤنڈ سسٹم کی بدولت عیسائی مشنری ہسپتال اور عیسائی رہائشی کالونیوں تک مولانا کی تقریر کا ایک ایک لفظ پہنچتا رہا۔

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس شیخوپورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ کے زیراہتمام تحفظ ناموس رسالت کانفرنس جامع مسجد عیدگاہ میں، بازار شیخوپورہ میں منعقد ہوئی۔ تلاوت قاری عبیدالرحمٰن، حمد ونعت رانا ضیاء اللہ عثمان نے جب کہ کانفرنس کے مہمانان گرامی شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، ولی کامل مولانا مفتی محمد حسن، مولانا عزیزالرحمٰن ثانی تھے۔ کانفرنس میں جمعیت علماء اسلام کے عہدیداران مولانا محمد ایوب طاہر، مولانا امتیاز احمد کاشمیری، جمعیت علماء پاکستان کے رہنما مفتی محمد اشرف قادری، مرکزی جمعیت اہل حدیث کے رہنما قاری عبدالحفیظ، جماعت اسلامی کے رہنما خان سرفراز احمد خان کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس کی نگرانی قاری محمد الیاس، شیخ محمد ریاض، حافظ محمد عثمان، مولانا ضیاء الرحمٰن، مولانا عبدالنعیم نے کی۔ جب کہ کانفرنس کی صدارت خادم خاص حضرت نفیس شاہ صاحبؒ جناب رضوان نفیس نے کی۔

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس ننکانہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامع مسجد اشرفیہ المعروف اونچی مسجد غلہ منڈی ننکانہ میں تحفظ ناموس رسالت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کے مہمان خصوصی شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا تھے۔ کانفرنس میں مولانا عزیزالرحمٰن ثانی، مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا عبدالنعیم کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس کے جملہ امور کی نگرانی چوہدری نصیب الٰہی گجر، مولانا محمد یحییٰ، قاری محمد اقبال، قاری محمد ارشد نے کی۔ جب کہ کانفرنس میں مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ کے رہنماؤں مہر محمد اسلم ناصر، چوہدری عبدالحمید رحمانی، مہر محمد شوکت سمیت تمام عہدیداران نے خصوصی شفقت کرتے ہوئے کانفرنس کے آخر تک موجود رہے۔ کانفرنس کی اختتامی دعا پیر رضوان نفیس نے کرائی۔

عظیم دینی درسگاہ جامع تفسیریہ شمس العلوم میں مولانا مفتی محمد راشد مدنی کا خطاب

ضلع رحیم یار خان کی قدیم ترین دینی درسگاہ جامع تفسیریہ شمس العلوم جہاں کی علمی اور مسلکی پختگی کا ستارہ آج بھی پوری دنیا پر عیاں ہے۔ اس امر کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قطب الاقطاب حضرت خلیفہ غلام محمد دین پوریؒ جیسی ولی کامل شخصیت بھی اسی جامعہ سے علمی پیاس بجھاتی رہی ہے۔ اس وقت جامعہ کے مہتمم حضرت مولانا خلیل اللہ مولویانوی دامت برکاتہم بھی اپنے آباؤاجداد کی طرز پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے خصوصی لگاؤ اور محبت رکھتے ہیں۔ ان کے حکم پر مبلغ ختم نبوت مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے جامع کی وسیع وعریض مسجد میں خطاب فرمایا۔ مسجد کا حال باوجود اپنی وسعتوں کے تنگی داماں کا سماں پیش کررہا تھا۔ جامع کے تمام طلباء نورانی چہروں اور مکمل سنت کے لباس کے ساتھ مسجد کے آداب کو ملحوظ رکھے ہوئے تھے۔ مفتی صاحب نے اپنے بیان میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور فضیلت پر پرمغز گفتگو فرمائی۔ انہوں نے مختلف مدعیان نبوت کے حالات اور امت مسلمہ نے جس طرح ہر دور میں عقیدۂ تحفظ ختم نبوت کی حفاظت کی ہے۔ اس پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ نیز قادیانی عقیدہ ختم نبوت اور حیات عیسیٰ علیہ السلام پر کس طرح شبہات پیش کرتے ہیں اور ان کی تردید کا طریقہ کار کیا ہے اسے مثالوں سے واضح کیا۔ تقریباً پون گھنٹہ پر مشتمل بیان کو جامع کے اساتذہ کرام نے بھی یکسوئی سے سنا۔ آخر میں تمام طلباء نے وعدہ کیا کہ ساری زندگی تحفظ ختم نبوت کے لئے وقف ہے۔ یہ پروقار تقریب حضرت مولانا عبدالخالق مدظلہ استاذ جامع ہذا کی پرتاثیر دعا پر ختم ہوئی۔ بعدازاں حضرت مولانا خلیل اللہ مولویانوی دامت برکاتہم نے مبلغ ختم نبوت مفتی محمد راشد مدنی سے فرمایا کہ بہت جلد تمام طلباء کے لئے تین روزہ ختم نبوت کورس رکھا جائے گا اور آپ کو بغرض تدریس دعوت دی جائے گی۔

سیرت النبی کانفرنس حافظ آباد

۱۵ر مارچ کو حافظ آباد میں سیرت النبیؐ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں حافظ حسین احمد، سید محمد اسماعیل شاہ کاظمی، مولانا ضیاءالدین آزاد اور حافظ عبدالوہاب جالندھری نے خطاب کیا۔ اس کی سرپرستی مولانا محمد الطاف نے کی۔

مولانا فضل الرحمٰن پر قاتلانہ حملوں کے خلاف احتجاج

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مرکزی ناظم نشرواشاعت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، امیر ضلع مولانا محمد اشرف مجددی، نائب امیر مولانا قاری منیر احمد قادری، سیکرٹری جنرل مولانا قاری حافظ محمد یوسف عثمانی، ناظم اطلاعات سید احمد حسین زید، ناظم مالیات پروفیسر حافظ محمد انور، ناظم تبلیغ مولانا عبدالغفور آرائیں، مرکزی مبلغین مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا محمد عارف شامی، حافظ محمد ثاقب، پروفیسر محمد اعظم نفیسی نے جمعیت علماء اسلام کے مرکزی امیر، چیئرمین پارلیمانی کشمیر کمیٹی مولانا فضل الرحمٰن ایم۔ این۔ اے کی ریلی پر خودکش حملے کی شدید مذمت کی ہے اور اسے بزدلانہ کارروائی قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ دہشت گردی کی یہ واردات حکومتی پالیسیوں کا شاخسانہ اور امریکی ایجنٹوں کی کارروائی ہے۔ اس طرح کی کارروائیوں سے دینی حلقوں کی قوت اور حوصلہ کو پست نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ لادین عناصر ملک میں انتشار پھیلانے کے لئے دینی قیادت کو منظر

سے ہٹانے کے لئے کوشاں ہیں۔ ان کے خلاف جس قدر کارروائی کی جائے کم ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس سازش کو بے نقاب کیا جائے اور مرتکب عناصر کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ سٹوڈنٹس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں چوہدری عبدالروف گھمن، ظہیر احمد ہاشمی، نوید رفیق بٹ، حافظ محمد ناصر، سید حسان احسن زیدی اور فیصل بلال نے بھی دہشت گردی کی اس واردات کی شدید مذمت کرتے ہوئے ملزمان کو بے نقاب کر کے کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ملک دشمن اور دین مخالف عناصر کی کارروائی ہے اور امریکی سازش دکھائی دیتی ہے۔

کلسیاں بھٹیاں، خانقاہ ڈوگراں کی ڈائری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ کے مبلغ مولانا عبدالنعیم کو باوثوق ذرائع سے یہ بات معلوم ہوئی کہ کلسیاں بھٹیاں خانقاہ ڈوگراں میں قادیانیوں نے اپنی عبادت گاہ پر سپیکر لگائے ہوئے ہیں اور سپیکر میں اذان دیتے ہیں۔ اس مسئلے کی نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے خانقاہ ڈوگراں وقرب وجوار کے علماء کا اجلاس طلب کیا گیا۔ اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ابھی ہی درخواست تیار کر کے ایس۔ ایچ۔ او تھانہ خانقاہ ڈوگراں کو دی جائے۔ چنانچہ علماء کرام کا وفد تھانہ میں گیا اور درخواست دے دی۔ ایس۔ ایچ۔ او سے لیت ولعل سے کام لیتا رہا اور علماء کرام بار بار اس سے ملاقات کرتے رہے۔ چنانچہ ایک اجلاس مسجد توحیدیہ ایک مینار والی خانقاہ ڈوگراں میں منعقد ہوا۔ جس میں چناب نگر کے مبلغ مولانا غلام مصطفیٰ نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ اس میں فیصلہ کیا گیا کہ ایس۔ ایچ۔ او سے ابھی ٹائم لیا جائے اور اس سے ملاقات کر کے اس کو اس مسئلے کی سنگینی کی طرف متوجہ کیا جائے۔ حضرات علماء کرام نے ایس۔ ایچ۔ او افتخار احمد بھٹی سے ملاقات کی اور ساری صورتحال سے آگاہ کیا۔ ایس۔ ایچ۔ او نے یقین دہانی کروائی کہ تمام مسائل آپ کے حل کردوں گا۔ اس کے بعد ایس۔ ایچ۔ او نے کلسیاں بھٹیاں کے لوگوں کو بلایا اور ان سے بھی بات کی۔ کچھ عرصے بعد قادیانیوں نے اذان دینا بند کر دی اور سپیکر بھی اتار لئے۔ اس سے اہل علاقہ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ اس تمام کوشش میں قاری غلام شبیر، مولانا اعجاز احمد مجاہد، مولانا عبدالمالک، مولانا امجد ڈوگر، مولانا عبدالروف، سید انیس شاہ، بھائی محمد ندیم پیش پیش تھے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ ٹیک سنگھ کی سرگرمیاں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے رہنماؤں اور تحصیل گوجرہ کے احباب نے مل کر چک نمبر 433 ج ب دھروکی سے چوہدری امان اللہ، چوہدری عرفان اللہ، ڈاکٹر محمد اسلم کی معاونت سے قادیانیوں کی عبادت گاہ سے شعائر اسلام کلمہ طیبہ جو کہ کافی عرصہ سے آویزاں تھا۔ جس کی وجہ سے اپنا اسلام ثابت کرتے اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتے تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ حضرت مولانا غلام حسین کی تگ ودو سے وہاں سے قادیانیوں کو کہا گیا۔ لیکن ٹس سے مس بھی نہ ہوئے تو ضلع ٹوبہ کے ضلعی امیر حضرت مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی نے D.P.O، D.S.P اور S.S.P سے خصوصی ملاقات کی اور مطالبہ کیا کہ جلد از جلد شعائر اسلام کو ہٹایا جائے تو تحصیل گوجرہ سے دو گاڑیاں پولیس اہل کاروں کی گئیں اور شعائر اسلام کلمہ طیبہ کو محفوظ کر دیا۔ عوام کے تاثرات یہ تھے کہ پہلے ہم سمجھتے تھے صرف مولویوں کا مسئلہ ہے۔ اب سمجھ آیا کہ یہ دین اسلام کا مسئلہ ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ فتنہ مرزائیت سے امت مسلمہ کی حفاظت فرمائے۔ آمین!

دل وجاں سے بھی ہے عزیز تر

کلام : حضرت نفیس الحسینی شاہ صاحب

وہ کہ ذات اُس کی ہے مُستتر، دل وجاں سے بھی ہے عزیز تر
رگِ جاں سے بھی ہے قریب تر، دل وجاں سے بھی ہے عزیز تر

شہِ مصطفٰی کا حسیں نگر، دل وجاں سے بھی ہے عزیز تر
یہ جہانِ عشق ہے سربسر، دل وجاں سے بھی ہے عزیز تر

درِ کبریا کا فقیر ہوں، درِ مصطفٰی کا اَسیر ہوں
یہی آستاں، یہی ایک دَر، دل وجاں سے بھی ہے عزیز تر

یہ مُواجہہ ، یہ مُشاہدہ تو خدا کا فضلِ عظیم ہے
جو نگاہ ہے مرے حال پر، دل وجاں سے بھی ہے عزیز تر

جو مُراقبے میں سُرور ہے، تو یہ خاص لطفِ حضور ہے
یہاں ایک ساعتِ مختصر، دل وجاں سے بھی ہے عزیز تر

یہاں لَحہ لَحہ ہے عافیت، یہاں لَحظَہ لَحظَہ ہے مغفرت
یہاں شام شام سحر سحر، دل وجاں سے بھی ہے عزیز تر

یہ صَعوبتیں بھی عِنایتیں، یہاں زَحمتیں بھی ہیں رَحمتیں
رہِ جذب وشوق کا یہ سفر، دل وجاں سے بھی ہے عزیز تر

غمِ دوستاں بھی بجا سہی، غمِ دوجہاں بھی بجا سہی
غمِ مصطفٰی ہے غمِ دِگر، دل وجاں سے بھی ہے عزیز تر

کوئی کاش ایسی سبیل ہو، جو نفیسؔ میری کفیل ہو
پڑے رہنا طَیبہ میں عُمر بھر، دل وجاں سے بھی ہے عزیز تر

علماء کرام وخطباء حضرات سے اپیل

ہر ماہ کا ایک جمعہ ختم نبوت کیلئے وقف کریں

- عقیدہ ختم نبوت دین کی اساس ہے۔ چنانچہ امام زین نجیمؒ نے الاشباہ والنظائر ص۱۰۲ پر لکھا ہے کہ: ''اذا لم یعرف ان محمدﷺ آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات'' جس شخص کو یہ معلوم نہ ہو کہ آنحضرتﷺ آخری نبی ہیں۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔ اس لئے کہ یہ عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے۔
- آئین پاکستان کی رو سے قادیانی کافر ہیں۔ جبکہ وہ خود کو مسلمان اور امت محمدیہ کو کافر کہہ کر آئین سے بغاوت کر رہے ہیں۔
- تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے بعد تحریک نظام مصطفیﷺ، تحریک ایم، آر، ڈی، شیعہ سنی تنازعہ، لسانی قضیہ، عراق، ایران۔ کویت، عراق جنگیں، افغانستان میں روسی پھر امریکی یلغار، سقوط عراق سے سانحہ لال مسجد تک ہوشربا اور سنگین مسائل اور مجبوریوں کی وجہ سے ختم نبوت کے تحفظ کا کام اور قادیانیت کے احتساب کے عمل کی خطابت میں ثانوی حیثیت ہوگئی۔ حالانکہ نماز، روزہ، حج، زکوۃ، تبلیغ اور جہاد جیسے فرائض کا تعلق حضورﷺ کے اعمال سے ہے اور ختم نبوت کا تعلق حضورﷺ کی ذات مبارک سے ہے۔
- ختم نبوت کی پاسبانی براہ راست ذات اقدس کی خدمت کرنے کے مترادف ہے۔
- لہٰذا: تمام خطیب حضرات سے دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ کم از کم ہر ماہ کا ایک جمعہ مسئلہ ختم نبوت کے بیان کے لئے وقف کر کے شفاعت نبویؐ کے مستحق بنیں۔ قادیانیت سے خود بچنا اور امت کو بچانا ہمارے فرائض میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ آمین!

والسلام!

(مولانا خواجہ خواجگان) خواجہ خان محمدؒ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ ملتان - فون: 061-4783486

لا نبی بعدی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے
مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی چناب نگر

30 واں

سالانہ ختمِ نبوۃ کورس

نامور علماء و مناظرین و
ماہرین فن لیکچر دیں گے
ان شاء اللہ

بتاریخ
7 شعبان ۱۴۳۲ھ بمطابق 9 جولائی 2011
تا
27 شعبان ۱۴۳۲ھ 29 جولائی 2011

زیر سرپرستی

حکیم العصر محدث دوراں
ولی کامل مخدوم العلماء
حضرت اقدس شیخ الحدیث
مولانا عبد المجید لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

✦ کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کیلئے کم از کم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے ✦ شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا ✦ کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب اور نقد انعام دیا جائے گا۔ ✦ داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ۞ چناب نگر ضلع چنیوٹ

چناب نگر: 047-6212611
ملتان: 061-4783486